





اشفاق احمه

Cell 200: +92 307 2128068 : +92 208 350208

سنگمب يل به بي كيث نز، لا بهور



24.3

891.4392 Ashfaq Ahmad
Jung Bajung: Talqeen Shah /
Ashfaq Ahmad. -Lahore: Sang - e Meel Publications, 2001.
302p.
1. Dramay. I. Title. II. Talqeen
Shah

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ سنگ میل پہلی کیشنز امصنف سے ہا قاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کمیں بھی شائع نمیں کیا جا سکتا اگر اس فتم کی کوئی بھی صور تحال ظہور پذیر او تی ہے تو قانونی کاروائی کا حق محفوظ ہے

> .**2001** نیازاحمہ نے سنگ میل پہلی کیشنزلا ہور ہے شائع کی۔

ISBN 969-35-1205-7

Sang-e-Meel Publications

Phones: 7220100-7228143 Fax: 7245101 http://www.sang.e-meel.com/e-mail/smp@sang.e-mail/smp@sang.e-mail

Chowle Grote Bazer Leheire Pakistan Phone 7607970

كمبائن پرتنرز الاجور





پیش نظر کتاب ہمارے واٹس ایپ گروپ کے سکالرز کی طلب پہ سافٹ میں تبدیل کی گئی ہے۔مصنفِ کتاب کے لیے نیک خواہشات کے ساتھ سافٹ بنانے والوں کے حق میں دعائے خیر کی استدعاہے۔

زېر نظسر کتاب فيس بک گروپ «کتب حنانه" مسين بھي ابلوؤ کردي گئ ہے۔ گروپ کالنک ملاحظ۔ کيجيے:

https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share



ميرظميرعباسروستمانى

03072128068







تلقين شاه

شاه: جارے شنشار رگڑ بھومی کی در ژاکرمی کاایک سنسایدی بھوی بر میٹر کا در د گو دھنگ آگر من مارا مارا بھومی بھوش بھوت بھوت پاکستان اکڑ کڑی دیش مستنانگ

مرایت: کیا ہو کی آتے آپ کو؟

شاہ: اوئے تین کیا گئی آ کے نگ اڑا دتی میں بولی سکھ رہا تھا نویں۔

بدایت: ید کیارا کمشش بول برل دے تھے آپ؟

شاہ: ایسہ بولی ہدایت اللہ بڑی مشکل تے بعد ہتھ آئی اے۔ اید سے ماں جمو ب بولیا دیا جموٹ نہیں لگدا۔ شائی شانتی دا منتر جیها لگدا اے۔ بول تیں بی میرے یکھے تھے۔

> ہدایت: اعت بیجے بی ۔ شاہ صاحب ہو کر آپ مجھے کیا کھار ہے ہیں ۔ مدایت: اعت بیجے بی ۔ شاہ صاحب ہو کر آپ مجھے کیا کھار ہے ہیں ۔

شاہ: اوئے ظالما تینوں اک نسخہ وے رہے ایس مفت کا دیاں کیاں اکھاں میں مثی یان کا۔ توں سکھ داای نسیں یہ نمیسا!

ہدایت: نال بی مجھے نمیں ضرورت ایسے نسخوں کی۔

شُاہ: ایمہ بہت کم کی چیزاے ہوایت اللہ جید حمی مرضی جیب کٹ کے آگل کٹ کے پچھوں ایمہ بولی بولن لگ پڑ۔ لوک تیرے پر ای اعتبار کرن گے۔

صاجزادہ: کیا کمہ رہے ہیں شاہ صاحب آپ اور کیا فلند سکھار ہے ہیں ہرایت اللہ کو؟

شاہ: آؤ آؤ آپ کمال تے نیک بڑے کھنگورا مارے بنال۔

صاحبزادہ: اب تو ہم ایسے ہی نپکا کریں گے شاہ صاحب۔ کیوں بھٹی ہر ایت اللہ کیا کمہ رہے تھے شاہ صاحب؟

هدایت: وه جی بیه تو....

شاہ: اوہرے نے کیا پچھ رے او جی میتے پچو۔ اللہ تعالے نے مینوں لی بالان

نقل کرن کا ذہن عطا فرمایا اے۔

صاجزاده: بی بی آپ بی فرمائے۔

شاہ: میں کمہ رہا تھا ہدایت اللہ ہطرین ہطر۔ جونے کم جد نازیاں نے کرے اور اج ہندوستانی کر رہے ہیں۔او ہناں تے سبق سکھ اور کھلا دے خون دی ہولی۔

صاحبزاده: خوب.... بشر کا نجام بھی دیکھا شاہ صاحب؟

شاہ: انجام دی کونسی ایسی فکر اے۔ اک باری تاں دتی تھی ان تے ان وایت کے رمن والیاں دی۔

بدایت: میں بنارین کیا کروں گاجی؟

شناه: کرنا کیا اے 'جو مندوستانی کر رہے ایں اوہی کریں گا۔ دیکھ او ہتاں نوں۔ ساری دنیانے ہٹلر کا خطاب دے بی ذالیا اور تمیں روگیا پچھے۔

صاحبزاده: ليكن آب اس كو ظالم بنائے پر يوں تلے ہوئے بيں؟

شاہ: اوہدی اک وجہ اے۔ آپ آل جان دے ای ایں عرصے تے پئی ہمارے
پروس میں اک ہاشمی صاحب رہندے ایں۔ اچھا کھاندے ایں۔ اچھا پہن
دے ایں۔ دونوں باپ بیٹا کمائی کری جارہ ایس خوب دہادب نہ ہمارے
رعب نیچے آندے ایس نہ مرعوب جنے بندے ایس آباں نوں اوہناں دی
ترقی اک اکھ نہیں بھاندی۔

صاجزاده: يه آپ كه رب بن شاوصاحب؟

شاہ: کیوں جی مینوں ایسا بیان و ندے کے واؤر ماریا جاندا اے؟ میں ای کمہ رہا اس......

ہرایت: ذرا سنتے جائے ان کی باتوں کو.... میں تو تنگ آ چکا ہوں ساحب زادہ صاحب۔

شاہ: ابھی کیا تک آیا ایں ہدایت اللہ۔ ابھی تاں جد تینوں میرے خفیہ عزائم کا پت لگیا تب تیری ہوش نھکانے آنی اے۔

صاجزاده: يه آخ آپ کو موکياگيا ۽ شاه صاحب؟

شاہ: دیکھیو جی آبال نے عقل سمجی اے ہندوستان تے لومڑی کی اور ہندوستان کی

جلاکی مشاہور اے سارے جمان ماں۔ آپاں بی اینے فیدہ انھالیا ویلے سر۔ صاحبزادہ: تو پھر کیاا رادہ ہے آپ کا؟

شاہ: ہے جمع کرے ای جعت پر ذیڑھ من۔ کش رکھیاں ایں بمنیرے پر کھاری سوڈے کیاں بو تلاں۔ اج رات اوہتاں ستیاں پر دھاوا بول دینا ہیں۔

صاجزادہ: کس برتے پر تا پانی شاہ صاحب۔ سارے محلّے والے وا زحی سے پکڑ کر جوتے لگائیں گے۔

ہرایت: ہاں تی۔

شاہ: دیکھیں تاں کیا بولیا اے خاجے کا گواہ ذؤہ جہا۔ آباں ساتھ ای ایسہ بات مشاہور کر بی ایس پی باشی صاحب کا ارادہ تھا مینوں سٹ بھیٹ کرن کا۔ اوہ می چیش بندی کرن لئی آباں پہلاں ای اوہناں پر حملہ کر دیا' ستیاں پر جا بڑے۔

صاحبزاده: واه وابه چرو به ؤاژهی ادر پیرکرتوت به سجان الله شاه صاحب ـ

شاہ: ایتے سوا اور کوئی چارہ ای تعین تی حملہ کرن کا۔ ادھے کو محلے نوں کاں آپاں اپنے ساتھ ملالیتا اے.... جمونیاں کھیاں کمانیاں بتاکے ہاشمیاں کیاں!

صاجزادہ: محلے والے ایسے احمق نہیں شاہ صاحب۔

شاہ: نمیں جی آپاں اک بولی بی سکھ لئی اے اعتبار دلان والی۔ اوبد اس دے ایس بہت اثریژوااے۔ جھوٹ دیو تاکی بتائی دی اے اوہ بولی۔

ہدایت: دیکھا جی آپ نے ان کو۔ برائی کا تو انہیں ایک ذرہ بھی کہیں ہے لیے جائے تو اسے آگھے کا سرمہ بتالیتے ہیں۔

شاہ: اج تک تیریاں ہا تاں پر امتبار کر کے کماں اپڑیا اوۓ میں۔ او تھے کا او تھے ای رہا۔ اب سمجھ ماں آئی اے بانیاں کی بات تب کچھ لچے جما پڑیا اے بن زندگی تاں جھوٹ اور ہے ایمانی تے شروع کرنی چاہی دی اے۔

صاحبزاده: لوبھئ ہدایت اللہ میں تو چلٹا ہوں۔

ہدایت: آپ پلتے ہیں تو میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلنا ہوں۔ مجھے کیالینا ہے شاہ صاحب کی نوکری کرکے۔

شاہ: جاادئے دفع ہو جامیریاں اکھاں مور ھے تے ایسے دفت میں۔ کیا مجھد اایں

میں تینوں؟ خواہ مخواہ کا خرچ ۔ کل دو روپنے کی ڈانگ لے کے جارلیا اوس جتھے ماں جو نساشالا مارپر روکیا ہویا تھا۔

صاجزادہ: ارے تم بھی گئے تھے ہدایت اللہ؟

ہدایت: کوئی رک سکتا ہے ساجزادہ صاحب۔ آپ کے ملک پر دشمن کا ناپاک اور جارحانہ حملہ ہو اور آپ کے بھائی نعرے مارنے ہوئے آپ کے گھر کے آگے سے گزریں۔ تو آپ کیسے چپ رہ کتے ہیں بھلا؟

صاحبزاده: کتنابزاگر وه تما؟

ہدایت: وو بی ہزاروں ہی آدمی تھے۔ کسی کے ہاتھ میں کلماڑی تھی۔ کسی کے مکوار۔ کچھ لانھیاں لے کے نکلے تھے۔

صاحبزادہ: اور تہیں معلوم نہیں تھا کہ آگے تو پوں اور ٹینکوں سے لڑائی ہو رہی ہے؟ شاہ: معلوم تھاجی معلوم کا ہتے نہیں تھا۔

ہدایت: ہاں بی بالکل پاتھا صاف۔ لیکن صاجزادہ صاحب ہم تو شادت کا درجہ پانے گئے تھے جی پر راہتے میں ہی ہماری فوج نے روک دیا۔ شادت روز روز نصیب نہیں ہوتی صاجزادہ صاحب۔

صاحبزادہ: بے شک میں تو سمجھتا ہوں یہ بھی ہماری خوش قشمتی ہے جو خدا وند کریم نے ایباموقع پیدا کیاہے۔

ہدایت: بڑا غصہ آیا جی جب ہمیں روکا گیا۔ پر کرنل صاحب تھے بوے پیارے آدمی۔ بنس کر کہنے گئے ایک تو خدمت کا موقع ملا ہے ہمیں وہ بھی آپ ہم سے چھینتا چاہتے ہیں۔

صاحبزاده: خوب۔

شاہ: اوئے اپنے گھرماں میں ہٹلر کی تصویر ہویا کر دی تھی اک۔

بدایت: بناری جی؟

شاه: اوه تقی اک بهت بری جهی به چو کھٹاای تھا نراشیشه تاں نمٹیا ہویا تھا کئی سالاں کا۔

ہدایت: 'ٹھیک ہے بی یاد آگیا۔ وہ وہیں پڑی ہے بی الماری کے اوپر۔ شاہ: اوہ ے ساتھ ہندوستان کا نقشہ نگادے۔ آرام رہے گاچوکیاں وغیرہ دیکھن کا آپاں نوںِ اور خوب ہے گانقشہ ماں ساتھ تصویر کے.... (دستک).... ہاہو ہا کھڑکیا بنی شید۔ کون اے ایس وقت ماں ہماری چو گاٹھ پر (دستک) جا د کھیے تاں بھگ کے کہیں کوئی راستہ ای مجلیا بھردا ہو وے۔

ہدایت: احجابی۔

صاحبزادہ: شاہ صاحب یہ میں آپ میں تبدیلی کیا دیکھتا ہوں۔ آپ بظاہر تو ایسے سیس لکتے۔

شاہ: دیکھو جی انسان بظاہر تاں کدی وی اوہ نہیں ہندا جو اندر تے ہویا کردا اے۔ آپ نوں خالی میرے پر اعتراض کا ہتے ہون لگ پڑیا۔ کون اے بیٰ؟

مرایت: (دورے) ہائمی صاحب کا طازم ہے جی۔

شَّاه: اندرلیااه ہنوں گھیرکے ایتے دو دو ہتھ کریئے۔

ہدایت: حلوہ لایا ہے جی۔

شاہ: تاں اور بی امچی بات اے۔ حلوہ بی کھائے اور انسوں اید ھا بھا بی بتائے۔

صاحبزاده: لا حول ولا قوة شاه صاحب آب تو بو كملا مح مي بالكل ـ

ہدایت: (قریب ہو کر) میں نے اس کو واپس کر دیا ہے جی وہیں ہے۔

شاه: طوه نسي ليا؟

ہدایت: رکابی تویہ ہے میرے پاس لیکن میں نے اے واپس بھیج دیا ہے وہیں ہے۔

شاہ: بھیج کا ہے د کا اوئے تیں او ہنوں؟

ہرایت: وہ بی بس نمیک ہے۔

شاہ: اوئے ہے بدیتیا اٹھارال برھیال کا گواہنڈ ریا دشمنال تے تیں اوہنال تے بغل ماں چھری اور منہ مال رام رام کا کم نہ سکھیا۔

صاحبزادہ: یہ بغلی چمری جب چمری والے کے پہلو میں اترتی ہے شاہ صاحب تو مچر بولنے والا تا بمیش بیشہ کے لئے بند ہوجاتا ہے۔ دیمی ہے تا اس چمری کی کاٹ جو اٹھارہ برس تو دشمن بغل میں لے کروادی میں گھومتا رہااور جب استعال کرنے والا مجاہد ہاتھ آگے بڑھاتو دشمن کا تاپاک وجود کمال گیا؟ ہدایت: اگر کمیں مجھ کو بھی شادت نصیب ہو جائے تو شاہ صاحب کی عاقبت کی سفارش کروں جی۔ مجھے ان سے اب بھی بڑی محبت ہے۔ شاہ: تمیں کیا سمجھیااے پی میں تیرے تے محبت ای نمیں کردا۔ ارے آگاں سمی میرے قریب۔

ہدایت: آج آپ کے قریب آنے کو دل سیں جاہتا تی۔

صاجزادہ: آج تو واقعی آپ ہے بد ہوی آتی ہے شاہ صاحب۔

شاہ: میں تاں آپ لوکاں دا دل دکھے رہاتھا۔ آپ نے مینوں ایسا ہی کافر سمجھیا دیا اے؟

صاحبزاده: آپ کی باتوں ہے، تو میں ظاہر ہو رہاہے۔

شاہ: اوہ اپنے سنام میں سردار شمشیر عکمہ ہویا کر دے تھے۔ بڑے توحید پرست آدی تھے۔

صاحبزادہ: سکھ ندہب کی بنیاد توحید اور خدا کو ایک ماننے پر ہے۔ اس میں آپ کے سردار صاحب کی کیا خولی۔

شاہ: نہ جی کش تاں ہویا کر دے ایں ناں زبانی کلامی توحید کے قائل اور کش نمیا کر دے ایں ناں زبانی کلامی توحید کے قائل اور کش نمیا کر دے ایں دل کیا گمرائیاں تے۔ شمشیر تنگھہ صاحب دل کی گمرائی تے نمن والے انسان تنجے۔ میں او ہناں نوں مباہنے میں بھوت بھیریاں دین توں جان بجھ کے دیوی دیوتیاں کا قابل جما ہو جاندا تھا اور بھر دیکھیا کر دا تھا تماشا۔

صاحبزادہ: محویا جناب شروع ہی سے شرببند رہے ہیں۔

شاہ: زیادہ تے زیادہ شرارت پہند کمہ لوؤ جی ایتے برھ نئیں۔ بس جی صاجزادہ صاحب اپنی بات کرنی میں دیوی دیو تاں کی اور سردار صاحب دے منہ تے اشلوک بابا فرید اور ارشادات زریں حضرت بابا گورونائک صاحب کا دریا اندن لگ پزدا تھا۔ کیا کیا باتاں ہیرے جہیاں اوہناں نوں یاد تھیاں۔ پر اوسال اوہناں دا خط ملیا تھا مینوں بنی تیرے اکو تر سو دیو تانواں نے بہت تھے کررکھیااے تلقین شاہ۔

صاجزاده: بالكل نحيك كماانون في

شاہ: میں نے جواب میں لخیا' سردار جی ہم نے تاں نجات حاصل کر لئی بڑی مشکل تے اب آپ دی واری اے۔ اید ھے لئی اگر دے دریا میں تے تنگھنا پڑوا اے۔

صاجزاده: اب كيا لكية بي؟

شاہ: اوہ تاں وفات پا گئے بچھلے سال صاحبزادہ صاحب نمایت بھلے مانس انسان تھے۔کیا کہنے جی او ہمتال کے اوہ بن کوئی جاء وغیرہ بنا ہدایت اللہ۔

ہدایت: انجابی۔

صاحبزادہ: نسیں جی اس کی کیا ضرورت ہے شاہ صاحب۔

شاه: اج تال آپال اکیلے ای ایں ' ہو جان دودو پیالیاں۔

بدایت: بان جی ضرور۔

صاحبزادہ: نمیں یار میں جلدی میں ہوں۔ آج ہماری ایک چھوٹی سی میننگ ہے سنیل امپور نرز کی۔

شاه: ایس و قت جی ؟

صاحبزادہ: جی ہاں جب بھی وقت مل جائے۔

شاہ: میں کیا جی اوہ حید ر صاحب نوں لی دینو کش سریا و غیرہ۔ کو تنحی شروع کری بیٹھے ایں۔ اج ریز ھالے کے سریا کی تلاش میں جارہے تھے۔

صاحبزادہ: سریا؟ سریا شاہ صاحب؟ وہ تو اتنا پڑا ہے منڈی میں کہ د کاندار نی عمارت پر چھو ڑکے جاتے ہیں۔

شاه: او و جی میرے جیے ایں سدھے جیے او ہتاں نوں شاید نہ علم ہو وے۔

صاحبزادہ: آپ اور حیدر صاحب دونوں ہی سیدھے ہیں۔ بہت خوب۔ ایک منزل تو انہوں نے بنائی اب تک علم ہی نہیں ہوا ہو گا سامان ممارت کے حصول کا۔

ہرایت: وه جی دوده کم ہے جی۔

صاحبزادہ: بنا دو دھ کے ہی سہی یا ربدایت اللہ۔

شاہ: نمیں جی بنا دو دھ کے کیوں سی۔ آہ لے بنی لے آناں بیجیاں پیمیاں کا کنورہ بھرکے۔

بدایت: احجاجی۔

شاہ: اوہ منی کا تیل پی لے آئیں پنج چھ ہیے کا۔

بدایت: مٹی کاتیل تو بہت ہے جی گھریر۔

شاہ: باں سے اوہ تاں ہوتل بحری وی رکھی اے۔ توں جاشاباش اپنے کم یر۔ میں کیا

جی صاحزاد و صاحب گر می جهی ہو گئی پھیر۔

صاجزادہ: جی ہاں یہ تو ہوگی۔ جاتے جاتے آخری حملہ تو کرے گی گری۔

شاہ: جیسے بھگدے بھگدے ہندستان دا جہاز سٹیا کرد اے گولہ لوؤ جی اوہ کیا شور سٹاہ: ستانی کری و زیر آباد کی گڈی پر بم پھینک کے۔ اپنا محمد شفیع کارک بی تھا اوہ ہے۔ اپنا محمد شفیع کارک بی تھا اوہ ہے ماں۔ ہھٹر ہو گیا بچارا۔ میں اور امیر دین او ہنوں و کیمن مسے ہپتال ماں تاں منہ سریر پٹیاں دیاں پٹیاں بچھے کے ہے۔

صاجزاده: وه كون؟

شاہ: کمن لگا گڈی کے ڈبے نے بھے کے مروا د ۲ اگر کمیں باہر ہندے تاں کردے دودوہتھ۔

صاحزاده: جهازے؟

شاہ: ہاں جی آپ ملے نہیں لو کاں نوں۔ میں کمیا سونسہ خدا دی جذبہ ہے دے ایں مجسم۔اک کمیں بے ایمانی اور جھوٹ وغیرہ سکھے لیں تاں کیا کہنے۔

ہدایت: ^{کی}کن تی ایک بات ہے۔

شاہ: اوئے نکال کے لیامٹی کا تیل اور پکڑا مینوں بندوق۔ ایمہ بڑھامعذور پر انی ور دی دے سر پر کیا جا رہا اب گولی طراں۔ میرے پا اس بندوق اے آیا صاحب کی۔

صاحبزادہ: شاہ صاحب لیکن آپ کریں گے کیا سوچائس انداز میں ہے ہماری فوج ماشاء اللہ۔

شاہ: جد کیبٹری دی موت آندی اے صاحبزادہ صاحب تاں اوہ ہے پر نکل آندے ایں۔ اینال کیبٹریال نے جو پر نکالے ایں چھاتا فوج بن کے اوہنال دے جاسوسال نول تال کلاکلا ای لوے گاپاکستانی۔ ایمہ کم ہمارا اے فوج دا نہیں۔

صاحبزاده: اب موئي نان بات شاه صاحب والي ـ

شاہ: ساری عمر تنزای تاں نہیں مارنے تھے جی۔ ایس وقت کئی بی تاں تھی ہماری خاندانی بندوق۔ ہاد روازہ بھیڑکے رکھیں۔

ہرایت: میں آپ کے ساتھ چلوں گاجی۔

شاہ: آ جاہم اللہ کرکے۔ لوؤ جی صاجزادہ صاحب پھیر۔ صاجزادہ: اس کام کے لیے تو ہم بھی تکلیں گے۔ ہمارے گھر کی چار را نفلیں اور کس کام آئیں گی۔ شاہ: کیا کہنے مسلمان کے۔

ہدایت: وہ جی آپ نے سب کچھ زائچہ بنالیا ہے نال کہ کن کن علاقوں میں نکلنا ے۔

شاہ: اوئے کیا باتاں کری جا ریا ایں ہرایت اللہ۔ دیکھ تاں سبی ہمارے ہتھ جو قیامت پہلے کدے نمیں آئی تھی اوہ اج کیے آندی اے۔ اور چھیزو۔ رہیو پچ کے مماشیو آئی قیامت..... فکر کرلوؤ اپنی....

(فيد آؤك)





بختيار: تلقين شاه صاحب.... تلقين شاه صاحب ـ

شاہ: کون اے بنی ایسی بے تکلفی تے وازاں مارن والا؟

بدایت: میں دیکھوں جی جاکر؟

شاہ: باپہلے دیکھے ہر و حکنا ہاں دیدے خوابی نخوابی نظریز دی اے۔

بختيار: تلقين شاه صاحب تشريف ريحتے بين؟

بدایت: آیاجی حاضر موا۔

بختیار: آنا بھئی ذرا جلدی ہے۔

شاہ: اوئے نھسر جا مری کا ہتے جا رہاایں۔ آ رہااے بندہ اے۔ کوئی کرشنم اچاری اں نمیں اج یہاں کل وہاں۔

ہدایت: وہ تو ہے دین ہیں جی۔ دہریئے اور خدانہ کرے میں ان ساہوں۔

شاہ: اوئے ہو جاد ہر ہے۔ بے بدیتیا تینوں نائب صدر بنوا دیاں گے ہندو ستان کا۔

بدایت: الله محفوظ رکھے تی۔ آپ ایس بات منہ سے نہ نکالا کریں۔

شاہ: اچھا پھیر کلی پر رکھ دھیان اور رسی مضبوطی تے پکڑی رکھ۔

ہرایت: یہ بی آپ جنگ کے دنوں میں کیاریاں بنا رہے ہیں اور پھول بیج رہے ہیں آپ کو تو ہروفت تیار رہنا چاہئے۔

شاہ: کچل تیراکیا خیال اے چوکس ہون تے روک دے ایں۔

ہدایت: سیس بی پر بھی ۔ میرا مطلب ہے۔

شّاہ: پھل کونے میں ایسے بیج رہا ایں ہا چھوٹا جہا کلڑا ہے فاصلکا سکیڑ جہا۔ باتی تاں سبزی کے لئے وقف کرے ایں ٹوٹے اور اور نماٹروں پر زور دیا اے میں نے خاص طور تے۔

ہدایت: یہ ولائق نمازوں کا بیج ہے جی۔

شاه: لفافه ای ولیتی اے شید ہدایت اللہ جج تاں افروایشین ایں میرے خیال

بال۔

ہدایت: یہ جج الجھے ہوتے ہیں تی۔

شاہ: کیا کہنے افروایشین بیجال کے۔ بس اج کل اک سسری مممی دی اے اینال ماں او ہتے خبردار رہنا پڑ دااے۔

ہدایت: سری ان یجوں میں جی؟

شاہ: بس یار تھس تنی۔ ہدایت اللہ بدقتمتی ایس پھلواڑی کی۔ اگ لگا کے رکھ دتی افروایشین جمن ماں۔

ہدایت: میں وہ پکیاری لے آؤں جی کیزے مارتیل کی؟

شاہ: او تاں ماری اے میں نے ستالیس دن ماری اے لگا تار ہاسیں دھواں دیا اے پیرا سائٹ کے۔ تیلا تاں مرگیا سسری سرک رہی اے کمیں کمیں۔

ہدایت: اس کو ویسے مار دیں جی چنگی میں مسل کر۔

شاہ: ربن دے اود هر دهپ ماں ذال دے۔ خود ای فوت ہو جاؤ رضاو رغبت دے ساتھ اوہ مکڑا بہت پڑیا ہے۔

بدایت: وه کونساجی؟

شاہ: اوہ عنسل خانے کے بچھے راجستمان جیسا۔

بدایت: وه بی^۱اس میں تو.....

شاہ: اوئے اید ہے بچوں ہامنا ہاؤ جما تاں بٹ دے کس لئی نھوکیا تھا ایسہ مناں بج ماں۔؟

ہدایت: وواس دن آپ ہی نے تو ٹھو نگا تھا جی جب بکرا باندھا تھا اس کے ساتھ صدقہ دینے کو۔

شاه: اوئے جد دا تیں پٹیاای سیں۔

ہدایت: اکھیزلیں گے جی ایسی کوئسی جلدی ہے۔

شاہ: پھیر کب۔

ب**رایت: ای میں** مولیاں جج دیں جی ولیتی۔

شاہ: اوۓ ولیتی تیرے منہ پر بہت جڑھیا دیا اے۔ کمیں ماونٹ بینن نیجے ہندوستان کاوزیر تاں نہیں رہاتیں اوۓ۔ ہدایت: نمیں جی میں تو ویسے بی کمہ رہا تھا۔ وہ جو لال لال مولیاں ہوتی ہیں تال جی . وہ لگاد بچئے۔

شاه: اوئ لال موليال مال بهت د بانيال اي آپال سرحد ير-

بدایت: ہم نے بی؟

شُاه: او او بار بو بت مارن لگ بزیاں تھیں نہیں تاں آباں نوں کیالوڑ تھی اپنی ممیل رن کی۔

خان: ۱۹۴۰ و ۱۹ و ۱ شاه صاحب

مرتے ہیں تیرے ہاتھ میں تکوار و کمھ کر

شاہ: کموار کماں جی ایمہ کال انبہ اے ابھی خان صاحب۔ جد تکوار پکڑی کال پھیرد کھنا۔

خان: انشاالله ـ انشاالله ـ

ہدایت: آیئے بی خان صاحب یہاں تشریف لے آیئے کری پر آپ بھی انھیں بی۔ اب دونوں دفت ملتے ہیں۔ اس دفت کھیتی باڑی ٹھیک نمیں۔

شاہ: توں اوہ منجا نکال برآمہ ماں تے میں۔ اہمی آیا ہتھ دھوکے۔ میں کما خان صاحب اک چیز منگی میں نے بہد لئی جو نبی ایس جنگ میں ہوئی۔ اوہ پان اے تی۔

خان: ملای نمیں منگا کہاں ہے ہو تا۔

شاہ: آپ دی ماں بری حالت ہوئی ایں (با مینوں تولیہ پکڑائیں) کیے وقت گذاریا خان صاحب۔

خان: چموز دیا شاه ساحب۔

شاہ: پان کھانا چیٹر دیا آپ نے کیا کہ رہے او؟ جس طرال بونے بھاٹی کے چوان جی کے منہ تے جنگ کا لہو نمیں لتم دا اوی طرال آپ کے منہ تے ایسہ رنگ نمیں اتر ہا۔

خان: احت - آب نے کس سے ملادیا شاہ صاحب ـ

شاہ: میں نے بال اک مثال دی تھی۔ میں نے کما خان صاحب خان صاحب رکو بال سبی۔ بات بال سنوجی۔

معاف کرو شاہ صاحب۔ خدا حافظ۔ خان: خان صاحب جي ۔ قبله استاد صاحب ـ خان صاحب ـ بدایت: اک منٹ جی۔ خان صاحب۔ شاه: وہ تو چلے گئے تی۔ روٹھ گئے شاہ صاحب۔ بدایت: يارميتے کيا بحل ہو ئی ہرایت۔ شاه: آپ جی ان کو چاہے کوئی گالی والی دے لیتے۔ بدایت: بس یار میتے اینویں بھل جہی ہو گئی۔ شاه: آج کل کوئی پاکتانی په برواشت کر سکتا ہے که ایک کافرے اس کاموازنه بدایت: بتيم: بحائی صاحب۔ بحائی صاحب۔ آئے آئے بہم اللہ بھابھی صاحب جی۔ اید هر تشریف لے آؤ جی صحن ماں شاه: ای ایں سارے۔ السلام عليم بحائي صاحب-بيكم: بدایت: وعلیم السلام -میں کیا جی آغا صاحب نوں کیا بنیاں۔ ہم تاں او ہتاں دی شکل و مکھن تے ای شاه: محروم رہ گئے جی۔ وہ آج کل بہت مصروف رہتے ہیں دفتر کا کام 'گھر کا کام اور سب سے بڑھ کر بيلم: ملک کا کام۔ جب سے ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا ہے انہوں نے مشکل ے تین دن گھریر گذارے ہوں گے۔ و کھیا بدایت اللہ کری نال بھائی صاحب نے بی اوبی بات بی ہندوستان نے شاه: پاکستان پر حمله کریا ہے۔ حالا نکیہ آگاش وانی نے بیہ مرتبہ بتایا اے بی پاکستان نے آ کر من چاری کری اے اور اوہے حملہ کریا اے ہندوستان پر۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے بھائی صاحب۔ بیم. شاه: الله كاشكراك جي- ميرك پا تاں پٹرى بنا كے ركمى دى اے لال كتاب مال-سلاں کریا یاکتان نے حملہ کارگل کی چوکی ہے۔

یاکتان نے کیا تملہ کارگل پر۔ ابنی چوکی پر۔

CS CamScanner

بيم.

شاو: سی جی پھیر کریا اڑی نیوال پر۔

بيكم: آپكياكمدر بي بحائي صاحب

شاہ: جد آیس تے بی فیحنڈ نہ بڑی تب کریا ہندوستان کی بین الاقوامی سرحد پر حملہ امر سردے قریب جائے۔ نہ کوئی الٹی میٹم نہ ہشیار خبردار کا نعرہ۔ رات کے تن بجے پاکستانی فوجاں جابڑیاں ہے دے لوگاں پر۔

بیگم: آپ کا دماغ تو نمحانے ہے بھائی صاحب؟ ان کی طبیعت نمیک ہے ہدایت اند؟

بدایت: (و گفزی پیلے تو نھیک تنے بالکل۔

شاہ: مینوں اکیے نوں کیا کہندے اوجی آکاش بانی کی بی کنسترایں سب کھڑکا کے خرکا کھڑکا کے کا کھڑکا کے کا کھڑکا کے ایس کے کھڑکا کے ایمی کمہ رہے ایس۔

بيكم: كنسترنسي كيندر بعائي صاحب

شاہ: او بی ناں جی سارے ایمی کمہ رہے ایں بنی پاکستان حملہ آور اے اور این پہلے حملہ کریا اے ہندوستان دی بین الاقوامی سرحد پر امر سردے راہیں بغیر اعلان کے۔

بیم: یه آج کیاوای تابی مچار ہے ہیں بھائی صاحب۔

بدایت: آپ کے آنے سے پہلے تو نھیک سے جی۔

شاہ: ہاں بنادیو مینوں پاگل مل ملا کے۔ میں خود خیا اے کل رات آکاش وانی دے دے دلی کنستر تے بنی پاکستان نے حملہ کریا اے ہندوستان پر اور ہندوستان نے حملہ کریا اے ہندوستان پر اور ہندوستان نے دلی کنستر تے برداشت کیتا اے دس ہزار بینکاں کا بلیدان دے کے۔

بیم: مرکوں کیا آپ کے ہندوستان نے؟

شاہ: سیکولر ہون دی وجہ تے۔ اگر کہیں اس ماں ہندا نہ ہبی جنون تاں او ہنے لی بندو قاں تان بینیاں تھیں مقالجے ماں۔

ریاض: یه کیاخانه جنگی کی صدا ہے دوستو۔

شاه: آئے آئے۔ ساجزادہ صاحب اک آپ دی سرتھی کمو راضی تاں رہے۔

ریاض: الله کاشکرے۔ آپ سائیں خیریت سے تو ہیں آپ۔

شاہ: ابھی تک ماں خیریت ای تھی ایناں کے آن پر فائر بندی می اے بھائی

صاحب دے آن پر۔

رياض: كيون كياموا؟

شاہ: ایہ اوہنال لوکال بچوں ایں جو نے ہندوستان کے دعویاں نوں جھوٹ من

دے ایں۔

رياض: تو آپ كياان كو يج سجھتے ہيں؟

شاہ: ہاں تی۔

بیکم: ہندوستان کو کیا ضرورت پڑی ہے تج ہو لنے کی؟ شاہ: سیکولر ہون دی وجہ تے جی۔ بے دھرم اور

شاہ: سیکولر ہون دی وجہ تے جی۔ بے دھرم اور بے ایمان آدمی بی کدے جھوٹ بول سکدااے؟

ہرایت: آپ کیا فرمارے ہیں شاہ جی؟

ریاض: بھارت سرکار کے جھوٹ کا بھانڈ اتو ان کے جنزل چوبد ری نے پھوڑ دیا ہے۔ پچ ایک پریس کانفرنس کے۔

شاہ: کمال اے صاحزادہ صاحب آپ اک آدی کے بیاناں پر تاں امتبار کری جا رہے ہیں۔ اور آکاش وانی کے بتی گنستراں پر امتبار نئیں کردے۔

رياض: كنستر؟

بيكم: يه كيندر كوكنسة سجحة بير ـ

شاه: چاه نگا بحق بدایت الله ـ

ہدایت: اچھاتی۔

ریاض: اجی رہنے دیجئے کیا ضرورت ہے اس وقت جائے گی۔

ہرایت: چالی دے دیجئے تی۔

شاہ: کاہے گئی۔

ہدایت: پی نکالنی ہے بی اندرے۔

شاہ: ربن دے اوبی پلادے چوراتن آنیاں کی پڑی والا۔ آپ کیا کمہ رہے تھے بن چاہ کاارادہ ای نہیں؟

بيكم: بي ننين اس ووت ننين ـ

شاہ: چل رہن دے بنی ایتاں دا ارادہ ای شیں معلوم ہندا۔

اجازت ہے جناب شاہ صاحب۔ رشيد: کون اے بن ۔ کید حی آواز اے بدایت اللہ ۔ شاه: مرزا بی میں شاید۔ بدایت: اینے کیالو زیر مخی ایس وقت بے آرام ہون کی مرزا صاحب ایس جی! شاه: رشيد: جي جناب والا ـ آؤجی آؤ بسم الله۔ شاه: رشيد: السلام عليم -وعليكم السلام -سب: ہا کری پکڑ بھی چھیتی دے کے۔ شاه: بس جی شکریہ میں تو بس ایسے ہی سلام کرنے حاضر ہوا تھا۔ رشيد: ر بن دے بھی ایسے ای کر رہے ایں سلام کھڑے کھڑے۔ ہاں جی۔ شاه: رشيد: وه بهار اليلا تعاشاه صاحب ـ شاه: ليلا؟ رشيد: بھیڑ کا بچہ نمیں ہو ۲ لیلا۔ موتی نام ہے جی اس کاوہ گم ہے شام ہے۔ شاه: سیکولراے ی<u>ا</u> ندہب پرست۔ رشيد: 53. شاه: میرامطلب اے ڈب کھڑیا اے پاں سفید۔ سفيد جي بالكل سفيد -رشيد: كوئى بات نميں خود آ جائے گا۔ محم تھماكے آپ تحبرائے دے كاہتے ايں۔ شاه: یچ کمہ رہے تھے آپ کی ڈیو ڑھی میں داخل ہوا تھا شام کو۔ رشيد: شاه: مویا ہوناایں جی ہم نے تال کدے توجہ نہیں دتی لیلیاں وغیرہ یر۔ آیاں تال آج کل پھلاں اور سزیاں کی کاشت میں لگے دے ایں۔ پالیا دیا اے آپ نے ایر لیا؟

ے ایمہ تیا ؟ رشید: بی باں بچوں کی طرح عزیز ہے ہمیں۔ شاہ: آپ نے لیلا پالیا دیا اے شاسری صاحب نے آج کل اک J.C.O پالیا دیا اے۔ ریاض: J.C.O. پالا ہوا ہے۔ جو نیئر کمشنڈ آفیسر۔

شاہ: ہاں تی۔ جمال بی جاندے ایں اوہدا ذکر کریا کردے ایں۔ پہلے رام لیلا گرؤ نڈ میں اوہدا ذکر کر رہے تھے بنی J.C.O کی ننگ وڈ می دی اے پیر اگ جھپھڑے کے ساتھ لنگ رہا اے میرے تے کمن لگا شاستری ہی میں اوس وقت تک یدھ مال بہوش نہیں ہوا جد تک دشمن دے اگ افسرنوں گولی کانشانہ نہیں بتالیا۔

> بیگم: ''گویا بیوش ہو نابھی ان کے افتیار میں ہے۔ شاہ: باں بی ہندوستانی سامیاں کی بھی ماں اک

ہاں ہی ہندوستانی سپاہیاں کی بھی ماں اگ گیر جیسا لگیا ہندا اے۔ جب
عاہندے ایں محیر بدل کے بیوش ہو جاندے ایں۔ جب چاہندے ایں اٹھ
کھڑوے ایں۔ پر سوں جد شاستری صاحب نے دلی گور دوارہ صاحب میں
بھاشن دیا ہاں بھیرا ہے اک اوری قصہ سایا۔ لوک بہت ہوئی ہوئے۔
اک سکھ سپای نے شاستری صاحب کے راکھویں ICO نوں ہمیتال میں جا
کڑیا۔ اور کما اوئے توں ہر روز نواں قصہ گھڑ کے اپنی ہمادری کا سا دہاں
ایں مماں منتری صاحب نوں تمی کد لڑیا تھا مدان ماں۔ تیری نگ ہاں
بیاہے کے بل با نئی تھی ٹرک نیج آئے۔ تمی کماں کا ہمادر ایں اوئے۔
بیاہے کے بل با نئی تھی ٹرک نیج آئے۔ تمی کماں کا ہمادر ایں اوئے۔

رشید: محیک کیااس نے۔

شاہ: JCO نے ہنس کے کما ہمادری کے قصے ڈرپوک ای سنا سکدے ایں کیونکہ میدان جنگ ماں تے اوبی پجدے ایس مهامنتریاں دیاں نوں ایسے قصے سنان لنی۔

رشید: یه شاستری صاحب گور دوارے میں گئے تھے؟ شاہ: بان جی۔

رياض: وو كيون؟

شاہ: سیکولرازم دی وجہ تے۔ بے دھرم اور بے ایمان آدی پر جدبی سٹ پڑدی

اے اک مرتبہ عبادت کدے دی طرف بھگدا ضرور اے۔ گور دوارہ
صاحب جاکے بہت نعرے مارے شاستری صاحب نے ست سری اکال کے۔

بیکم: اچھا؟

CS CamScanner

شاہ: شام نوں گئے گاندھی جی کی سادھ پر ڈاکٹر ذاکر حسین کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے کما شاستری جی آپ تاں ہو آئے ایں گور دوارہ صاحب ماں تے اور مینوں انھارہ برھے تے نماز پڑھن تے روک دیا اے۔

بیگم: نماز پڑھنے سے رو کا ہوا ہے؟

شاه: سیکولرازم دی وجه تے۔

رياض: خوب₋

شاہ: لوؤ جی ڈاکٹر ذاکر حمین صاحب کا انھاراں برھے تے رسیاں میں جکڑیا دیا
اسلام بیدار ہوگیا۔ آپ نے لوٹا منگوایا پانی کا وضو کریا اور کھرل جبی نوپی
اٹار کے سر پر مسلمانی ٹوپی رکھی دو رکاٹاں نظل کیاں گزاریاں۔ ڈاکٹر
صاہب دا ٹاں چرہ ای بدل گیا۔ خدا پرست بندے کا نور آگیا او بدے پر۔
شاستری صاحب نوں جد علم ہویا بنی ہندوستان کا نائب صدر ٹاں پھیرتے نماز
پڑھن لگ پڑیا اے اور اسلام کی طرف رجوع کر رہا ہے ٹاں او ہناں دی
ٹاں دیرہ کنب گئی۔

رياض: ووتو کانځي ې تقي ـ

شاہ: جنزل چوہدری نوں کمہ کے اک تمپنی شین گنادے سنکاں کی لگوا دتی او ہناں دی کو تھی پر بنی اگر پھیرلوٹے نوں ہتمہ ڈالن ذاکر صاحب و ضو کرن لئی تاں چاروں طرف تے باڑھ کھول دینو۔

رشید: کیکن اس مهذب دور میں ایسی مختی کیوں شاہ صاحب؟

شاه: سیکولرازم دی وجه تے جی۔

ریاض: اور غین حن کاپہرا کس لئے؟

شاہ: نہ ہبی جنون کم کرن دے واسطے صاجزادہ صاحب۔ ہا ہندوستان نے پشاور۔
کوہاٹ۔ سیالکوٹ پر جنی بھی بمباری کری اے ند ہبی جنون کم کرن لنی اور
ند ہب پرستی رو کن لئی کری اے۔ نہیں تاں اوہناں نوں کیا پڑی تھی اپنی
دور جان کی ..

رشید: وه ند ب کے دشمن بیں شاه صاحب؟

شاہ: لوؤ کرلوو بات آپ کونسی دنیا مال رہندے ایں۔ تیراں تاریخ نوں ہندوستان

نے اعلان کریا اے بی جو نسے ملک ماں بی ند جب تے دلچیبی پائی گئی ہم اوتے بمباری کراں گے۔ ندھ ہم نے پاکتان تے لایا اے اور خاتمہ ہم نے پاپائے روم کی ریاست پر کرنا اے۔

رشید: تمام نداهب کو ختم کرنے کا رادہ ہے ان کا؟

شاہ: تن نویں بمبار طیارے خریدے ایں جی بڑے ہندوستان نے۔ دو ایک عالم نول تباہ کرن دی خاطر۔ یہودی' عیسائی' مسلمان' پاری' بدھ اور سکھ نداہب پر بمباری کری جائے گی۔

رياض: اور مندو ند مب پر کيوں نميں _؟

شاہ: اوہ سیکو لرا زم دی وجہ تے۔

رياض: جي!

شاہ: شاستری صاحب کہندے ایں بنی ہندو ازم اور سیکو لرازم اکو چیز کا نام اے۔ نرہبی جنون کا خاتمہ کرو۔ ہندو ازم قبول کرو چاہے سیکو لرازم۔ ایتے علاوہ کسی ہور دھرم کا ناں نہ لوؤ نہیں تاں آیاں بم ماراں گے۔

رشید: لیکن جی وه تو گئتے ہیں تشمیری مسلمانوں کو مسلمان رہنے کی اجازت ہے البتہ۔

شاہ: مسلمان رہن کی او ہناں تال جین کی اجازت نمیں لکے چیچے زندگی کے دن کڈھ رہے ہیں۔ کران نال ذرا رائے شاری۔

رشید: و و تو کتے ہیں ہم نے تمن مرتبہ کرالی ہے رائے شاری شاید کرای لی ہو۔

شاہ: تن دفعہ کرائی اے تال چوتھی دفعہ کران نے کا ہے تھبراندے ایں۔ دنیا کے بوتھے پر مارن کہ آلوؤ خود کرا کے دیکھے لوؤ۔ پچھو کشمیریاں نے کیا چاہندے ایں۔

رشید: دنیا کے سامنے کیوں کرائیں۔ جمال ان کا بی جائے جیے بی جاہ رائے شاری کرائیں۔

شاه: بدایت الله!

ہرایت: ہاں بی۔

شاہ: باایاں دی ٹوپی اٹھا کے تاں دیکھیں مرزا صاحب ای ایں یا کوئی ہور۔

رشید: جناب کو کیے شک گزرا۔

شاه: آپ دیاں با کال تے۔

رشيد: من توجو جامون گاکهون گا۔

شاہ: آپ جاکے لیل بھو جی ابنا اگر قسمت ماں ہے تاں۔ سلام علیم۔

رشيد: وعليم السلام ـ (وقفه)

ریاض: آپ نے بڑی زیاد تی کی ان کے ساتھ شاہ صاحب!

شاہ: ایمہ تاں لکڑ سرا آ دی اے۔ اید ھے پر بہتی نئیں تاں اک منٹ میں معالوم مو جاندا اے آئے دال کا بھاؤ...... ہدایت اللہ۔

بدایت: بال تی۔

شاہ: اپنی ڈیو ڑھی میں جون پھٹا پڑیا اے کھو نجے ماں او ہدے ساتھ لیلا دیکھیا دیا اے اید ھا۔ انھالیا گو دی ماں۔

ہدایت: ہیں تی؟

شاہ: اٹھالیااور لیا کے کھڈے میں بند کروئے۔

بيكم: يه آب كياكررب بين بمائي صاحب!

شاہ: اوئے کیاایں کہ نمیں؟

ہدایت: انجمی جار ہاہوں جی۔

ریاض: کیکن آپ ایسے تو شیں شاہ صاحب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔

شاہ: ایسے ای ہوئے گا بی اید ھے ساتھ ۔ اینوں تاں بات کرن کی تمیز نہیں۔ اب لبھ دا بجرے سارے جہاں ماں۔

ہدایت: بند کردیا ہے جی الاکرؤر بے میں۔

شاہ: اک چمری بی رکھ دے کھنے میں لیلے دے قریب کرکے تاکہ دیکھندار ہے اور کنب دارہے۔

بدایت: انجمایی۔

بيكم: بعائي صاحباية توآپ زيادتي كررے ہيں۔

شاه: جديد منون نكل كياليك كاتب آپال چيمري با برنكال لياوال كا-

رشید: شاه صاحب... شاه صاحب... وه جی عرض به ب که سارے یے بھی کتے

میں ۔ موتی غلطی ہے آپ کی ڈیو ڑھی میں داخل ہوا تھا۔ شاه: موتی کیا؟ رشيد: وه جي جار اليلا ـ ہویا تھا تاں آیاں کیا کریئے۔ ہو گیا ہو ناایں۔ شاه: رشيد: وومن لینے آیا ہوں تی۔ بچے اے یاد کررہے ہیں۔ اوه نئیں مل سکدا واپس۔ شاه: رشيد کیوں؟ شاه: اوہ ایس وقت ہمارے جسم کا ایک حصہ بنیا دیا اے۔ ہمارے وجود دا انوٹ لیلا آپ کے جسم کا حصہ ؟ رشيد: کیوں لیلے نوں کیا اے۔ اگر ہاتھی کا سرانسان کے جسم کا اک حصہ بن سکد ا شاه: اے تا<u>ں لیلے</u> نوں کیاموت پڑی دی اے۔ رشيد: حفزات دیکھتے ہیں آپ ان کی سینہ زوری؟ آپ بولتے کیوں نہیں صاحبہ! شاه: ایمہ کیابولن۔ میرے تے بات کر۔ میرالیلا واپس کر دیجئے سید حی طرح ہے۔ رشيد: واہ بن مرزا صاحب بوے محکو رہے ہیں آپ ہارا لیلا اے۔ ہارا پالیا دیا شاه: اے۔ ہمارے جسم دااک حصہ اے۔ تینوں کماں تے دے دیئے۔ آپ ہوش میں تو ہیں شاہ صاحب! کمیں لیلا بھی انسان کے جسم کا حصہ ہو سکتا رشيد: ے۔ آپ اور چیزوہ اور چیز۔ شاه: تحش کرلے صاحبا آیاں تاں نہیں دیتالیلا۔ اب تاں ہاری ملکیت اے۔ رشيد: آپ کے ہوتے ہوئے میں یہ کیا من رہا ہوں۔ صاحبو! آپ کچھ تو انصاف کریں۔ بیہ سب کچھ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوا ہے۔ بھئی ہم اس معالمے میں کچھ نہیں بول سکتے مرزا صاحب! رياض: آپلیلے کو باہر نکال کر رکھیں تو سمی اگر وہ میرے موتی پکارنے پر قلانچیں رشيد: بحريا ميرے ياس آ جائے تو ميرا۔ نبيں تو آپ كا۔ لے ہے کیا ہے جھوٹ باتاں کری جا رئیا ایں مرزیا۔ ہم تن باری او ہنوں شاه: کو ٹھڑی میں بند کر کے موتی کہا اے اور اوہ چھالاں مار دا ہویا ہماری جھولی میں آگیا اے۔

رشید: اگریمی بات ہے تو اے باہر نکالیں ان لوگوں کے سامنے اے ایک مرتبہ پھر پکار کر دکھائیں۔

شاہ: لے ہے خواہ مخواہ تے باہر نکالاں او ہنوں۔ اپنے آرام تے چھری کے ساتھ جیٹھادیا اے خوشیا منار ہااے۔

رشید: آپاے باہر نکالیں تو سمی ان لوگوں کے سامنے۔

شاہ: اوئے تینوں کمہ تاں رہا ایں بنی تن مرتبہ میں اوہدا نام پکار چکیا ایں اور اوہنے تھنگرو بجا کے ایمی کما اے بنی میں شاہ صاحب کے ساتھ ایں۔ لو کاں مور ھے کا بتے لیاواں اوہنوں۔ اوہ تاں جزویدن ہویا دیا اے میرا۔

رشید: یه تو قبضه مخالفانه ب شاه صاحب او رالیلے کی جان پر ظلم ب صاحبو!

اوے رہن دے مرزیا۔ ہندو ستان پنجاہ لکھ کشمیریاں پر قبضہ جماکے ظلم کری جارہاہے'اک آپاں نے بھورے جملیلے نوں ہڑپ کرلیا تاں کونسی قیامت آ علی۔ عملی۔

(فيد آؤن)

شاه:



بدایت: بان بی پحرکیا موا؟

شاہ: اوئے ہاں جی کے تھوڑے 'تیریاں ہتماں کا زور کیا ہویا۔ حالتاں گھٹ رہا ایں؟

ہرایت: میں فرکانی زورے دبار ہاموں تی۔

شاہ: سواو زور ہے دبا رہا ایں اوئے تینے تاں شاسترں صاحب دے ہمتاں ماں زیادہ زور الے

برہان: آپ کو کیے معلوم میااا!۔

شاہ: نبرو ساحب نے ہلایا تھا کے مرتبہ پٹیالے ماں۔ بی ہم جد نی الکشن کے زمانے میں دور دور تقریراں کری جانے ایں شاستری صاحب نوں ساتھ لیجانے ایں۔ لیجانے ایں۔

مدایت: شاستری صاحب بھی نسرو بی کی تا تکمیں دبائے ہے ہیں۔ بی ؟

شاہ: اور تیرا کیا خیال اے گدی اینویں ای دے گئے ایں او تاں نوں جاندے دے۔ بائی برس سیوا کری اے او ہناں نمیں نہرو صالحب دی۔ لے لگا دے اگ ویسالی ہتھ۔

ہدایت: اچھاجی۔

شاه: اوئ تيرا ظالما ـ ستياناس جائے مولى مدايت الله مولى ـ

بربان: تايا با آپ نے ووبات تو چیج بی میں چھوڑوی۔

شاہ: اوو بات کیا ہونی تھی بربان شاہ میری تال دیسہ کنب گئی۔ کنو تال بدن میں لیو نمیں پیر من من کے ہو گئے۔

بدایت: برامشکل وقت آیا آپ بر شاه صاحب <u>.</u>

شاه: میتے ہلیانہ جاوے اور ببرشیر قدم قدم میری طرف بزمدا آدے۔

برمان: آيااباآپ ني...

شاہ: اوئے میری بات تاں من غورتے۔

بربان: بی-

شاہ: شیر کیاں اکھاں ماں تاں انگارے نکل رہے۔

ہدایت: کتے قدم کے فاصلے پر تفاجی آپ ہے؟

شاہ: اٹھ (8) نہیں تاں زیادہ تے زیادہ دس (10) قدم کے فاصلے پر ہونا ایں۔ لوؤ جی میرے دل ماں آئی بنی اید ھے تے اکھ لڑائے اور گھور کے بھگا دیئے۔ اوہنے اک قدم اور اگے رکھیا اور میری اکھ ست کو جھیکیاں کھاگئی۔

برہان: اف تربیا

شاہ: میں نے حوصل کر کے آخر ماں ایمی سوچیا بنی تلقین شاہ لے کے خدا کا نام اید ہے منہ ماں ہے وال دے اور اندر اندر بانیہ بڑھا کے دم تے پکڑلے زور تے۔ تھینجی مار اور دم اید هر کر لے اید ها اور منہ اود هر کر دے جس طرح الٹے کرتے کی بانیہ سدھی کری دی اے ہتے ڈال کے۔

ہدایت: مجرآب نے ڈالاجی اس کے مند میں اید؟

شاہ: کیا ڈالیا۔ ابھی میں ایسہ سوچ ای رہا تھا جدنوں اوہ میرے قریب آ کھڑیا دو فٹ دے فاصلے تے۔

ہدایت: پر آپ نے کیا کیا جی ؟

شاہ: کرنا کیا تھا میں اوہدا' شیر دا پنجرہ جھٹر کے اگے کبوترال کے پنجرے یا جا کھڑا۔

برمان: (نس كر) واه كايا جان بم سجهة ربي آب كو جنگل مين شير ملا تعا-

ہدایت: آپ نے تو میری جان بی نکال دی تھی۔

شاہ: کیوں میں کوئی Patton نینک ایں او ئے :

ہدایت: بال بی تج یہ میشن مینک کیا ہو تا ہے۔

شاه: آبان نون کیا پندا ک

ہدایت: آکاش وانی بت خوفزدہ ہے جی ان سے۔ ہروفت اسی کا تذکرہ کیا کرتی

ے۔ شاہ: کش و خایا ہو ناایں او ہنوں ہتھ۔ ہرایت: آج کل اونچے بت بولتی ہے تی آکاش وانی۔

برہان: برامزا آتاہ اس کی باتی س کر۔

مراح ہارے سام ماں اک بار جناں کا منذا اور بانیاں کا کاکا کمیرا پڑے کی شاہ:

مرا ملے پر اور جٹ نے کھڑکا یا کپڑ کے بانیج کے منڈے نوں۔ مار جیسی کھا

کے نوبی تکلی ماں ای جیٹر کے گھر بھگ گیا۔ اندر نے کرلئے کنڈے بند اور چوبارے پر کھڑکے د کجے مارن لگ پڑیا کہ بن آ میں تینوں بتانواں آنے دال کا بھا۔

کا بھا۔

ہدایت: روز کے مارنے لگا ہو گا اوپر ہے۔

شاہ: روڑے کہاں پھوکے دیکے۔ تن دن اور دو را تاں چوہارے پر ای چڑھیا رہا۔ جد آدی توریا ہووے تب اوہ ے پا دیکے ای رہ جاندے ایں ہدایت اللہ۔ تیریاں ہتماں مال زور نہ آیا کافرا۔

مدایت: دباتوربامون جی-

مجھے آئے ہوئے تمن مفتے ہو گئے ہیں۔

شاہ: لہور ماں ایں کہیں راجتھان ماں تاں شیمی جو تینوں آئے وال کی فکر جووے۔ رہ ابھی کش دن اور۔

بربان: سنیں جی میں کل ضرور جلا جاؤں گا۔ امال کے دو خط آ کی میں۔

ہدایت: ہاں جی ان کا کام اب کر ہی دیجئے۔ بیکم صاحبہ کو فکر ہوگی جی۔

شاہ: اوئے رہن دے الو کی دیو ان چکو تری۔ تینوں کیا پڑیا اے ہمارے معاملات ماں۔ اوہ لے بنی برہان شاہ میں انگور لیایا تھا تیرے لنی۔ دیکھ تاں جا کے میرے بائیسکل کے تصلیح مال۔

برہان: اچھاجی۔

شاہ: اوئے د حوانیں ام مجی طرال تے پرات ماں کھلا پانی ڈال کے۔

برہان: (دورے) اچھاجی۔

ہدایت: شاہ جی آپ کا پیتم بھتیجا ہے۔ آپ اس کی جائیداد کیوں دہائے بیٹھے ہیں جی۔ شاہ: دیکھیا نو کراں کو منہ لگان کا نتیجہ۔ اٹھ کھڑ میری منجی پرتے۔

ہدایت: میں نے حق کی بات کی ہے جی۔

شاہ: حق بات تے مینوں اور شاستری جی نوں سخت نفرت اے۔ خبردار جو ہمارے دوہاں کے سامنے کدے حق بات کا نام لیا۔

ہدایت: اینے آپ کو کافروں سے کیوں ملاتے ہیں تی آپ۔

شاه: من وي پُرسوں کاسيکولر ہويا ديا ايں۔

بدایت: یں بی؟

شاہ: جدتے میرے سیکل کا چمٹا نمٹا اے میں سیکو لر ہو گیاایں۔ایتے بعد تاں د تاں کا نیم اور جای دااے۔

بدایت: وه کسی لئے جی؟

شاہ: جن عظمی ہوں گئی۔ پہلاں آدمی سیکو لر ہندا اے۔ ایتے بعد تناں د بال کے اندر اندر جن عظمی بن جاندا اے اپنے آپ تینوں میرے تے ہو نئیں آندی؟

ہدایت: نمیں جی۔

شَاه: پرسوں آن لگ پڑے گی پنج جھے تے بعد۔

مرایت: آپ اعنت بجیجیں جی اس بات پر - بربان شاہ جی کا معاملہ چکاویں -

شاہ: اوئے تمی کش ہیے منگے تھے میرے تے کل۔

مدایت: بال بی وه بوی مهرانی هوگی.... اگر آپ.... وه جی میری بهن کاخط آیا تھا تی۔

شاه: إيرا ميرا كوٺ ـ

مرايت: يه ليج جي .

شاہ: ہے آولے بکڑ ہیں روپے فی الحال۔ باقی کے تینوں کل دیاں گے۔

مدایت: احجاجی بری مریانی ـ

شاہ: اوئے سارے ای انگور لے کے بیٹھ رہا ہیں۔

بربان: آربابون تی - لاربابون -

شاہ: اپنے جیب مال ڈال لے اوبدے آن تے پہلے پہلے۔

ہدایت: اچھاتی۔

بربان: يه ليج آيا جان!

شاہ: ہے کہ نہیں موٹے انگور۔

بربان: بال جي۔

خان: تيرے كو ي بربانے مجھے دن سے رات كرنا

مجمی اس سے بات کرنا بھی اس سے بات کرنا

شاہ: آگیا بی شیردا بچہ۔ ہاتھالی اندر لے جاباور چی خانے مال۔

ہدایت: احیماجی۔

خان: السلام عليم حضور والا-

سب: وعليم السلام _

شاہ: آؤ جی خان صاحب اج تاں بزاجو بن نکالیا دیا اے۔ کماں تے لئی ایسی رنگل مندی۔

خان: لڑکالایا تھا۔ آپ کے لئے بھی منگوا دوں؟

شاہ: سیس خان صاحب آپاں ہاں وا زحی رسمی وی دین اے جی بالکل۔

خان: كول كول؟

شاہ: کیا فیدہ جی ریا کاری تے۔ جو حقیقت ہے اوسے کا مظاہرہ کرناایں۔

آیا: کس کے مظاہرے ہو رہے ہیں جماء جی۔

شاہ: آپا صاحب ایں تی۔ آؤ آؤ۔ ہم اللہ اید حر تشریف لیاؤ تی۔ برہان شاہ ہا اک انگور روگیااے تکئے پااٹھا کے منہ ماں ڈال لے اور سناؤ آپاں صاحب کیے رنگ ایں اخ کل۔ خان صاحب نوں ویمھیا کیا بیر ہونی جے بنے دے

ایں۔

رقيه: المائلاكتنااند عراب آب كى ديورهي من

شاه: آوُ آوَ۔ رقبہ صاحب آپ کد حرتے بھل پریاں اپنے دیاں بعد۔

رقيه: رہے ديجے آپ ہميں ياد بي نميں كرتے لاله _

شاه: کیا کمه ریئے اور تیہ صاحب ہم اور آپ نوں یادنہ کریئے بول اوئے۔

بدایت: بول ربابون جی۔

شاہ: کی باریاد کریا اے ایناں نوں۔

مدایت: تی دو مرتبه۔

رقیه: بادیکھا۔

شاہ: دفع ہو جا اوئے تھس بیٹھیا جما اور واپس ڈال دے بید روپیئے میری جیب ماں۔

بدايت: سي تي ؟

شُاه: ہا پکڑا دے مینوں بید روپئے۔

ہدایت: میں تو یہ کمہ رہاتھا جی کہ دن میں کم از کم دو مرتبہ تو ضرور یاد کرتے ہیں! شاہ: ہاں دیکھیا رقیہ صاحب ہم دونواں نوں کیا غلطی گلی تھی۔ بیٹھ جا آرام تے اوئے اوہ سٹول کپڑلے کالا۔

صاجزادہ: کعبے ویر ' دیرے کعب

مار ڈالے گی راہ کی گر دش

خان: ہیں۔ کون بولا کس نے کما۔

شاه: الويهماكيسان مرجال لكيان اين ؟ كياتر بيا اع؟ آؤجي صاجزاد وصاحب

صاحبزاده: اخاه يهان تو ماشاء الله خوب رونق ہے۔ السلام عليم ۔

سب: وعليكم السلام -

بربان: آپ نے کما تھا ہمیں موڑ کی سر کرائیں گے۔

صاحبزاده: بحئی کها تو ضرور تھا پر وقت نہیں ملا۔

برمان: اجهاتواب كراد يجيئه

صاحبزاده: اب!اس وقت؟

رقیہ: ہمیں چھو ڑنے جائے گاتو ایک چکر برہان میاں کو بھی لگوا دیجئے گا۔

صاحبزادہ: چلئے منظور ہے لیکن خواتمین و حضرات آج میں کچھ جلدی میں ہوں زیادہ در محسر نہیں سکوں گا۔

شاہ: ایسہ تاں اور بی انچمی بات اے۔

صاحزاده: جي؟

شاہ: میں کمہ رہاتھا بنی اچھا ہی ہو گیا جو آپ آ گئے۔ آپ نے اک مسئلہ حل کرانا تھا۔

صاحزاده: فرمائے۔

شاہ: ہم نے کش اناج جمع کریا اے جی محلے ماں۔ ہیں تاں اٹھ ست بوریاں لیکن محبت کا تحفہ اے ۔ اوہ بھارت ماں بچانا تھا۔ اود ھراناج کا تو ژا ہور ئیا اے ۔

خان لاحول ولاقوة الله باالله

رقیه: دفع دور بم کو کیا۔

شاہ: اک میری عرض سنتا جی شعنڈے دل تے۔ آپ کے دل میں کوڑ بھری وی
اے ایس وقت اور غصے کاپارہ بہت اپر چڑھیا دیا اے چھ ستبرکے بھارتی جملے
بعد۔ آپاں نوں ایس بات کا بورا لخاط اے جی پر خدا کی خدائی تے کابرا
سمہ۔ تملہ آپ پر کریا بھارت کے جنگی نیتاواں نیں ۔؟ سکیماں سوچیاں
اوہناں نے مل کے اک کو ٹھڑی ماں۔ ایس ماں بھارت کی جنآ کا کیا قصور۔

رقیہ: تال جی ہمیں تو معاف بی رکھیے ایسی مروت ہے۔

شاه: میں کیا خان صاحب کل ایمہ اے جی۔ ایمہ خان صاحب کد هر مولية؟

ہدایت: غصے میں بزبرائے کھسک گئے تی۔

شاه: اوئے تیں روکنا تھا پا گلا جہا۔

صاجزادہ: آپ نے بات ہی ایس کردی شاہ صاحب جو ہم سب کو بری گلی۔

شاہ: آپ بہناں بھراواں والے ایں صاجزادہ صاحب۔ اک بات پر غور فرہائی آپ دے آپ بہناں بھراواں والے ایں صاجزادہ صاحب ون اور او بہناں دے آپ دے ہمسایے مال بچے بھک تے مررہ ہون اور او بہناں دے والدین کے نفسیاتی عاوت دی وجہتے آبند گوانڈ کیاں گھراں پر قبضہ بمان کے شوق مال مقدے بازی اور ڈا گھو سونے پر لگے وے ہون تب آپ کیا کرن گے جی۔

آبا: ہم ان بچوں کو بھو کے مرنے دیں گے اور دفع کریں گے ان کو۔

شاه: او منال بچاریال کا قصور ۔

رقیہ: ان کا قصور چاہے ہونہ ہو۔ ان کے والدین کاتو قصور ہے۔

شاہ: کے ہے کیا سنگدلی کی بات کری آپ نے والدین کے پاگل بن کا بچیاں تے کامدا مدلہ

صاجزادہ: نمیک ہے لیکن اگر بچے میں نہ سجھتے ہوں کہ ان کا حق مارا جا رہا ہے۔ اور ان پر ظلم کیا جارہا ہے پھر؟ شاہ: کب تک نہ سمجھن گے' کاٹھ کی ہانڈی دو باری نہیں تن باری جڑھ جاؤ چو کھے۔ پرایتے اور دودھ کا دودھ اور پانی کاپانی ہو جاتا ایں۔

صاجزادہ: میں نمیں مانیا شاہ صاحب۔ بھارتی عوام ابھی اور بہت دیر تک اپنے جَنگی ڈکٹینروں کے دام فریب میں بھنسے رہیں گے۔

شاہ: رہن جی بڑے شوق تے رہن۔ آپاں ایمہ نمیں چاہندے بنی پاکستان تے اوہناں دی نفرت کم ہووے۔ بسم اللہ خواہ روز سویرے شام کو شحے پر چڑھ کے گالاں نکالیا کرن پاکستان نوں۔ اید سے تے نمیں ہمکدے جی ہم۔ پر جد گالاں فکالیا کرن پاکستان نوں۔ اید سے تے نمیں ہمکدے جی ہم۔ پر جد گالاں وغیرہ نکال لین خوب اچھی طراں تے تب اپ اپ گھر ماں یا دکان پر بیٹھ کرتن منٹ اپ اصل حالات کا جائزہ ضرور لے لیا کرن بن کیا کھویا اور کیا پایا اور آئندہ کیا کش کھویا اے۔

صاحبزادہ: کون اتنی زحمت کر تا پھرے جائزہ لینے کی جو سرکار نے کمہ دیا ٹھیک جو ریڈیو بول گیاوہ بچ اور جو اخباروں نے لکھ دیا وہ حقیقت۔

شاہ: چلو ایہو ای سمی آپ کی گل۔ پر کھان نوں آٹا تاں ملنا چاہی دا اے او ہناں نوں۔ چاہے گلاں نکالن چاہے مندا سوچن۔

رقيه: بي نيس بالكل نيس ـ

شاہ: رقیاں صاحب ہا دل پر ہتھ رکھ کے سوچ ہم تاں تینوں بہت صاف دل سمجھیا کردے تھے۔ بنی.....

صاجزادہ: اصل میں بات یہ ہے شاہ صاحب کہ بد عمد آدمیوں سے ہمارا کوئی واسطہ نمیں۔

رقیہ: اور بھارت نے بدعمدی' اصول شکنی اور بدخوابی کو اپنا آدرش بنا رکھا ے۔

شاہ: عوام نے ہٹر نمیں بی الیذر شپ نے بدعمدی اور بدخوابی کی سمپنی چلائی اب ۔

رقیہ: کوئی جی ہو آنج تو بھارت ہی پر آئی ہے تال بھاجی۔

صاحبزادہ: اب آپ کے پیارے بھارت کے پیارے شاستری جی یہ کہتے بھررہ ہیں کہ میں گفت و شغید کے لئے روس جانے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہاں کشمیر کالفظ

کوئی نہ بولے۔

شاه: آپ نوں ایس بات پر چز کا ہے آئی۔

صاحبزادہ: کوئی انسانیت ہے شاہ صاحب۔

شاہ: صاجزادہ صاحب آپ اگر اک نفیاتی مریض نوں معاف نمیں کر سکدے کال آپ تے بڑا ظالم اور کھور آدی اور کوئی نئیں او ہناں دی جسانی ساخت ملاحظہ کرو۔ تعلیمی بیک گراؤنڈ پر نظر ڈالو۔ او ہناں کیا المیبشناں پر نظر ڈالو۔ او ہناں کیا المیبشناں پر نظر ڈالو۔ کمو تاں خود بخود ای معاف کرواو ہناں نوں۔

رقیہ: ہم نمیں دے کتے معافی انہیں۔

شاہ: جب بھارت کے لوک خود او ہناں نوں معاف، کر رہے ہیں تب آپ نوں کیا تکلیف اے۔ چھلے تے چھلے مینے ایناں نیں دلی ماں کما تھا پنتھ دے زورتے نی میں امر تسرآں نوں تاں تیار ایں اگر میرے تے پنجابی صوبے کا ذکر نہ کریا جاوے۔

صاحزاده: واه

شاہ: لوکاں نے شاستری جی تے کمیا راجتھان ماں درش دیؤ جی۔ بولے
راجتھان ماں آن نوں تیار ایں بشرطیکہ میرے تے رونی دا ذکر نہ کریا
جاوے اود هر بلا کے۔ انبالے کی بار روم نے کما شاستری جی ہمارے پا آک
بھاشن دیؤ کمن گئے آن نوں تیار ایں میں آپ دے پابشرطیکہ آپ ڈیننس
آف انڈیا رول کاذکر نہ کرووہاں۔

رقیہ: خوب۔

۔ شاہ: تاگیاں نے کہا جے پر کاش نارائن تے بنی جماری بات کھلواؤ اپنے و زیرِ اعظم تے۔ او ہتاں نے شاستری جی تے گل کری۔ بولے میں او ہتاں تے بات کرن نوں تیار اس بشر طیکہ اوہ ٹاگالینڈ کا ذکر نہ کرن۔

صاحبزادہ: کیکن اس کی وجہ کیا ہے شاہ صاحب۔

شاہ: خوف جی سد ھاخوف۔ بنی بات ہوئے ہی میرے پااوہد ھاکوئی جواب نہیں ہوتا۔ ایتھے ولی مال ای لکے رہنے کوئر کی طرال اکھال بند کر کے۔ ایسہ بچپن کاخوف اے صاجزادہ صاحب۔

رقيه: بچپن کا؟

شاہ: ایمہ چھوٹے جے تھے شاستری صاحب جدبتاری ماں اک مرتبہ سرکس آیا۔
آپ دے والد صاحب نے فرمایا۔ "برخور دار اج تینوں سرکس کا تماشا
د خال کچلنا اے" شاستری جی ال پیلے جے ہو گئے۔ آپ دی والدہ صاحب
نے پچھیا کاکا کیا بات اے توں ال ہلدی جما ہو گیا ایں۔ بولے ما الم جی میں
ہاجی کی بات نال نمیں سکدا۔ میں سرکس ماں جان نوں تیار ایں۔ بشرطیکہ
او تھے میتے کھڑیا زیاں نہ ہوائیاں جان۔

صاجزادہ: لیجئے وہ سمجھتے رہے کہ سرئس میں ان سے تماشاد کھانے کو کما جائے گا۔

شاه: خوف جی۔ سدهاجهااحساس کمتری اور اوہداخوف۔

صاحبزادہ: یہ خوف اپی حد تک تو نھیک ہے لیکن جب دو سرے اس سے متاثر ہونے لگیں تو نمایت خطر ناک چزبن جا تاہے یہ خوف۔

شاه: او کال کی قسمت جی۔

صاجزاده: کمومیال چلتے مو بربان شاہ مجر۔

برہان: ہاں تی۔

شاہ: اینوں اک چکر دے ای لیاؤ جی صاحبزا دہ صاحب۔

رقیہ: ہمیں بھی چھوڑ دیجئے ای چکر میں۔

صاحبزاده: احيماشاه صاحب علو بربان ميال -

رقيه: احِيمالالاخدا حافظ _

آيا: خدا حافظ۔

شاہ: خدا حافظ جی۔ اللہ کے حوالے۔

صاحبزادہ: اچھا شاہ صاحب خدا حافظ۔ میں لوثتے ہوئے برہان شاہ کو باہر دروازے پر بی چھو ژباؤں گا۔

شاہ: مناسب بات اے جی صاحبزادہ صاحب۔

صاجزاده: کل کجرملا قات ہوگی۔

شاه: بمترجناب عالى ـ

ہدایت: وہ جی برہان شاہ جی کو ان کا حساب کر ہی دیجئے۔

شاہ: مجراو ہی ککڑ کی اکو ننگ۔ اوئے تینوں کہا۔ بییہ روپے ہیں کہ نئیں جیب ماں تیری-

بدایت: بال جی۔

شاه: بس مجر دیکاره نسین ـ

ہدایت: وہ بی بری می بات ہے آپ کے مرحوم بھائی کی بیوہ ہیں۔ ان کا حق مارنا محیک نمیں۔

شاہ: تمیں دیخدا جاہدایت اللہ۔ میں تاں اپنا بی حق مارن نوں پھررہا ایں توں بھابی کیاں ہاتاں کررہا ہیں۔

ہدایت: برہان شاہ بہت گرم ہیں جی۔ کمہ رہے تھے ماموں سے کمہ کر نالش کردوں گا عدالت میں۔

شاه: تالش؟ عدالت مان؟ كميان كميان با تان كرربااين بدايت الله -

ہدایت: مجھے تو فکر ہو رہی ہے جی اگر آپ پر مقدمہ ہو گیا تو۔

شاہ: اوئے کا بتے فکراں ماں مری جا رہا ایں۔ ایمہ پاکستانی اے اپنا برہان شاہ ایوں تاں ایڈی جلدی بدراہ کریا جاسکدااے بنی منٹ تن نہیں لگنے۔

ہدایت: ہیں بی جی ؟

شاہ: ہماری قوم جذبے کی بھری وی ہندی اے۔ جذبے کا ہنڈل چاہے اید حرمو ژ دیو چاہے او د حر۔

ہدایت: ہیں تی۔

شاه: اورايمه جواني مال كاحكم بزمداات اوج تحميرنا اپنااك منك كاكم اك ـ

بدایت: یه تونامکن ب جی۔

شاہ: اوئے ہمارے ہندیاں فکر کاہری ظالما۔ تیں کدی کرکٹ کا میج نہیں دیکھیا ایے لہور ماں!

ہدایت: رید ہو پر ساہ بی کی مرتب۔

ناه: بس او بتے بتیجه اخذ کرلے۔ میرا تاں ویکھیا ویا اے اک میچ سنیڈیم ماں۔ اپنا انور لے گیا تھا نیوی والا اک مرتبہ ساتھ ماں۔ نکٹ وغیرہ بی اوے ای خرجی تھی۔ دس پندرہ بزار بندہ دیکھ رہا تھا اور حنیف محمد کھیل رہا تھا۔ کیا

ہٹ لگاندااے بنی اوہ جوان۔

ہدایت: ہاں جی کیا کئے۔

شاہ: جد تک تاں اوہ چوکے اور چھکے لگاندا رہا تماشائیاں کا ہیرو بنیا رہا اور لوک
تالیاں بجا بجا کے اوہ ہے نعرے مار دے رہے۔ جد آیا نوال بال فیلڈ مال
اور مخالف فیم کے کپتان نے فیلڈ رال کیاں سیڈاں بدلیاں تب حنیف محمہ
مختاط جما ہو گیا اور ہر بال نوں شاپ کرکے اید هراید هر دیکھمن لگ پڑیا بی
کمال کا کھونجا کزور اے جد هر بال نکالاں۔

ہرایت: ہاں جی وہ تو ہو تا بی ہے۔

شاہ: بس جناب کوئی گھننہ لگ گیا او ہنوں ایسے تحقیق ماں۔ لوک تاں کا ملے پڑ
گئے۔ میرے پا اک پہلوان جی تھے بیٹھے دے۔ کہن گئے دفع کرو جی ایسہ
تاں بودا جما کھلاڑی اے۔ لعنت پاؤ جی ایدھے پر۔ کیا ممب ممب کر رہا
اے۔ لوؤ جی ویخدے میڈ یم خالی ہون لگ پڑیا۔ انور نے بی کہا چلو
جی شاہ صاحب اب کیا رکھیا اے تیم ماں۔

ہدایت: ہاں تی....

شاہ: اُجے میں بتیجہ نکالیا بن جد لوک حنیف محرتے بد ظن ہو سکدے ایں تب برہان شاہ نوں اوہدی ماں تے بد ظن کرنا کونسی مشکل بات اے۔ میں آکے پی فی اوا نے نام کروالیا اور زمیناں کا مختار نامہ بی پکا کرلیا بن کونسی بھابھی اور کیما مختار نامہ سب اپنی ملکیت ایں۔

ہدایت: کیکن جی ایک بات ہے کہ میں سوچتا ہوں۔

برہان: کیا ابا تایا ابا ہم نے بڑی سیر کی جی ساری مال روؤ ' فیرو ز پور روڈ اور کو کین روڈ کا چکر کاٹا۔

شاہ: دیمھیا بھیرہارے دوستاں نوں۔

برہان: ہاں جی وہ تو بہت ایجھے ہیں پر تایا ابا اب آپ بھی فیصلہ کر دیجئے مجھ غریب کے حق میں اور ہمارا حصہ ہمیں دے دیجئے۔

شاہ: تیرا حصہ ۔ اوہ تیرا حصہ تاں میرا ایمان اے ۔ تیں میرے جگر کا نوٹا ایں ۔ میری اکھال کا نور ایں ۔ پر تیری مال کا کیا بنائے ؟ برہان: اماں ہی کے لئے تو میں سب کچھ کر رہا ہوں۔ انہیں غمکین دیکھ کرمیں پریثان ہوجا تا ہوں۔ کیا کچھ نہیں کیاانہوں نے میری پر ورش میں۔

شاہ: تیری ماں نے تیری پر ورش ماں؟ کد حرکیاں با ٹاں کر رہاایں برہان شاہ۔ اوہ تاں دو سرا خصم کرن نوں پھر رہی ہے۔

بربان: تا ابا۔

شاہ: ہامینوں چھٹی کمی وی اے پؤاری صاحب نے۔ سارے پنڈیاں مشہور ہوئی دی اے بات۔ میں تاں او تھے جان جو گانہیں رہا۔ کمہ رہی اے برہان شاہ جاوے بھاڑیاں مینوں بی تاں اپنی عمر آ رام نے لنگھانی اے۔

برہان: یہ سیس ہو سکتا کا ابا۔

شاہ: ایسی لئی تاں میں کمہ رہا ایں۔ میرے مرے وے بھائی کی نشانی۔ میریاں اکھال کا نور جگر کا نوٹا' برہان شاہ تیں ای تال ایں۔ میرا کیا اے او ترے کھھترے کانہ اگانہ کچھا۔ پر بھابھی نے ایمہ کریا کیا اور سوچیا کیا۔

برہان: امال کے دل میں یہ خیال؟

شاہ: خیال ای نئیں۔ پختہ ارادہ۔ برہان شاہ تیراکیا ہے گا۔ اید حر آ جا ہماری کلّی ماں۔ میرے بھائی کی مرحوم کی اکو ای نشانی ایس تیں۔ پنواری صاحب نے لخیاتھا بن مغرال بھابھی۔

بربان: آپ نام نه ليج ان كاميرے سامنے۔

شاه: اوئے بات تاں س۔

برہان: میں نمیں من سکتا کوئی بات۔ امال کو ایسے ہی کرنا تھا تو انہوں نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ مار دیا۔ پہلے ہی کیوں نہ گلا گھونٹ دیا۔

شاه: اوئ اب جا کمال رباایں۔

برہان: میں کمیں بھی جاؤں کمیں بھی رہوں۔ میرا کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں نہ امال کے پاس جاؤں گانہ آپ کے پاس رہو نگا۔ محنت مزدوری کرونگا اور اپنا چین یالوں گا۔

شاه: اوئ بربان شاه ـ اوئ بربان شاه ـ

 شاہ: اوئے کمال جاریا ایں غم دے کے برہان شاہ۔ ہدایت: چھوٹے شاہ تی۔ شاہ تی شریعے تی شریعے تی۔ میری بات تو شے تی۔ شاہ: اوئے جان دے ہدایت اللہ۔ لکھان غمال ماں کاں اک ایمہ بی شی۔ ہدایت: برہان شاہ تی۔ برہان شاہ۔ شاہ: برہان شاہ تیری ماں نے کیا کریا۔ تیری محن نے کیا کریا۔ ہدایت آوازیں دیتا جاتا ہے۔

(فيدْ آؤث)



(ققهه)

ریاض: سنتے ہو۔ سبجھتے ہو بھارت کے جنگی نیتاؤ! تمہاری بدھی کس بھاؤ بک رہی ہے۔

ہدایت: اور جانتے ہو دنیا میں تمہارے فلنے اور اہنا کا کس طرح سے منہ کالا ہوا ہے۔

موہنی: ایں وقت دنیا کے مهذب ملک تسارا نام آنے پر کس طرح شرم ہے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

ریاض: مغربی سامراج کے ایجنٹو! ایشیا کے امن میں چنگاری ڈال کرتم بہت دور نہیں جاسکو گے۔

خان: قریب ہے یاروروز محشر۔

ہدایت: چیچ گاکشتوں کاخون کیو نگر۔

ریاض: زبان مخفرجو دب رہے کی لہو پکارے گا آسٹیں کا۔

موہنی: اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔

ہدایت: ولی کے مهاشو! بناری کے برہمنو! اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔

ریاض: حیدر آباد پر فوج کشی کرنے والو۔ حیدر آباد میں پھیلی ہوئی بھوک کے خلاف یدھ کرو۔

ہدایت: سموا پر منیکوں سے چڑھائی کرنے والو! اپنے ملک میں نہ ہی جنون کے خلاف جنگ کرو۔

موہنی: جھوٹے مهاجنو! اپنی جنتا کے دل میں اٹھنے والے وسوسوں کی مدافعت کرو۔

ریاض: اور اگر جنگ کاایسای شوق ہے آ کرمن چار ہو! تو نیفا کا یدھ یا د کرو۔

بدایت: نفاے کلکتے تک بھا گئے والے سینکو! ننگے یاؤں نہ بھا گا کرو۔

ریاض: سمیم کرن کے لوگوں کو بے یارو مددگار چھوڑ کے بھاگ جانے والو اپ

سینکوں کی لاشیں چھو ژ کرنہ بھا گا کرو۔

خان: ہت تیرے کی برولو۔

موہنی: 'ننھے ہٹلر کی بو جا کرنے والو! گوا کے پاد ریوں کی بد دعائیں مرگھٹ تک تمہار ا پیچھانمیں چھوڑیں گی۔

ریاض: حیدر آباد پر نمنک چزهانے والو! والمجے سیالکوٹ میں آئے ہوئے تمهارے نمنک کمال گئے۔

مدایت: وه بنژ کهال گئے؟ مک کیا ہوئے؟ مونٹین ڈویژنوں کا کیا بنا؟

ریاض: بھارت کے جن راستوں ہے تمہاری فوجیں گذر کر آئی تھیں۔ پسپائی کے بعد تم نے وہ رائے کیوں بدل لئے۔

موہنی: گاجر مولی کی طرح کئے ہوئے سینکوں کو میدان جنگ میں ہی کیوں چھوڑ گئے؟

مدایت: رات کو چوروں کی طرح نتے پاکتانی دیماتوں پر حملہ کرنے والو۔

ریاض: جب پاکتانی افواج ہے پنجہ لڑا تو کتنے گز آگے برھے؟

خان: ہت تیرے کی برداو!

بدایت: شری آباد یوں یر بم برسانے والو تسارے بمبار کیا ہوئے؟

ریاض: فاضلکا کی ڈیننس چھوڑنے والو فاضلکا کے یدھ پڑتوں کا کس منہ سے سامنا کرتے ہو۔

موہنی: راجتھان ہے بھاگنے والوائی ور دیاں۔ اور ور دیوں میں پڑے ہوئے پریم یتر تولیتے جاؤ۔

ہدایت: چھمب جو ژیاں کے کچے بکروں والو تسارے فوجی آڈر فضاؤں میں اڑتے پھرتے ہیں۔

موہنی: مونا باؤ شنیشن کے ریلوا ئیو! تساری تعمیں لائینوں میں ڈھیریزی ہیں۔

ریاض: وہ تمہارے پارے مجھاگلا صاحب کماں ہیں جو سلامتی کو نسل میں میز بجا بجا کر کہتے تھے۔

مدایت: هم سِزفاِرُ چاہتے ہیں۔ ابھی چاہتے ہیں۔ اسی وقت چاہتے ہیں۔

موہنی: اور بغیر کسی شرط کے چاہتے ہیں۔ لڑائی بند کرائی جائے۔

خان: ہت تیرے کی بر دلو۔

ریاض: وہ شرمیتی اندرا گاند حمی اب کماں ہیں جنہوں نے فرمایا تھا ایک مرتبہ لزائی ہو کر فیصلہ ہو جائے کہ ہے یا ہے۔

بدایت: بمبال والابیدیاں نسرے بے لکنے والو! وہ ہے کمال گیا؟

ریاض: لوک سبعامیں شری چاون کے اس بیان پر کہ ہم نے لاہور پر حملہ کردیا ہے۔ وہ تالیاں بجانے والے ہاتھ اب کمال ہیں؟

موہنی: پریس کیلری میں خوشی سے قلابازیاں لگانے والے پتر کار اب بھارتی جنآ کو کیا تاریح ہیں۔

ہدایت: لاہور اور سالکوٹ کو گھر میٹھے ختم کرنے والے اخبار۔

ریاض: تھیم کرن 'مونا ہاؤ'کشن گڑھ اور فاصلکا سکیزرن میں کھونے کے بعد بھولے بھارتی عوام کو کس طرح سے بہلا رہے ہیں؟

خان: ہت تیرے کی برولو۔

موہنی: ابھی اور کب تک جھوٹ بولو کے اور کب تک اپنی جننا کو گمراہ کرو گے۔

ریاض: کلکتے کے بے روز گار مزدوروں پر گولی چلانے والو۔ کشمیر کے نیتے مسلمانوں کو جن عظمی تھی سمیوں پر کو الولالیانے جلوس میں سکیوں پر سمیوں پر سموں پر سمانے والو۔

ہدایت: تمہارا راج سنگھا من ؤولنے لگا ہے۔ بھارت کی بھو کی جنآا یک بچری ہوئی لہر بن کر تمہاری طرف بڑھ رہی ہے۔

موہنی: جو توں کی کیا فکر کرتے ہو گیزی سنبعالو۔

ضان: پایاب ہے جو امر گذر جائے گی سرے۔

بدایت: هت تیرے کی برولو۔

' بیاض: نظامے بھاگنے والو۔ ٹاگاؤں ہے مات کھانے والو پاکستانی مجاہدوں سے پنے والو۔ اگر تمہارے کسی تن پر گریبان باقی ہے تو اس میں منہ ڈالو۔

بدایت: منه زالواور سوچواور دیکھوکه تم نے کیا سمجما تمااور کیا ہوا۔

شاہ: اوئے ایسہ ہو رہا اے میرے گھرمال۔

سب: اللام عليم شاه صاحب.

شاہ: اوئے کمال نے آ گئے تھس بیٹیے تلقین شاہ کے گھرماں۔ بولدے کا ہتے نمیں

اب؟

ریاض: اوجی شاه صاحب.... ہم آپ کا انظار کررہ سے۔

شاہ: انتظار تاں ہویا پر ایمہ جلند هر شیش کیا کھولیا دیا تھا میرے گھر ماں' سارا مخلہ پکیا ویا تھا سریر۔

ہدایت: وہ بی شاہ بی۔ ہم آکاش وانی من رہے تھے بی۔

موہنی: اور پر ہم کو جوش آگیا بھائی صاحب اور ہم نے بھی...

شاہ: آپ نے بی ویسیاں کاربانگاں دینیاں شروع کر دتیاں۔ لکھ اعت اے پر۔ اچھے پڑھے لنے لوک ایں آپ بی۔

ہدایت: ہم نے کونی بری بات کی ہے تی۔

شاہ: اوئے ڈب مرد کنمال تے مقابلہ کر رہے او اپنا۔ کش مال شرم چاہی دی اے۔ کش مال اخلاق چاہی دااے۔

ریاض: ہمارے اخلاق پر زور دے رہے ہیں آپ اور آکاش وانی کے اخلاق پر آئج کک نمیں آنے دیتے۔

شاہ: اوہ تا بے نہ جب آدی ایں۔ او منال پا اخلاق کمال تے آیا۔

ہدایت: اگر وہ کچر پر وگر ام کر کتے ہیں تو کیا ہم نہیں کر کتے شاہ صاحب۔

شاہ: لکھ لعنت آے تیر کے جمن والے ون پر ہدایت اللہ۔ اوئے تیں دو سرے نول برہنہ و کمچہ کے اپنے بی لتے اثار دینے ایں۔ اگر کسی نوں لقوہ ہویا ویا ہووے ہدایت اللہ تال توں اوہ انسان ایں جو بٹہ مار کے اپنا منہ چبا کرلیں گا

ہدایت: نمیں جی یہ تو نمیں ہم تو بس جواب دے رہے تھے۔

شاہ: اوئے نلیقا فاتح کا جواب ایسہ نئیں ہویا کردا۔ (ہا میری سوئی رکھ دے کھونچے ماں) فاتح کا جواب تاں عمل ماں ہویا کردا اے۔

موہنی: کیکن بھائی صاحب ول نہیں جاتا آپ کا گالیاں من کر۔

شاہ: ہرگز نہیں۔ میرا دل کاہتے جلنا ایں۔ ہااک دوانہ بھیریا کردا اے اُرے گالیاں دنداویا۔ اوہتے کدی آپ کادل جلیااے۔

موہنی: سیں۔

شاہ: اوہناں دوانیاں تے دل کا ہتے جلانا۔ دعا کریا کرو اوہناں دے حق ہاں۔ بے دین آدمیاں نوں سیکو لراں نوں اگر آپ دی دعا کا سارا نہ ملیا تاں اوہ بچارے کیا کرن گے۔ اوہ تاں محروم ای رہے دعاتے۔

خان: لعنت - ہم كيوں ماتكيں دعائيں -

شاہ: خان صاحب آپ او بدے غلام اور کفش بردار ایں جید ھے پر کے دی اک بے دی اک بے دی اک بے دی اور سکولر جمی بذمی کوڑے کا ٹوکرا پھینکیا کر دی تھی روز اور حضور کپڑے جماڑ دے سر مبارک جمسکدے مسکراندے دے نگھ جایا کردے ہتھے۔

ریاض: یه تو بجا فرمایا آپ نے شاہ صاحب لیکن میں سمجھتا ہوں....

شاہ: بس پھیرائے بعد کوئی بات ای نہیں رہ جاندی کرن کی (ہامیری پگ چڑھا دے کھونڈی پر ا

بدایت: انجابی-

شاہ: میں تاں کھونج ماں کھڑیا آپ کے فعرے من من کے حیران ہو رہا تھا'تن مرتبہ تاں میں باہر جائے اپنے نام کی پھٹی پڑھی بنی میرا ای گھراے یا آکاش وانی کار بیرسل روم اے۔

ہدایت: ہم تو یہ بتار کے تنے بی کہ ہم بھی ایسی لچریا تیں کر سکتے ہیں جیسی آگاش وانی۔ شاہ: کاہرے لئی۔ کیدھے لئی ہدایت اللہ۔ کدے تیں باگھڑ لجے نوں گڑیاں کے کھڈے کی طرف بڑمدے وے نہیں ویکھیا۔ دکھیے اب بولدا نئیں۔

ہدایت: دیکھاہے تی۔

شاه: اوس وقت کون شور مچایا کر دااے ۔ کوں کوں کڑ کڑ اک کڑ اک۔

رياض: مرغيان بي مجاتي بين شور ـ

شاہ: اور باگمز لمبنے کی اکھ ماں لاٹو جے جلدے دے دیکھے ایں کہ نہیں؟ کیا اطمینان جماہندااے اوہدے چرے پر۔

بدایت: بال جی۔

شُماہ: اور اگر اود هرتے مرغیاں کڑ کڑاں اور اید هرتے بلا چھوٹی مرغی بڑی مرغی۔ کالے چوہے اور چنی میٹھی کا نام لے لے کے نعرے مارن لگ پڑے

تب اوہ باکھڑ کماں تے رہا۔

ہدایت: ہاں تی۔

شُاہ: باکر کر اہث تاں فکست خور دگی کی نشانی اے بھابھی صاحب۔ فاتح نوں کیا لوڑا ہے آپ دی طراں ڈائیلاگ بولن کی۔

موہنی: بات تو تھیک ہے بھائی ساحب۔

خان: کوئی بات ٹھیک نہیں۔ ہم نہیں مانتے۔

شاہ: لوؤ کر لو بات ۔ ایتاں نفیاتی مرض اے خان صاحب۔ جد کمی تے کش ہو نمیں سکدا تب اوہ اپنے گھر ماں کھڑ کے ایسے طراں ڈیزگاں ماریا کردا اے جس طرح آکاش دانی نوں مارنیاں پڑائیاں ایں ۔ سنواور لطف اٹھاؤ۔

موہنی: میں تو سمجھتی ہوں بھائی صاحب ٹھیک ہی کہتے ہیں۔

شاہ: اوہ آپ نے فوجی کا قصہ نمیں پڑھیا بھابھی صاحب جد لی مار کھا کے گھر آندا تھا ایسے طرال بڑال ہا کمیاں کر دا تھا۔ اور لوک کما کر دے تھے آپ ہن والے لوکال مال تے بنو تی بڑال کمن والیاں مال تے نہ ہوؤ۔

بدایت: بات تو آپ نمیک کہتے ہیں شاہ جی۔ میں تو معافی جاہتا ہوں۔

خُان: میں ہرگز معافی سیں چاہتا۔ اعت ہو آپ سب پر 'خدا عافظ۔ آج سے میرا یماں آنا بند۔

شاہ: ۔ خان صاحب خان صاحب اک بات تاں من دے جاؤ جی۔

رياض: خان صاحب قبله - جناب عالى -

ہدایت: استاد جی۔ استاد صاحب جی۔ تھسریے تو۔

شاہ: لوؤ ایسہ چمری پر کمی ہروقت ہوا دے تھوڑے پر ای سوار رہندے ایں۔

موہنی: پرانے و قنوں کے لوگ ہیں شاہ صاحب۔ انہیں ایسی بات کب سمجھ میں آتی ہیں۔

شاہ: الحمد اللہ آپ دی سمجھ ماں تاں آریاں ایں مجھ ناچیز کیاں ہاتاں۔ اک وقت تھا جو میں بی بست گرم ہویا تھا بھارتی لیڈراں پر۔ لیکن جو شاستری صاحب نے بمبئی ما فرمایا بن ایس لڑائی نے ایسہ بات ثابت کری اے بن اک اک اک بھارتی سابی تیبہ پاکتانی سابیاں پر بھاری اے تب میرا محمہ دور ہو گیا جی۔ بھارتی سابی تیبہ تیبہ پاکتانی سابیاں پر بھاری اے تب میرا محمہ دور ہو گیا جی۔

رياض: جي؟

شاہ: میں نے سوچیا شاستری صاحب کاں سدھے جمے بندے ایں ایناں پر کیما سمہ کرنالوؤ جی جدتے میرے دل ماں او ہناں دا پیار بڑھ کیا۔

مومنی: کیاکها آپ نے بھائی صاحب؟

شاہ: دیکھو جی ایمانداری کی بات کر رہا ایں میں۔ چاہو تاں ایس جذب نوں چھپا کی سکد اایں۔

ریاض: سنیں سیں آپ اصلی بات سیجئے ول کی۔

شاہ: پر سوں تے آپاں جزل چو د حمری صاحب نوں معاف کرد تا اے۔ ایمہ لہور پر حملہ کرن تے مجبور تھے۔

رياض: ووكيون شاو صاحب؟

شاہ: ایس دسمبرماں ایناں دی ' جزل چو دھری صاحب دی ٹرم ختم ہو رہی ہے جی نوکری کی۔

موہنی: ہائے تو کیاا گلے مینے ریٹائر ہو جائیں گے؟

شاہ: ہو جانا تھا جی پر اب نہیں ہون گے۔ شاید اب اعتراض کرن والیاں نوں ا ایسہ بتایا جائے گا۔ بنی چود حری صاحب تاں بھارت کے راکھے ایں اگر ایسہ ناں ہون گے تاں بھارت نوں حملہ آوراں کاخوف رہے گا بیشہ۔

ریاض: امپھاتویہ بات ہے۔

شاہ: ہاں تی اب آپاں نوں ایتاں تال بی ہمدردی جسی ہو گئی اے۔ بال پکڑوار آدمی اشنے مرتبے پر لگیا دیا ہووے اور تن چار مینے رہندے ہون اوہ ب ریٹائر ہون ماں تاں ترلا مار ناای پڑوااے اوہنوں کہ نمیں۔

ہدایت: ہاں تی۔

ریاض: گنگن شاہ صاحب اپنی نوکری کے لئے اور اس کی بحالی کے لئے انہوں نے جتنی جانوں کی قربانی دی ہے وہ بہت زیادہ ہے۔

شاہ: ایمہ تاں درست اے صاجزادہ صاحب۔ پر اب کیا کرئے۔ ویے جزل چودھری صاحب دا خیال نہیں تھا بنی ایس قدر جانی نقصان ہو جائے گا ادہناں دے سپاہیاں کا۔ موہنی: تویہ خود غرضی ہوئی ناں بھائی صاحب اپنی نوکری کے لئے اتا بڑا بلیدان۔

شاه: ایب تون بی مینون شرمنده کرر بی این جمکیت طران ـ

موهنی: بلیت کون؟

شاہ: بھدوڑاں کے سرداراں کی کڑی اے ما تال کے مبر میں بیائی وی اے۔ اوہدا باپ میرا بہت لنگوٹیا تھا۔ دو تال بھین بھرانواں نوں موہڈیاں پر کھلا دیا ہویا اے میں۔

ریاض: کماں ہے اس کا بھائی؟

شاہ: تھا۔ اب کمال رہا ہے۔ مجرتھا انغنٹری کا بیدیاں سکیزیر گذر گیا۔

ہدایت: فوت ہو گئے جی؟

شاہ: ہاں ہدایت اللہ! بہت بھولیاں بھولیاں با تاں کریا کردا تھا چھوٹا ہندا۔ اوہدی بن جمکیت کورکی مینوں چٹمی آئی اے ولایت تے بنی تایا جی آپ نے ہمارے ساتھ اچھی کری۔

ریاض: ولایت ہے؟

شاہ: لندن ماں آج کل ڈاکٹری کر رہی اے اور پر وہنا ہمار ابیر سٹری کا امتحان دے رہا ہے۔ رونوں او تھے ای ایس تن سالاں کے۔

موہنی: کیالکھا بکیت نے؟

شاہ: دھیاں موجب پالی دی تھی کاکو میری۔ تھروراں کے میلے ماں ساتھ لے جاندا تھا او ہنوں۔ پھلیاں پتاہے تاں الگ کھاندی اور تناں تناں کیاں چوڑیاں چرموالیندی جدکے زمانے میں۔

مومنى: بت لاؤلى موكى آپكى-

شاہ: اب کینزهی گھٹ لاؤلی اے۔ ہا پشلے سال ؤوڑھ سو کے تاں میں اوہنوں اوجار بھیجے ولیت ماں۔

موہنی: اوزار۔

شاہ: اوہ نئیں ہندے سالکوٹ کے اجار ڈاکٹری ماں پڑھن دے کم آندے ایں۔

ریاض: سرجیل انسرومنش ـ

شاه: بال او بی ۔ اپنے پر وہنے کو اک ٹوٹا جوٹ قلین کا بھیجیا۔ محد اتھا کندھ پر اٹکانا

بن-موہنی: مجمیت کے خاوند کو؟

شاه:

شاه:

شاه:

ہاں جی۔ اور پرسوں جو اور حافظ آیا کاکو کا تاں میرے پرتاں بیلی جیسی گری۔ اکو اک بھائی تھا بیچاری کا اوہ بی نہ رہا۔ گدی اے تایا بی آپ نے ہمارے ساتھ چنگی کری۔ باہمناں کا دہانج پھریا دیا تھا آپ تاں سیانے تھے۔ اگر اوہناں نے لیور پر حملہ کرای دتا تھا تاں آپ نوں چابی دا تھا اوس حملے نوں تھل کے رکھ دے ایس قدر کیزو ملکی نہ کر دے ہماری فوج کی۔ لے بتا اب اید ھے ماں ہمارا کیا قسور اے۔ اک تاں فوجاں ای پرے بھے کے بجیج وتیاں جزل چود حری صاحب نے۔ بندے تے بندہ جزیا دیا تھا۔ اک وتیاں جزل چود حری صاحب نے۔ بندے تے بندہ جزیا دیا تھا۔ اک وامناں کا قصور نہیں جدتن تن ڈویژن ایسے نموک کے کھاڑے دے ہون دومان کا قصور نہیں جدتن تن ڈویژن ایسے نموک کے کھاڑے دے ہون اوہناں کا قصور نہیں جدتن تن ڈویژن ایسے نموک کے کھاڑے دے ہون

موہنی: اور کیا لکھتی ہے آپ کی بھیتجی۔

لحناکیا تھا بھائی کی موت پر دخی ہوئی دی اے۔ خود لی روئی مینوں لی تڑیا۔ دیکھیو تی صاحبزاوہ صاحب سولہ سترہ ہزار بندہ خواہ دیشمن کی فوخ کا ای ہو دے او ہدی موت کا بعد ماں تاں خیال آندا ای اے تی۔ بت بندہ مروا دیا جی اپنی مور کھتائی تال۔ اگر شاستری صاحب کی بات من لیندے تب اتنا بندہ نمیں تھا مرتا بھارت کا۔

ریاض: یه سب ای کاتو کیاد هرا ب₋

کناں دا۔ شاستری صاحب کا؟ ہرگز نمیں۔ کماں کیاں باتاں کر رہے ایں آپ۔ اوہناں نوں چکر ماں ڈال رکھیا نوکر شاہی نے۔ ایمہ جو نما سرکاری افسر جیفا اے دلی ماں ایمہ چھوڑیا کردا اے تمام شقو گزیاں۔ کاغذاں پر لیناں جیاں باہ کے اور گراف جیسے بنا کے شاستری جی نوں بناندا رہا جی کوئی بات نمیں۔ ہم نے سارے فیک فگر اکھے کر لئے ایں۔ پاکستان کے ساتھ ساریاں ممسیائیاں کا حل حملہ ای اے۔ کردئیو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا حید رساریاں ممسیائیاں کا حل حملہ ای اے۔ کردئیو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا حید رباد اور گواکی طرال۔ شاستری جی نے کما کمیں ہتھ ای نہ ہو جائے ہمارے

ساتھ ۔ کمن لگے نمیں جی ہم پرانے آئی سی ایس ایں معاملے کی اونچ پنج نوں آپ تے برھ جاندے ایں۔

رياض: خوب۔

شاہ: لوؤ جی او ہتال دی بات ماں آتھئے شاستری صاحب اور ڈھلے جے ہو کے بولے اچھا بنی کر دیو حملہ وغیرہ لیکن بات بڑھ نہ جائے کہیں۔ پرانے آئی سی ایس بولے 'جی فکرنہ کرو آپ۔

موہنی: اب تو دیکھ لیاانہوں نے بھی اس کا بتیجہ ؟

شاہ: اب کیا اے۔ اب تال شاستری جی نے سارا معالمہ اپنے ہتھ مال لے لیا

اے۔ تمام تال کاغذ نکالے ایں پرانے کشمیر کے متعلق۔ خود پڑھیا اے
ساریال نول اک اک کر کے اور راجیہ جھا میں اعلان کریا اے بی کشمیر کا
مسئلہ تال جھڑنے والا اے دوستو۔ آپال جھوٹ نہیں بولنا۔ جیسے بی وغدے
کرے ایں کشمیریال تے اور دنیا تے اوہ پورے ہونے چابی دے ایں۔
اک ممبر نے بچھیا اور تاشقند کی میٹنگ؟ بولے میں تال جانوال گا او تھے بی
پہلے مینول گرای میں رکھیا دیا تھا سرکاری افسرال نے۔ اب میں نے خود
مثل معائد کری اے۔

ریاض: اگر کانفرنس کی میز پر آتے ہیں شاستری صاحب تو ٹھیک ہے ہماری ان ہے کوئی ذاتی ر بحش تو ہے نہیں۔

ہا پر سوں کا پانی بی آن لگ پڑیا اے نہر ماں گھٹ گھٹ۔ جد انڈین کمشنر تے شاستری جی نے بچھیا بئ نہر کا پانی جو آپاں بیچیا کردے ایں پاکستان نوں۔ اوہ بی رقم کا نقاضا کرنا تھا۔ تب انڈین کمشنر نے کچے جے ہو کے کہا جی رقم کا پاکستان نے ایڈوانس جمع کرائی دی اے۔ جوان 11ء تک۔ تب اک دبکا ماریا شاستری صاحب نے اور بولے اوے مور کھا مینوں پہلے کیوں نمیں بتایا ساری دنیا مال میرا منہ کالا کرایا۔ اب نکالوں تینوں نوکری تے۔ نہیں بتایا ساری دنیا مال میرا منہ کالا کرایا۔ اب نکالوں تینوں نوکری تے۔ پیرال مال گر کے رون لگ پڑیا بنی میرے بیچے ابھی تک چھونے ایس کش کرو۔

نی: گویایه سب کچه بھارت کی نوکرشاہی نے کیا ہے۔

شاه:

شاہ: ہاں جی اور کنے کرنا تھا۔ ہا ایسے کا ای ڈالیا دیا اے کال سارے ملک ماں مسلم ملک ماں مسلم نول یاں شاستری صاحب یاں جنتا۔ ہفتے ماں اک دن کا کھانانہ شاستری صاحب یاں جنتا۔ ہفتے ماں اک دن کا کھانانہ شاستری صاحب کھاندے ایں اور نہ وطن پرست عوام۔ پر ایناں بیور و کریناں کیاں کو تھیاں ماں جا کے دیکھے لوؤ بارہ کمنبنا روز۔ ہنومان روز۔ بنی اکیلے ناشتے پر کیا کیا اور دائے۔

ریاض: توہم آج تک شاستری صاحب کو یو نئی برا بھلا کتے رہے۔

شاہ: آپ دی مور کھتا اور تھوڑی جہی غلطی شاستری صاحب دی بی جو ایسی ڈھل دے رکھی اے سرکاری ملازماں نوں ظلم کرن کی۔

ہدایت: اگر یہ بات ہے تو پھر تو تی

مومنی: صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے تواہے بھولا نہیں کمنا چاہئے۔

شاہ: دیکھو ہی ایسہ صبح کا بھلیا دیا گھر دے آس پاس منڈلا رہااے اور شرمندہ جہا ہو رہا اے بن محلے کے لوک کیا کہن گے۔ پڑھیا لخیاں کا منذا ہو کے گھرتے بھگ گیا تھا۔

موہنی: محلے والوں کا کیا ہے وہ تو کتے ہی رہتے ہیں۔

شاہ: نہ جی جد ای تاں شاستری جی کہندے ایں بن تشمیر کا مسئلہ حل ہووے اور عزت کے ساتھ ہووے۔ ایمی بات محترمہ وجے لکشمی پنڈت کمہ رئیاں ایں کنی دناتے۔

ریاض: تو اس میں بے عزتی کس بات کی شاہ صاحب۔ تشمیر کی قسمت کا فیصلہ تشمیر کے عوام پر چھوڑ دیا جائے۔ سید ھی ہی بات ہے جو بھی وہ فیصلہ کریں اس میں ہندوستان کی پاکستان کی یا روس چین کی یا لئکا برماکی کیا ہے عزتی۔

شاہ: پیتہ نمیں جی بھارت کے حکمران نوں ایسہ چینا کہاں نے کھائی جارہی اے۔

موہنی: ہماری تو کوئی بے عزتی نہیں ہوئی تھی جب پاکستان بننے کے وقت صوبہ سرحد میں رائے شاری ہوئی تھی اور ادھر۔.....

شاہ: اوہ جی آپ دی بات اور اے۔ بس او ہناں کے دل ماں پینس کیا اک خیال بنی اس ماں کش ہیٹی اے۔ حالا نکہ ہیٹی اس بات ماں اے بنی اک بار وعدہ کر کے اوہتے پھریا جاوے۔ ہیٹی اس بات ماں اے بنی رقم لے کے مال نہ د آ جاوے ایسی بات جزل مهاجن نے نئیں شاستری بی نوں سمجھائی اے بی اگر اں وعدے کرے ایس تب پورے کرو۔ اگر نئیں اس عرب دنیا نوں روکنا میرے بس دا روگ نہیں۔ اک اک کر کے سارے ملک آپ تے تکھر جان گے۔ اور اوہناں دے ساتھ دنیا کے دو سرے ملک بی آپ تے پرے ہو جان گے۔ مبادا آپ داسایہ اوہناں دے اظلاق پر بی پڑن لگ پڑے۔

موہنی: پرکیا جواب دیا شاستری جی نے۔

ریاض: سوچتے ہوں گے رائے عامہ ہموار کرکے پھراس مسکلے کو....

شاہ: ناں ناں ناں۔ اب نہیں ڈر دے اوہ رائے عامہ تے۔ اب تاں مسل معائنہ کرلتی اے اوہ نال نے۔ بولدے ایں رادھا کرشنی جی تے بنی مهاراج جی آپ دا زبانی کلامی فلفہ اور الشمکس کی تعلیم ہمارا عملی فلفہ اور اخلاقی قوت کامظاہرہ راجیہ سجامیں دخاد آاے سب کے سامنے۔

ریاض: کمین شاه صاحب میں پھر بھی ایک بات عرض کروں گا۔

ناز: سيد صاحب سيد صاحب - كيام ما ضرمو على مول -

شاه: کون اے بن۔ دیکھ تاں بدایت اللہ۔

ہدایت: وہ بی ہامی صاحب کی صاحزادی ہیں۔ تشریف لے آئے جی۔

شاہ: آ جاکڑے برے کاہتے کھڑتی ایں۔

ناز: سلام عليم جي-

سب: وعليكم السلام-

شاه: به جا دُر کا ہے رہی ایں۔

ناز: آپ کی زبان سے خوف آ آ ہے جی۔ معاف کیجے۔ مجھے تو کچھ ایسے لگتا ہے۔

شاہ: کری ناں بلیت کور جبی بات۔ بھوتنے جنے ایم آکر کے تیری سمجھ ماں بسایاں کی نفسیات نہ آئی۔

ناز: وہ جی میرے ابو آئے ہیں باہر۔ آپ سے کچھ بات کرنا جاتے ہیں۔

شاه: كون تيرے والد صاحب باشمى جي ۔

ناز: تی۔

شاہ: اوہناں تے آپاں اس سیس مل سکدے کیوں ہے۔ بات ایمہ بی

ناز: وو کمہ رہے ہیں جی بس کھڑے کھڑے ایک منٹ کی بات ہے۔ شاہ صاحب کی ایک غلط فنمی دور کرنا چاہتا ہوں۔

شاہ: ہم نوں مالوم اے سب کش اوہ کیا کمنا چاہندے ایں۔ بات ایمہ اے کڑے
بند اوہ گلدان تمہارا ہماری بیٹھک میں رکھیا دیا اے۔ نواب شاہ تے بندا
لیایا ضرور تھا آپ دے لئے پر بہت سالاں کا اے ہماری بیٹھک ماں۔ سب
لوکاں نے دیکھیا دیا اے۔

ناز: بی آب ابوے چل کرمل کیجئے۔

شاہ: ناں کڑے آپاں او ہے اکھاں چار نمیں کر سکدے پھیر کدے سمی۔ ویسے
اک بات اے بنی اوہ گلدان ایس وقت ہماری بیٹھک کا اک حصہ بنیا دیا
اے ۔ ہے آپ وا ای پر بہت سارے آدمی او ہنوں دی نجھے ایں ساڈی
بیٹھک ماں۔ اور ہم نے ہتایا تی ایمی اے کہ ہمارا ای اے۔

موہنی: توکیاوہ چینی کا گلدان باشی صاحب کا ہے؟

شاہ: ہاں جی ہے تو ایناں دا ای لیکن بھابھی صاحب اوبدے او تھوں بلن تے ہمائی ہمائی ہے ہمائی ہے ہماری ہیزیاں ڈگ مین گیاں جی پڑتی پرتے۔

ریاض: تو به گلدان ان کا بے شاہ صاحب۔

شاہ: اوہ جی ہے تو ایناں داای پر اوبدی نیک دے ساتھ اوہ لیپ جما بھی انگیادیا اے۔ چھوٹی ٹیٹی دی میز نوں لی اوبدا ای سارا اے۔ او بنوں نکالیا ماں بہت ساریاں چیزاں گر بین شکیں۔

ناز: تو مو ا آپ مان گئے شاہ صاحب۔ دیکھامیں نال کہتی تھی۔ ایک دن آپ۔

شاہ: بات تاں تیری نھیک اے۔ لیکن او ہنوں او تھوں نکالیا تاں ہماری بے عزتی جہی ہو جانی اے۔ جہی ہو جانی اے۔

ناز: وه ب تو هارای نان شاه جی ـ

شاہ: ہاں ہے تاں آپ دا ای۔ پر میں بہت سارے لو کاں نول اپنا کر کے بتا چکیا ایں۔

ناز: (خوشی سے بھاگتی ہے) ابو۔ ابو۔ سئیے تو ابو۔ شاہ صاحب مان گئے ہیں۔ شاہ صاحب مان گئے ہیں ابو۔ شاہ: اوہ ہے ساتھ اڑیں گلی دی اے دو سریاں چیزاں کی۔ بات ^{تاں م}ن بھو تن جبی بھگی جارہی اے۔.....

(نیڈ آؤٹ)

03012128008



(بدایت الله مزے لے کے کرگار ہاہ)

بدایت:

دل مردہ دل نمیں ہے اسے زندہ کر دوبارا کہ میں ہے امتوں کے مرض کمن کا چارا تیرا بحر پر سکوں ہے یا فسوں ہے نہ ننگ ہے نہ طوفاں نہ فرالی کنارا

برمان: بدایت الله تم تو دا قعی بهت احیحا گاتے ہو۔

بدایت: ملا وانا کیا ہے جی چھوٹے شاہ صاحب ایوں ہی مجمی مبعی طبیعت سلا لیتے

بربان: واقعی بوا مشکل کام ب کا ابا کے ساتھ گزار اکرنا۔

ہدایت: اجی لوگ بھارت جیسے ہے اصول ملک سے گذارا کر رہے ہیں۔ شاہ صاحب کے ساتھ بسر کرنا کو نسامشکل کام ہے۔

بربان: بدایت الله بمارت میں میری عمرے بچے بھی رہتے ہوں گے۔

بدایت: بال جی کیوں سیں۔

بربان: تووه کیا کرتے ہوں گے بے جارے۔

ہدایت: کرناکیا ہے بی سکھ بچے ہندی پڑھ رہے ہیں۔ ہندو بچے ناستک بنائے جارہ

<u>-ب</u>

بربان: ناستك كيا؟

ہدایت: بے دھرم جی۔ بے دین جی۔ مسلمان بچے جن سنگمیوں سے ذکے کرائے جاتے ہدایت: ہیں اور عیسائی بچے مهاشہ بچوں سے پنوائے جاتے ہیں۔

برمان: کیاو ہاں پولیس وغیرہ نمیں جو ان بچوں کو....

ہدایت: ہے جی۔ ای کے آؤر سے توبیہ سب کچھ ہو تاہے۔

بربان: سنکیسی باتی کرتے ہو ہدایت اللہ پولیس کا بیہ مقصد تو شیں ہو تا۔

ہدایت: بھارت دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ بربان شاہ جی۔ اور اس کی یولیس کے فرائض بھی بڑے ہیں۔

بربان: اور ان میں یہ ساری چزیں بھی شامل ہیں۔

بدایت: ہاں جی بزے ملک کی بزی ہی باتمیں ہیں چھوٹے شاہ صاحب۔

برہان: خدا کی کتنی بڑی مربانی ہے کہ اس نے مجھے بھارت میں پیدا نہیں کیا۔

ہدایت: ہاں بی وہ تو ہے پر برُے ہمسائے کے ہاتھوں پڑوسیوں کی زندگی تو عذاب میں رہتی ہے۔ برماان سے نالال کانان سے خائف۔ چین کے ساتھ ان کا روز کا جھڑزا اور ہم پر تو انہوں نے رات کو چوری چوری حملہ ہی کردیا جیٹھے

رقيه: لالا...لالاجي ـ

بدایت: آئے تی تشریف لائے.... آجائے..

رقیہ: کمو بھی ہدایت اللہ اچھے تو ہو۔

بدایت: بی الله کاشکرے - انہیں سلام سیجے جی -

بربان: سلام عليم جي-

رقيه: وعليكم السلام-

ہرایت: یہ شاہ صاحب کے بینیج ہیں جی۔ برہان شاہ صاحب اور آپ باجی رقیہ صاحب ہیں۔

رقیہ: او ہو یہ تو ماشا اللہ بہت برا ہو گیا۔ کمو میاں کیا حال ہے؟

برہان: تی احیاہ۔

رقيه: اور لالا كمال بين؟

ہدایت: وہ خان صاحب کے یمال گئے ہیں انہیں منانے۔

رقیہ: خان صاحب کو منانے؟ کیوں خیر توہے۔

بدایت: وه ناراض مو شخهٔ شخه پچیلی مرتبه به

رقیه: ارے! دو کیوں!

وہ جی بس ایسے ہی.... آپ تشریف تو رکھیں جی ابھی آتے ہوں گے۔ بدایت: کوئنی جماعت میں پڑھتے ہو برہان؟ رقيه: بربان: ساتویں میں جی۔ اوریمال کب آئے ہو؟ رقيه: ابھی آئے ہیں ہی کوئی یانچ منٹ پہلے۔ بدایت: تو مويا لالا سے نہيں ملے ابھی تک۔ رتيه: بربان: بی سیں۔ تمهاري والدو كاكيا حال ہے؟ رتيه: خریت ہے ہیں تی۔ آپ کا شکریہ۔ برمان: بڑی و رہے گاؤں میں ہی ہیں تبھی لا ہور تشریف شیں لا کس ۔ رتيه: بس جی وہ مجھے مصروف بی رہتی ہیں زیادہ تر۔ بربان: رقيه: اور تمہارے ماموں؟ و و بھی گاؤں میں ہی ہوتے ہیں۔ برہان: بس اب سمه گلا کا ہے رہا۔ قدم تاں رکھواندر۔ شاه: نهیں نہیں شاہ صاحب میں دہلیزیار نہیں کرونگا۔ خان: بدایت: شاه صاحب آگئے جی انہیں کی آواز ہے۔ میں کما سمہ تھک دینو خان صاحب۔ حرام ہندا اے ہمارے نمرہب مال۔ شاه: نہیں نہیں شاہ صاحب نہیں۔ خان: او ہو کیا کر دے او۔ سارے محلے ماں ہمارا جلوس نکلواؤ گے؟ چلو تاں سہی۔ شاه: آج تو آگيا ثاه صاحب پحر نميں آؤنگا۔ خان: چلو اج ای سی۔ بسم اللہ۔ پیر تال دحرو سرول پر۔ اوئے ہدایت اللہ۔ شاه: بدایت الله کهال دفع مو گیاایس؟ بدایت: بال تی۔ اید حرآ بھگ کے دروازے پر۔ شاه: بدایت: بال جی-

باتیل چودلیزیر ۔ خان صاحب نے اندر قدم رکھیا اے ۔

شاه:

ہدایت: تیل تو نہیں ہے جی گھریر۔

شاہ: اوے اوہ کی لیا۔ میرے سیکل کو تیل دین والی۔ تیل ای جابی دااے مٹی کا تیل لیا چلیے ماں تے نکال کے۔

ہدایت: اچھاجی۔

برہان: آیا ابا آپ کو شرم آنی چاہئے۔ آپ نے میری ماں پر اتنا بزا الزام لگایا۔ اتنا بزا بہتان تراشا۔ میں گاؤں سے ہو کر آیا ہوں۔ ایک ایک سے پوچھ کر آیا ہوں۔

شاه: اوئ توں کد آیا ایں کاکا؟

خان: شاه صاحب اندر چلو۔ یہ کیانداق ہے!

شاه: اوه ربن دے بن ناں لیا تیل - بربان شاه خریت تے ان این؟

برہان: میں تو خیریت ہے ہوں لیکن آپ کی خیریت اب سارے محلے والوں کو بتانے لگا ہوں۔ آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہے۔ جانا کیا ہے اور آپ ہمارے ساتھ یہ بے ایمانی کب تک کرتے رہیں گے۔

شاہ: ایمہ تغصیلی بات اے برخور دار' اندر چل کے کردے ایں۔ راستہ کا ہے روک کے کھڑ گیا ایں۔ خان صاحب نوں سلام ہاں کر۔

بربان: خان صاحب سلام

خان: وعليم السلام مياں جيتے رہو۔ خوش رہو۔

بربان: آئے اندر تشریف لے آئے۔ وہاں چل کے پوچھتا ہوں آپ کو۔

شاہ: آؤ جی خان صاحب۔ ہم اللہ کر کے قدم اشانا جی۔

رقيه: السلام عليم لالا-

شاه: وعليكم السلام- رقيه صاحب آپ كد آئيال-

ہدایت: ابھی آئی ہیں جی کوئی یانج من ہوئے۔

شاه: کوئی چاه وغیره رکھنی تھی چلیے پر۔

ہدایت: احیماتی۔

شاه: میں کمااج تاں بڑا کو ٹاکناری نگایا اے دویئے نوں۔

رقيه: اچهاې؟ آپ کوپند آيا؟

شاہ: بوی دکھ نکالی اے چرے کی۔ خانصاحب رقیہ صاحب ایں جی ' کچانیا کہ نمیں۔

خان: جی جی سلام علیم۔

رقیه: وعلیم سلام کیئے مزاج شریف؟

شاہ: اللہ کا شکر ہے جی بڑی مشکل تے منا کے لیایا ایں۔ کوئی آیا تاں نئیں تھامیتے بعد؟ ہاکری لے لوؤ جی خان صاحب گدی والی۔

ہرایت: ووجی ڈاکیایہ خط دے گیا تھا آپ کا۔

شّاه: اوئے بسمہ تھولیا میرے لنی؟

رقيه: بائ الا آپ وسمه لكات بي بالول كو ـ

شاہ: ہیں جی۔ ہاں جی۔ نمیں جی۔ اوہ بسمہ تاں گھولیا کردے ایں ہم جعرات کے جمرات کے۔ جمعرات مولوی صاحب نوں تعلیجن لئی۔ آہ اپنے ملاں جی نئیں میت کے۔

رقیہ: میں سمجی آپ خود لگاتے ہیں۔

شاہ: سنیں جی اپ تا ال خداکے فضل تے قدرتی ایں کالے بال۔

خان: كياكما؟

شاہ: آپ کھلے ہو کے بہہ جاؤ خان صاحب۔ ہا پیٹر ممی لیا کے ایناں دے بیراں تلے رکھ بی۔

بدایت: احیما بی۔

شاہ: بابوتل لیا بھک کے بربان شاہ لئی جھیاک دے کے۔

بربان: مجھے سیں چاہیے ہو آل۔

شاہ: اوئے دیکھیں وکیتی پانی نہ لے آئیں کہیں۔ گال بلیڈر کا آپریشن کرنا پڑے بعد ماں۔ لیونیڈ کی پکڑلیا گولی والی۔

ہدایت: (دور سے)امچھاجی۔

بربان: آیا ابا آپ نے کس منہ سے کما تھا کہ میری امال.....

شاہ: گرکیاں با ہاں او کال کے سامنے نہیں کری دیاں۔ شاہاں کا نام مٹی میں ملار کیا ایس سیانا بیانا ہو کے۔ ہاں جی رقبہ صاحب میں اوہ کمہ رہا تھا بی آپ نے ہم نوں کدے ساگ کوشت نئیں کھلایا پھیروییا۔ ایمہ کون اے بی۔

کے برخور دار کا خط ملوم ہو رہااے۔

رقیہ: سس کی چنمی ہے؟

شاہ: کے بچے کی اے۔ ستمی کا طالبعلم اے اوہ لی۔

رقيه: كيالكمتاب؟

صاحبزاده: اجازت ہے جناب والا۔

شاہ: آؤجی اینے ای گھر ماں اجازت کیتے لے رہے او۔

صاحزاوه: سلام عليم ـ

سب: وعليم السلام -

صاجزاده: كية باجي صاحب كيا حال بـ

رقیہ: اللہ کاشکرے۔ آپ تو خیریت سے ہیں۔

شاہ: آپ دیاں خیریتاں ماں ہمارے چھی رہی جارہی ہے۔ ویسے پچھے بچھالوؤ اک

دوج تے جنگی طرال۔

رقيه: سنيس نبيس آپ بتائيس لالا ـ

صاحبزادہ: کس کا خط ہے؟

شاہ: کے برخوردار کا اے تے لحدا اے جناب سید تلقین شاہ صاحب میں خیریت ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے جیب خرچ سے جمع کی ہوئی رقم تمیں روپے دفائی فنڈ میں جمع کرادی ہے۔ شابش بن کاکا نمایت اچھا کم کریا اے تمیں۔ جو ساتے نہ ہو سکیا اوہ تمی کرد خایا۔ اللہ تعالی آپ نوں سلامت رکھے بیٹا۔ اگ لحدا اے۔ شاہ صاحب جس طرح و زیر اعظم بھارت شاستری نے اپنی سالگرو پر فینک کا کیک کا تھا۔ بیٹے میرے شاستری صاحب لخیا کردے ایں۔ تیتے عمر ماں بوے ایں۔ رتبے ماں بوے ایں۔ قد ماں بوے ایں۔ او متال دی عزت لازم ایں۔ رتبے ماں بوے ایں۔ و متال دی عزت لازم ایں۔ رتبے ماں بوے ایں۔ قد ماں بوے ایں۔ او متال دی عزت لازم اے۔ توں یا کتانی بچہ ایں بھارتی بھارتی بھارتی بھارتی بھارتی بھارتی بھی ۔

صاحبزاده: آپ فقره تو تمل کرکیں پہلے۔

شاہ: ہاں جی لحد ااے۔ جس طرح شاستری صاحب نے اپنی سالگرہ پر نمنک کا کیک کا ایک کا تھا میں نے شاستری صاحب کی شکل کا ایک کیک خود بنا کر اپنی سالگرہ پر

کاتا۔ اس پر میرے دو دن صرف ہوئے۔ اوہ تیرا بھلا ہو جائے تیں ایمہ کیا کریا برخور دار۔ جس قدر تیرا خط پڑھ کے خوشی ہوئی تھی ایمہ فقرہ پڑھ کے کلیجا بڑھیا گیا۔ تیں اک فیرت مند' مہذب اور باو قار قوم کا بچہ ایں۔ تیں ایس کیا حرکت کری۔ تینوں ایمہ بات کب زیب دندی تھی۔ توں پڑھیا لئیا بچہ ایں۔ تین ایمہ کیا بچیاں کی می حرکت کری۔

رقیہ: بچہ ہے نال بچارا۔

صاجزادہ: مجراس نے تو نقل کی ہے اور وہ بھی ایک بہت بڑے۔

شاہ: مندب قوم کا بچہ اے جی صاحبزادہ صاحب' انساناں کی نقل کرے ہو زنیاں کی نقل کیا کرنی ؟

رقيه: كوئى بات نمين لالا آپ خواه مخواه....

شاہ: لے ہے کیا جھٹ دے کے کمہ د تا کوئی بات نہیں' کل نوں آپ بی چڑیا گھر ماں جاکے نقل ا تارن لگ یزنا' دویٹہ سرتے لاء کے ۔

رقیہ: بائے خدانہ کرے۔

شاہ: نقل ای کرنی اے تاں خالد بن ولید کی کرے۔ کمال اتا ترک کی کرے۔ قائد اعظم کی کرے۔ ایسہ کیا ماڈل بھیا اے نقل کا۔ ناں بنی برخوردار معلقین شاہ کا تاں دل بذھیا گیا تیما خط پڑھ کے۔ تیں پڑھیا لخیا بچہ ایں۔ جاہلاں جیسا کم کاجے کریا برخوردار۔

صاجزادہ: چلئے اب اے اور شرمندہ نہ کریں۔

شاہ: تیں غیا اے ایمہ خط برہان شاہ۔

برہان: ہاں تی۔

شاو: لا تال كنال نول مته بى تمل اليي حركت سيس كرني كد ___

برہان: سیس جی۔

شاہ: ہا خان صاحب ایں جی۔ حیرانی تے کا ہتے دیکھ رہے ۔ او پشلے ہفتے دے کپڑے برلے ایں اینال نیں۔

خان: بی بی۔

صاحبزاده: اس دن توبهت ناراض مو گئے تھے خان صاحب۔

شاہ: بس ایس بات پر منی ڈالو جی۔ اب کاہتے گڑے مردے نین پر لگ پڑے او۔ میں کہیار قیاں صاحب۔ آپ دی سمبلی تاں اچھی رہی ؟

رقیه: کوننی سیلی لالا۔

شاہ: اوہ اپنی کیا نام تھالالہ رام سرن داس کی لڑکی بارہ تھمباروڈ پر رہندے ایں جونے۔

رقیه: او و کملا.... کملا سرن داس ـ

شاہ: ہاں جی او بی ۔ پچ گنی بچاری نہیں تاں نکلوالیٹا تھا سر کار نے سار اای سوتا۔

رقيه: وونس طرح لالا ـ

شاہ: اوہ بھارت سرکار نے جو نے چلائے ایں سونے کے بونڈ کیا کہندے ایں اوہناں نوں۔

صاحبزاده: سورن بوند' شاه صاحب۔

شاہ: ہاں اوہی۔ اوہ تاں پتہ چل گیا جلد ای لو کاں نوں' نئیں تاں مارے جانا تھا بچارے بھارتی باشندیاں نیں۔

رقیه: وه کس طرح لالا ـ

شاہ: پہلاں تاں ایمہ رکھیا اوہناں دے واسطے بنی سونا دئیو اور پندرہ سالاں بعد اتناای سونا واپس لے لوؤ ۔ لو کاں کہیا ہم نوں فیدہ!

صاحبزادہ: جی ہاں سید می می بات ہے۔

شاہ: تب شاستری صاحب کیاں نے دس گرام سونے پر ڈھائی روپے کا سود
بڑھایا۔ بمبئی اور مجرات کے ساہو کار آگئے چکر ماں اور جمع کروا بیٹے دس
دس پندراں سیرسونا۔ ایتے بعد بھارت کی حکومت نے کہا جنے لوک بلیکئے
ایں ہمارے ملک ماں اور بہنماں نے سونا کٹھا کریا دیا اے لوکراں ماں یا مسل
کھانیاں کیاں کندھاں ماں محمضہ آلے بنا کے

رقیہ: بال بال وہ جیسے بمبئ میں ایکٹرسوں کے گھرچھانے مار کرسونا بر آ مد کیا تھا۔

شاہ: ہاں خدا تیرا بھلا کرے۔ لوجی بھارت کی حکومت نے کہا جنے بی بلیکئے اور چور براریئے ایں اگر اوہ اپنے سونے کے بونڈ خرید لین تاں اوہناں نوں



بلیک معاف۔

صاجزادہ: لیجئے یہ کونی رعایت دی ان کو۔ انہیں تو بلیک پہلے سے معاف ہے۔

شاہ: چچ او ہو آخر کے رعایت کا علان تاں کرنا تھا صاجزاد ہ صاحب۔

ہدایت: احجاتی کھر؟

شاہ: دکیمے آو کیا بولیا اے بچھڑا جہا سامری کا۔ اوئے تیرے پا ہے کوئی مندری چھاپ۔

ہدایت: ہاں تی ہے ایک چھوٹی ی۔

شاہ: اوئے ہے تال کے نول علم نہ ہون دئیں کنو کن۔ بھارت کے جسوس پھردے ایں ملک ملک مال۔ جمال بی کے پامندری ویخدے ایں ہتھ مال' اغوا کر کے لے جاندے این اسرائیل مال۔ بندہ مندری مال تے نکال کے مار دندے ایں۔ اور سونااد ھوادھ کرلیدے ایں۔

ہدایت: احجاجی۔

شّاہ: اوئے تینوں خبرای نمیں ہوئی ہوتیا جما بھارت کی لوک سبھا ماں تاں آخر مجی دی اے۔ میں تینے کما نمیں تھااج تے ڈیڑھ ممینہ پہلے بئی بھارت سرکار نے سونا لے کے بند رال سالاں بعد کاغذ کے نوٹ واپس کر دینے ایں۔

صاجزادہ: مجھے یاد ہے اچھی طرح سے آب نے یم کما تھا۔

شاہ: لوؤ جی پر سوں لوک سبھا ماں ایسے بات پر بحث ہندی رہی بی ایس بات ماں حرج ای کیا اے کہ سونالٹی جاؤ اور اوہ ہے بدلے نوٹ دئی جاؤ چھاپ چھاپ کے۔

صاحبزادہ: شری کرشنم اچاری کچھ نہ ہو لے اس بات پر؟

شاہ: بولے تی۔ ابولتے کا ہتے نہیں۔ کمن گلے اٹھے بھارت سرکار کا و قار باہر گ دنیا میں کمتی ہو گیا اے' آپ اندر کی دنیا ماں بی کمتی کرانا چاہندے ایں؟ تم ماں پندراں سال بعد سونے کے بدلے سونا ای دیاں گے۔ سردار سورن علیے نے اکھ ماری اوہناں نوں۔

صاجزاده: وه كس لخة؟

شاہ: سورن بائڈ سورن عکمہ جی کے ای تاں ایں 'اج کل مخول تے دلی ماں لوک

ایناں نوں سورن عظمے ہو تڈ بی کہندے ایں۔ لوؤ جی اید حرتے سردار جی نے اکھ ماری اود حرتے کرشنم اچاری جی نے ٹوپی ٹھیک کر دے دے اکھ نکا دی۔ جد بریک پر دونوں لیڈر باہر نکلے لوک سبھاتے ہی کرشنم اچاری صاحب نے بچھیا آپ نے کا ہے ماری تھی۔ سورن عظمے بی نے کہا میں ہی ایس ای اشارو کریا تھا بی اب رہن دئیو ایس بات نوں و قار والی نوں کسی اور طرف معالمہ کو۔ پر آپ نے جواب ماں مینوں اکھ مار دتی بحری سبھا ماں۔ اچاری بی بولے میرا مطلب ایسہ تھا بی واپس ہی آپ کا کاغذ کے نوٹ ای کری اور خاری کا دور کر کے ایس کی اور خاری کا دھرج ہی بی بولے میرا مطلب ایسہ تھا بی واپس ہی والے میرا مطلب ایسہ تھا بی واپس ہی اس آپاں کاغذ کے نوٹ ای کرنے ایس کو کا دور کی اور خاری دور کی اور خاری کا دور کی اور خاری کا دور کی دوران کا دھرج ہی اس بھا دیئے۔ اعتاد ہی حاصل کر لئے اور ای کان کا دوران کا دوران کا دوران کی دوران کی دوران کا دوران کا دوران کی دوران کا دوران کی دوران کی

صاحبزاده: بهت خوب واه بھی جمهوریت ۔

شاہ: ایسے بات پر شرمندہ جے ہو کے سردار سوران شکھ بی ہولے کرشنم اچاری بی لیکن اُرے لوک سبھا کی تال ہربات ریکارڈ ہندی اے 'منٹس تیار کرے جاندے ایں۔ ہس کے بولے منٹس نوں آپال کیا سمجھ دے ایں۔ ایمہ تال گرکی لوک سبھا اے 'ہمارے منٹس 47 و 18 کے سامتی کو نسل مال وی رکھے دے ہیں ریکارڈ کر کے 'کرا لین ہم تے پابندی او ہنال کی۔ کشمیرمال رائے شاری کران کے وعدے پر دستخط کرے دے ایں بھارت نے اقوام متحدہ مال 'کرا کے دخائے ہم تے پابندی اقوام متحدہ ایس وعدے کے۔ سردار سوران شکھ نے فاراد تاکرشنم اچاری صاحب نول۔

رقیہ: کیے کیے بددیانت لوگ بھارت کے حکمران بے بیٹے ہیں۔

شاہ: ایمہ دنیا کی سب تے بڑی جمہوریت کا حال اے۔ چھوٹیاں جمہور تاں کی پتہ نمیں کیا بو زیشن ہونی ایں۔

صاحبزادہ: دنیا کے مہذب ملکوں میں مہذب لوگ بہتے ہیں شاہ صاحب۔ وہ ملک چھوٹے ہوئے تو کیا ہوا۔

شاہ: ویے اک خوبی اے جی بھارت کی جمہوریت ماں۔

صاحبزاده: وه کونسی شاه صاحب؟

شاہ: فرکنینراں اور بادشاہاں تے بڑی نفرت کردے ایں جی بھارت کے حکمران۔

صاحبزادہ: آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟

شاہ: ابھی مینہ بی نمیں ہویا صاجزادہ صاحب راثر پی رادھا کرش ہی ہوگو سلاویہ کے ڈکٹیٹرتے ڈگری لے کے آئے ایں نفرت کی۔

صاجزاده: آپ کیا فرمارے میں شاہ صاحب؟

شاہ: اوہتے بعد آپ گئے سدھے شمنشاہ نیل سلای صاحب دے پا۔ دو سری ڈگری اوہنال تے لئی۔ ایتے بعد اور کیا ثبوت دیوے گی دنیا کی سب تے بڑی جمہوریت ڈکٹینر شپ اور شمنشاہت دے خلاف۔

رقیہ: اور جو تھس بیٹھے جن علمی انہوں نے وادی کشمیر میں بھیج رکھے ہیں وہ؟

شاہ: اوہ جی جمہوریت کا سبق پڑھان گئے ایں تشمیری مسلماناں نوں چھریاں کماڑیاں ساتھ لے کے۔

ریاض: جمهوریت کی تعلیم عام کر رہے ہیں بھارتی مهاشے۔

شاہ: بہت ہی۔ ایک مدرسہ ایناں نے کھولیا دیا اے ناگالینڈ ماں۔ اک سکول کھولیا اے سکھال کے پنجاب مال۔ اک نی پاٹھ شالا ہور کھول رہے ایں سکم ماں۔ جو نسے جمہوریت کے سکول اینال نے جو تاگڑھ' حیدر آباد اور گوا ماں کھولے بتھے اوو تال اب تک ڈگری کالج بن چکے ایں۔

ریاض: بڑی خدمت کر رہاہے بھارت جمہوریت کی۔

شاہ: بہت بڑی سیوا جی۔ جمہوریت دی ہر کلاس ماں چھوٹے دہانے کیاں تن تن توپاں لگیاں دیاں ہندیاں ایں۔ جو طالبعلم بی سٹول تے اٹھے کے کوئی سوال پچھنا چاہندا اے چھوٹے ماسٹرجی رسی نوں مبکامار کے دیدمہ چلا دندے ایں۔ نہ سوال رہندا اے نہ سوال کرن والا۔

رقیه: اور بزے ماسرصاحب۔

شاہ: ہیڈ ماسر رادھا کرشن صاحب ایں۔ اوہناں دا کم ڈکنیز مکاں تے جا کے ڈگریاں لیانا اور کامیاب طلبا ماں تقتیم کرنا اے۔ بڈھے وارے اپی جان دکھال مال ڈال رکھی اے سفر کر کرکے اوہناں نے۔

رياض: ووكس لئة؟

شاه: جمهوریت دی سیوا کرن لئی جی ۔ میں کمیا رقیہ صاحب بی اک منٹ میری بات

تاں سنتا۔

رتيه: بی۔

شاه: اید هر آنااک منٹ نوں۔ معاف فرمانا جی تمام اصحاب۔

صاجزاده: كوئى بات نمين ـ

رقيه: كيابات علالا؟

شاہ: بات ایسہ آے بن ایسہ میرا بھیجا بربان شاو گری نظی تے ماریا گیا پنذ مال آنڈے کھا کھا کے۔ وابی تاہی بولیا کردا اے میرے ساتھ۔

رقیہ: کیاد ماغ پیراثر ہواہ؟

شاہ: بس کش ایسا ای اے۔ اینوں ساتھ لے جا دو چار دن لئی گھر۔ انکار کرے تاں زور دے کے لے جائیں۔

رقیه: ضرور ضرور - آپ فکر بھی نہ کریں ۔

شاہ: او بنی چائے تیار نسیں ہوئی ابھی تک ہدایت اللہ! تیں لی کیا آدی ایں یار بھارتی جمہوریت جہا۔

ہرایت: تیارے جی۔

رقیہ: میں تو چلتی ہوں لالا۔ برہان شاہ تم بھی چلو میرے ساتھ۔

بربان: کمال بی؟

رقیہ: ہمارے گھردو چار دن وہاں رہ کے آ جاتا۔

بربان: بی نمیں میں نمیں جا سکتا۔ مجھے بہت ضروری کام ہے آیا اباہے۔

شاہ: چلا جائی کیا محبت تے کہ رئی اے رقیاں۔ ہم تے کہا ہندا ایس طرال ہاں اک منٹ نہ نگاندے۔

بربان: آپ میرے ساتھ جالا کی کرنا جائے میں ایا ابا!

صاحبزادہ: اوں ہوں بزرگوں کے ساتھ اس طرح نہیں بولا کرتے ہیں۔

رقیہ: انھو بھی میں اب زیادہ ٹال مٹول نہ سنوں گی۔ آپ بھی چل رہے ہیں صاجزادہ صاحب۔

صاحبزاده: بي بالكل _ مين تو خود كهنے والا تھا _

خان: تی جی تیار ہوں۔

برہان: میں ہر کز شیں جاؤں گا۔ ہر کز شیں جاؤں گا۔

رقیہ: واہ جاؤ کے کیے نمیں۔ میں ایسے مان سے کمہ ری ہوں اور تم انکاری ہوتے جارہے ہو۔

صاحبزاوه: چلومیاں دو دن دل بمل جائے گا۔

شاہ: کے ہے کہ نئیں مور کھ۔ اوئے تینوں ایس محبت نے کمہ رہے ایں بزرگ اور توں بہاڑیں پڑھیا جا رہا ایس۔ ہدایت اللہ تھیلا کچڑا بی اید ها اٹھ شاہل شائل اے۔ شاہل شائل اے۔

برہان: کین میں تایا اباجی نمیں۔ میں ہر گز نمیں جاؤں گا۔

صاحبزاده: بمئی کمال کرتے ہو۔ ضدی بھی اور حستاخ بھی۔

شاہ: رقیاں صاحب مبح ناشتہ پر آنڈا کماندا دو جاء کے ساتھ ۔ لیابی تھیلا۔

رقيد: اجمالالا فدا عافظ - فدا عافظ - فدا عافظ -

شاہ: اللہ کے حوالے جی۔ ہایاد رکھنا پر سوں تک اینوں واپس لے آنا ساتھ ہاں۔ اگے تے اتوار نوں جمیا کرے گی ہماری منڈلی۔ شام کے بونے ست بج فوجی بھائیاں کے پروگرام کے وقت۔

ہدایت: شاہ جی! آپ کا کیا خیال ہے اس طرح برہان شاہ جی آپ کی جان چھوڑ دیں گے۔

شاہ: جی در پی چیشی رہے نئیمت اے ہدایت اللہ۔

بدایت: کیافا که وجی لیت و لعل کرنے کا۔ حقد ار کو حق دے دیجئے۔

شاہ: اکو ای تال کم کی بات سمعی اے آبال بھارت کیال بھکتال تے بی معالمے
نول لما کر دے چلو۔ جد بھارتی جمہوریت پنجاہ لکھ بندیاں کا حق مار سکدی
اے معالمہ ایکا ایکا کے تب آبال اک بچو محرے داحق مارلیا تال کونسی قیامت
آمی۔

(نيز آؤٺ)



صاحبزاده: شاه صاحب - تلقين شاه صاحب -

بدایت: آجائے جی صاجزادہ صاحب۔

صاحبزادہ: (داخل ہوتے ہوئے) کہ ان میں بھی تمہارے شاہ صاحب ہدایت اللہ۔

بدایت: سلام بی-

صاحبزاده: وعليم السلام!

ہدایت: ووجی نمارے ہیں عسل خاتے میں۔

صاحبزاده: اس ونت!

ہدایت: آج تجامت بنوائی تھی فرمانے لگے ابھی عسل کرونگامیں نے گرم پانی اُگادیا۔

صاجراده: آج کھانا بھی سرشام تیار ہو رہاہے کیا بات ہے۔

ہدایت: کمہ رہے تھے دیر تک دوستوں کی محبت میں وقت بہت ضائع ہو آ ہے۔ میں

مطالعه کیا کروں گا۔

صاحبزادہ: یہ تو ہریت احچا فیصلہ کیا انہوں نے۔

ہرایت: آپ یہ،موڑھالے لیس جی۔

شاہ: اوئے اید هرو آدیا بچیا ہاپانی گرم کریا اے۔

ہرایت: کوں ٹی کیابات ہے؟

شاه: اید هر آتیرا بو تفالو ہاں۔ با تان کیتے کر رہا ایں۔

ہدایت: صاجزادہ صاحب تشریف لائے ہیں جی۔

شاہ: تیرے پاای بیٹھے ایں باور چی خانے ماں۔

ہدایت: ہاں تی۔

شٰاہ: منصیائی کے ڈب پر ڈھکنا د تا ویا اے۔

بدانت: بال بی ـ

شاه: او ہنوں اید حرا ٹھالیا میرے یا عسل خانے ماں۔

بدایت: احمایی۔ صاحبزاده: شاه صاحب سلام عليم ـ (خاموش ہے) شاه: صاحبزادہ: میں نے کہا سلام علیم شاہ صاحب۔ معاف كرناجي عسل خانے مال بات كرنا كروه بندا اے ـ باہر آ كے وعليكم شاه: السلام عرض کراں گا۔ صاحبزاده: (منت موئ) الحجي بات ب حضور والا ـ شاہ: ہا کڑا مینوں جمیت ماں تے ژبہ۔ ہدایت: یہ کیجئے تی۔ شاہ: او و کریں ڈھلی وی اے شامی کہاباں گی۔ بدایت: نبین جی۔ تاں جا کے ڈھک او ہنوں اید ھرکیا کر رہا اس بو تھیا جہا۔ بدایت: احمایی۔ خان: سب شائم برار ، جائے گاجب لاد علے گا بجارا۔ صاحبزاده: آية آية خان صاحب تشريف لاية - السلام عليم -خان: وعليم السلام - شاه صاحب كمان من ؟ ہدایت: وہ جی نمارے ہیں۔ خان: اور ان کے بیٹیج بربان میاں۔ ہدایت: وہ باہر نکلے میں جی تھوڑی دیر کے لئے۔ کمہ رہے تھے ابھی آ جاؤں گا۔ صاحبزادہ: حمی ہے ملنے کیا ہے کیا؟

ہدایت: پتانسیں جی۔ کچھ بتاکر تو محئے نہیں۔ صاحبزادہ: بری پلینی آ رہی ہیں ہدایت اللہ کیا بنایا ہے آج۔ ہدایت: شامی کباب ہیں جی اور ساتھ پلاؤ ہے سینے کی بونی کا۔ خان: 💎 گنڈیری دار بونی گنڈیری دار۔

اوئے کوئی عقل کیاں ہا تاں کر رہا ایں پڑھے لکھے بندیاں تے یا بک بک فرما شاه: ر ہاایں خواہی نخواہی۔

ہدایت: اچھی باتیں کررہاموں جی۔

صاحبزاده: آپ خاطر جمع رکمیں شاہ صاحب بہت الحجمی باتیں کر رہا ہے ہدایت اللہ۔ نمایت ذائے دار۔

بربان: اللام عليم صاجزاده صاحب عان صاحب سلام عليم -

وونول: وعليكم السلام-

صاحبزاده: کمومیاں بربان شاہ کماں تھے اس وقت۔

برہان: وہ جی ہاشی صاحب کے یہاں گیا تھا۔ کا اہا کے پڑوی ہیں۔ بہت ہی بھلے آدمی ہیں۔

بدایت: وہاں نہ جایا کریں جی۔ شاہ صاحب کی دشمنائی ہے۔ ان سے۔

برہان: سمکی سے دو تی بھی ہے تایا اہاکی کہ بھارت کی طرح ہر پڑوی سے لڑائی ہے۔

مدایت: بس ایے بی ہے جی۔ آپ انہیں تائیں مت کہ کال گئے تھے۔

صاحبزادہ: کیوں کیوں اس میں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہرایت: وہ جی...بس ایے بی... آپ کو پتہ ہے نال که....وہ بی۔

شاه: السلام عليم خان صاحب كيا حال ب؟

خان: الله كاشكر - عنايت - اس كى -

صاجزاده: آب نما يك شاه صاحب

شاه: سین جی نمانا کمال تے تھا۔ ایس تھی بیٹے نے پانی ای ایسالگایا تھا کلکا جما۔

بدایت: کافی کرم تھاجی شاہ صاحب۔

شاہ: رہن دے اگے تے تنفیحیاں نہ نکالیا کر۔

صاحبزادہ: تو آپ اتنا عرصہ عسل خانے میں یو نہی جیٹے رہے۔

شاہ: کیا کر داجی ماری کا جیٹھیا رہیا۔ پھیروہی کپڑے بین کے اٹھ کھڑیا۔

صاحبزاده: لیکن نمانے کاارادہ کیوں ترک کر دیا؟

شاہ: ادھی جان تھی میری عسل خانے ماں اور ادھی باور جی خانے ماں۔ نما کماں تے لیندا۔

ہدایت: ووجی مجھے کها ہو تامیں اور گرم پانی دے جاتا۔

شاہ: میرے کن تاں تیریاں باتاں پر لگے تھے نما کہاں تے لیندا۔ اوہ ڈ مکن دے بتیلی پر تکے تکے کیاں باتاں بنا رہاتھا نمنیاں طوطے کی طراں۔

برہان: آیا ابا اب آپ کے دوست تشریف لے آئے ہیں میرے ساتھ معالمہ طے کر لیجئے۔

شاہ: اوئے توں مینوں اسوڑی کی گئک کہاں تے چڑ گیا ایں۔ خیال تھا برابر کا بیٹا ہوئیں گا تاں د کھاں ماں کمی ہو جائے گی۔ تیں تاں میرے عظمی نوں دے چیڈیا اے۔

برہان: وہ جی ہمارا پی ٹی او اور بک کی رقم دے دیجئے میں اماں سے دو دہن کاوعدہ کرکے آیا تھا۔

شاہ: آچل دیاب الماری ماں تے۔ جان عذاب ماں ڈال رکھی اے۔ اک تال لوکال کا کم کرو دو سرے برے بنو ہم چشمال کیاں نظرال مال

(جاتاب)

صاجزادہ: نمیں شاہ صاحب یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں۔

شاہ: اید حراندر ای آ جاؤ جی بیٹھک ماں۔ باہر ٹھنڈ جبی اے۔ توں نہ او کے منہ اٹھاکے بھگیا آئیں اندر گلاں کیا گلاد ڑا' ہالمی کا دھیان رکھیں۔

ہدایت: احجماجی۔

صَاحِبْرَاده: واه واشاه صاحب برًا خوبصورت رنگ پھروایا ہے بینھک میں۔

شاہ: بس جی ایسے ای ہمارے ایک یار نے پھروا دتا۔ بیٹھو جی خان صاحب' ہالے بی آہ پکڑ لے اپنا بی نی او۔

بربان: اور وه دو سراحاب ما ابا؟

شاہ: اوہ جونسی تیری ماں نے پلی بچی تھی برسیم کی اوبدا معاملہ نکال کے تب طے مون گیاتمام ہا تاں فی الحال اینوں تاں سنبعال۔ لگالے کلیجے تے۔

برہان: اجماتی۔

شاہ: اور ساؤ صاجزادہ صاحب کیار تگ ایں حالات زمانہ کے۔

صاجزادہ: آپ کے سامنے ہی میں شاہ صاحب۔

شاہ: کی کی کیاوفت آن لگیا اے اور تاں اور خان صاحب ای کیڑیاں تے باہر مورہے ایں۔ خان: اجی نئیں میں تو خادم ہوں شاہ صاحب۔ شاہ: آہت ہات کرو جی کمیں ہدایت اللہ نوں فکر ہو جاوے اپنی نو کری گی۔ برہان: نئیں بی وہ تو اس وقت باور جی خانے میں ہے۔

بدایت: پیس موں جی آپ کی خدمت میں۔

شاه: اوتيت ال من كما تما بي اوبدراي رين -

ہدایت: میں نے سوچا شاید کسی چیز کی ضرورت پڑ جائے۔

شاہ: ربن دے ایڈ انہیں ایں مفید عام توں جو تیری قدم قدم پر لوڑیڑے گا۔

بيكم تزين: تلقين شاه صاحب.... سيد تلقينِ شاه صاحب ــ

شاه: آوكيدهي آوازاك بن ني نولي جبي -

ترین: تنقین شاہ صاحب۔ اجازت ہے۔

شاہ: د کمچہ اس سی بیٰ کون آیا اے ایس وقت ہمارے ہوہے ہے۔

ہدایت: آیا جی۔ عاضر ہوا۔

ترین: معاف کیج کامیں بلا اجازت اندر چلی آئی۔

شاہ: نمیں بی کوئی بات نمیں سارے ای ایسے طرال آندے ایں غریب خانے پر فرماؤ۔

ترین: یه میری کی ب تسکین -

تسكين: السلام عليم جي-

شاہ: وعلیم السلام ' آپ دی بچی اے جی۔

رین: بی-

شاہ: ایمہ تاں ماشاء اللہ کافی خوبصورت اے۔

ترین: بی کی است ہے اپنے باپ پر گئی ہے۔ میں بیکم ترین ہوں اور کو کئے سے آئی ہوں۔

شاہ: پاسپورٹ پر آئے ہووگے۔

ترین: کوئے ت شاہ صاحب؟

شاہ: ہاں جی میں سمجھ رئیا ایں جد ای تاں کمہ رہا ایں بنی پاسپورٹ پر آئے ہوو گے۔

ریاض: وو کیوں شاہ صاحب؟

شاہ: اوتی آکاش وانی دلی بتایا کر دی اے مبح سورے بن کونہ بلوچتان میں بغاوت کری وی اے لوکاں نے اور اپنی الگ حکومت قائم کر رکمی اے اور حر۔ مشرقی پاکتان بی اؤ ہو چکیا اے اپنے بحرانواں تے۔ سرحد پہلے تے اور حر۔ مشرقی پاکتان تی ۔ کراچی اک ریاست بن چکی اے خود مخار اور ای کثیا دیا اے پاکتان تے ۔ کراچی اک ریاست بن چکی اے خود مخار اور لاہور کے ریڈ یو شیشن اور ریلوے شیشن پر بھارت کا قبضہ اے ۔

صاحبزاده: بهت خوب_

شاہ: اب سارا پاکتان مو جرانوالے اور سجرات پر مشمل ہے۔ ساری ڈاک اینال دو ملعیان مال ای آندی اے دلیت تے۔ آپ تشریف رکھوجی۔

ترین: شکریه۔

شاہ: توں بی ہے جاکڑے راحت۔

ترین: اس کانام تسکین ہے جی شاو صاحب۔

شاہ: چلوخیرا کو ای بات اے بیٹھ جا بیٹا۔

تسكين: بي شكريه -

شاہ: اج تے دو تن سال پہلے جدتوں معصوم ہویا کردا تھا برہان شاہ۔ تیری آواز تسکین تے بہت ملدی تھی۔ اب دیکھے کیا اعنت جبی پہس گئی اے تیرے نرخرے ماں۔

ترین: اچابه ب آپ کا بختیجا بربان شاه!

شاہ: جی ہاں تھا تاں بھتیجا ای پر اب پی نی او مل کے چاچا بن بیضا اے۔

ترين: تي؟

شاہ: کش نمیں بے خیالی کی بات کر گیا جی۔

ترین: ہم یماں آپ کے پڑوس میں آکراترے ہیں شاہ صاحب۔

بدایت: وه جی لال کو تنمی لی ہے انہوں نے کرایے پر۔

نزین: ہاں بالکل وہی۔ اس کے ڈیڈی کی تبدیلی ہو گئی ہے تال یہاں۔ مجھی اسیس مجھی ساتھ لے کر آؤں گی۔

تسكين: مجھے آپ سے ملنے كاس قدر شوق تھا ماموں جان كه بس بتا نہيں عتى۔

شاہ: لوؤ ہی اک ایس رشتے کی کسرباتی روعنی تھی۔ تیری مربانی اے کڑے ور نہ آیاں تاں بے حقیقت جے انسان ایں۔

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: او تیں کیا سرپر جڑھیا ویا ایں۔ جاہ کے بیٹے باور جی خانے ماں۔ ایمہ ہمارے دوست ایں جی صاحبزادہ صاحب۔

تسكين: احجا آپ بين ماجزاده صاحب

صاجزاده: جي۔

شاہ: بہت ترقی کری جی ایناں نے پاکستان میں پر پہلاں ایجنٹی کریا کردے سے کال مارکہ خضاب کی۔

صاحبزادہ: بی ہاں بیٹک۔ مجھے اس بات پر افخر ہے کہ میں نے زندگی کا آغاز نگے پاؤں چل کر کیا ہے۔

شاہ: ہم نے کونسا کر گابی بہن کے جنم لیا تھا صاجزادہ صاحب۔ سب ایسے طرال ای ایں۔ اب ہم نول خوشی اے ہمارے یار پاتن تن موٹراں اور اُنی اُنی نوکرایں۔

ترین: کیاکام کرتے ہیں آپ؟

صاحبزادہ: کام وام تو کچھ خاص نہیں کرتے بس دوستوں کی محبت کا دم بھرتے ہیں بیگم صاحب۔

ترین: کیکن معاف سیجے گا کچھ ذریعہ معاش تو ہو گا۔

شاہ: ذریعہ معاش تاں کوئی خاص نمیں ویسے ست ہزار مینے کی آمدن ہو جاندی اے۔ دووفت کی رونی چل رہی اے۔

صاجزادہ: اللہ تعالی کا شکرے شاہ صاحب جو بھی وقت گزر جائے ننیمت ہے۔

شاہ: ویسے جدتے بلیک ختم ہویا اے پاکستان ماں صاجزادہ صاحب آپ دا کم محنڈ ا پڑگیا اے چار کو سال تے۔

صاحبزادہ: واقعی شاہ صاحب اس بونس واج سکیم نے ہمار اتو پڑا کر دیا۔

شاہ: ہاں جی کیوں نہیں بلیک تے بغیر سے سے جسے لگدے ایں۔ ہاجد تے بھارتی حکومت نے بلیک مارکیٹ محکومت نے بلیک مارکیٹ

کی ملک ماں رونق جہی ہوسمیٰ اے او ہتاں دے۔

ترین: بلیک مارکیٹ کی اجازت حکومت نے دی ہے۔

شاہ: ہاں بی بیکم صاحب جو بی سینھ ساہو کار سونا ہو ند خریدے گا او ہنوں اجازت
ہوئے گی بلیک مارکیٹ کرن کی۔ ستائی نومبرنوں جد بہت بحث ہوئی لوک ہوا
ماں تاں کرشنم اچاری صاحب نے کما بلیک کران ماں حرج ای کیا اے۔ جد
بلیک کا سارا روپیے خزانے ماں آ جانا ایں۔ سونا ہو تد تے تاں بلیک مارکیٹ
تے فیدوای ہویا۔

ترین: اور سب نے مان لی ان کی بات۔

شاہ: من ای لئی ان مندے جی تے ۔ لو کاں نوں دخان دی خاطر۔

صاحبزادہ: ویسے شاہ صاحب مزا ای ملک میں رہنے کا ہے جہاں بلیک کرنے کی سرکاری طور پر اجازت ہو۔

شاہ: ایسی بات بمبئی اور مارواڑ کے سیٹھ کمہ رہے ایں۔ جونسا انسر پکڑیا اے پرسوں راجتمان کی چو کی پرتے تیاں بھارتی سینکاں کے ساتھ اوبی سینماں کا لڑکا اے۔ انسوس جہا کر رہا تھا۔ بنی یدھ تے بچے رہے فائر بندی کے بعد اولنگن کردے دے مارے مجے۔

صاجزاده: كيامطلب؟

شاہ: کمن لگا جی بن آباں لڑائی کے نیڑے نمیں گئے ساری نوکری ماں۔ نیفا پر مورچہ لگیا تب بچے رہے۔ امور پر حملہ کریا تاں ہپتال ماں رہے۔ سیالکوٹ پر چڑھائی کری تاں بی چھاونی ماں ای رہے۔

صاجزاده: ووكس طرح؟

شاہ: کہندا اے بنی اک سو کا نوٹ لگدا اے بھارت ماں چھوٹا کم کران پر اور پنج سے لگدے ایں بڑے کام پر۔

ترین: لین رشوت آپ کامطلب ہے۔

شاہ: ہاں جی بتا رہا تھا اسہ فوجی افسر صحافیاں نوں بنی جد بی کوئی مورجہ لگایا آکر من چاری کا بھارت نے اور مینوں آڈر لمیا محاذ پر جان کا میں ڈاکٹر کے سامنے پیش ہو گیا۔ اور جیب مال تے سو کا نوٹ نکال کے اوہ رہے مورجے رکھ کے کیا ڈاکٹر صاحب میں فٹ ایں جی محاذ پر جان کے 'جرنیل صاحب مینوں ان فٹ سمجھ دے ایں۔ ہاسو سوکی بازی گلی رہی آپ تے میں کمنا ایں بنی میں فٹ ایں بالکل ڈاکٹر صاحب نے نوٹی لگا کے دیکھیا اور کما نمیں ممراج جی آپ تاں ان فٹ ایں۔ ڈھلا جما منہ بنا کے بولیا لوؤ جی ایمبہ شرط میں پھیرہار گیا اک باری ڈاکٹر صاحب نے نوٹ جیب ماں ڈالیا اور کما لنگز میں بھیرہار گیا اک باری ڈاکٹر صاحب نے نوٹ جیب ماں ڈالیا اور کما لنگز میں جی تاہ دے میت بناؤ۔

صاحبزادہ: یہ بھی اچھا طریقہ ڈھونڈ اانہوں نے بچنے کا۔

شاہ: سامو کار کا ذہن اے جی کوئی خان صاحب کی کھویڑی ہاں نہیں۔

خان: بی بی۔

شاه: ہتارہاتھا بن میں آج تک گیار ال شرطاں ہار چکیا ایں ڈاکٹرال تے۔

صاحبزادہ: لیکن اب کیے کرے گئے محاذیر۔

شاہ: بڑے لالہ جی نے کما کا کا اب تاں فائر بندی اے اور راجستھان کا سکیڑے بی اپنے صوبے ماں اب چلا جا کمیں رام کرائے اک ادھ چکر اپنے گھر ماں بی آ جائے مماجناں کے۔

صاجزادہ: اور آتے ہی گر فار ہو گئے۔

شاہ: تیاں بھارتی لینکاں کے ساتھ کلے نئیں۔ کمہ رہے تھے مینوں جلد بھجوان کا پر بندھ کرناجی چھوٹی بیٹی کیاں تنجیاں میرے ساتھ ای آگیاں ایں۔

ترین: جب توپ تکوار کا سامنا کرنا پڑتا ہے شاہ صاحب تو بھارتی سور ماؤں کی سے عالت ہوتی ہے لیکن جب ستے تشمیریوں پر ظلم تو ژنے ہوتے ہیں تو بہت شیر ہو جاتے ہیں۔ یہ سور ما۔

شاه: کوئی بات نہیں جی اوبدا بند وبست بی ہو جائے گا۔

صاجزادہ: کیا آپ نے وصلے منہ ہے کہ دیا اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔

برہان: آیا جان کچھ خبر بھی ہے کہ سینکروں نتے اور بے گناہ کشمیری جن عظمی غنڈوں سے قل کروائے جارہے ہیں۔

شاہ: لے ہے مینوں کیا خرنہیں ایس معافے کی اور کون مسلمان اے ایس وحرتی کا جو اید حیال تغصیلاں نہیں جان دا۔ تیرا کیا خیال اے ہمارے لٹال نہیں

ایناں جن عظمی عمس بیٹھیاں کیاں۔ ایناں دے سرغنے پریم ناتھ ڈوگرا اور شیو نرائن اور تیرا کیا نام تھا۔ ایسہ تاں زبانی یاد اس مینوں۔ اوہ میری کاپی پکڑا نیلی۔

ترين: توكيامطلب آب انسيس...

شاہ: مطلب کیا ہوتا تھا۔ بیکم صاحب جن عظمی جاہے جبل پورتے آوے ' چاہے جودھ پورتے ' واجتمان کا ہووے ' چاہے اڑیہ کا۔ اک اک کا محودہ پورتے ' چاہے داجتمان کا ہووے ' چاہے اڑیہ کا۔ اک اک کا محود نکانہ لخیادیا اے۔ مجاہراں پا۔ وقت کا انظار اے۔ ایناں تے بدلہ لینا ہر مسلمان کا فرض بنیا دیا اے منصی۔

صاجزاده: آب كامطلب بكه ان عدله لياجاء؟

شاہ: ایال دے کمر پہنچ کے۔

ترین: بھارت میں جا کر؟

شاہ: ہاں جی کیوں نہیں۔ دس سال بعد سی 'پندراو سال بعد بدلہ ضرور لینا اے
ایناں تے مسلمان نے۔ اگر جن عظمی فوت ہو گیا ایس دوران ماں کا
اوہ کی اولاد تے بدلہ لیا جائے گا۔ اوہ آپ نوں یاد نہیں آئ مان کا قصہ جو
لکیا پھردا تھا۔ ارجنٹا مال کس طرال لے کئے تھے اوہنوں بگانے پت اٹھائے
کے بس شاپ تے اک ہوائی جماز ماں۔

ریاض: یه توبت احمی سیم بنائی آپ لے۔

شاہ: میری کماں کی سکیم ایسہ ہاں مجاہراں کی ڈیری ماں فی دی اے بات آئے مان جیسے کلفیاں والے نہ رہے شیو ترین کی کیا شیت اے ہے او ہدے ملک ماں اوہ ہے گھر جاکے او ہنوں ساتھ سارے پریوار کے نہ بھنیا ہاں لعنت اے ہمارے پر۔ ہادیکھو ہاں سبی میری کائی۔ کھولو ذراا یوں۔

صاحبزاده: ارے اس میں تو بہت سارے نام لکھے ہیں۔

شاہ: بعد میں نوٹ کرے ایں صدائے کشمیر ریڈیو تے۔ آپ سمجھ دے ایں میرے کشمیری ہمائیاں کاخون ناحق جائے گاصا جزادہ صاحب۔ اگر گھر بیٹھیاں جن مشکمنال ریڈیاں نہ کر دئیاں او ہنال دے بیڑیاں ماں جاکے ہماں آپ میرے منہ پر تھک دیتال۔

صاحبزادہ: بس اک ذراونت کا نظار ہے۔

شاہ: مسلمان ہوی ڈھل دیا کردا اے بیکم صاحب اور جو معالمہ حدتے گذر جاندا اے تاں بھرے ہزار کی بس دی دکان تے موذی نوں تھیج کے غازی علم دین کانعرہ ماریا کردا اے۔

خان: بانک بانک۔

تسکین: ماموں ہماری بھی ٹرینگ ختم ہو گئی ہے سکول میں را نقل کی۔ اب ہم شین سکین چلانا سکھ رہی ہیں۔

شاہ: جد دشمن ظالم بھی ہووے اور مکار بی' بد بی ہووے اور بد کردار بی' تاں ایسی ٹریڈنگ بہت جلد کمل کرلین جاہی دی اے۔

تسکین: بس جی ایک ہفتہ اور لگے گا۔ پھراستاد ہمیں دوانچ مارٹر سکھائیں گے۔

شاه: اوئے بن کوئی چاه وغیره نگانی تھی ہدایت اللہ۔

ترین: بس جی شکریه - اب هم اجازت چاہیں گی پھر بھی سسی -

شاہ: سنیں بی۔ او و منھیائی لیا بھگ کے برہان شاہ ہدایت اللہ تے۔

بربان: اجماتى!

ترین: آپ خواه مخواه میں تکلف کررہے ہیں شاہ صاحب۔

صاجزاده: آپ بہلی مرتبہ یمال تشریف لائی ہیں۔ اس میں تکلف کی کیا بات ہے۔

برہان: یہ سجے جی۔

ترین: افوه - آب تو یج مج المحالائ بیا بس به ایک کافی ب -

شاہ: توں بی اٹھائے کڑے۔ چم چم لے لے ثبوتی۔

تسكين: شكريه مامون جان ـ

ترین: امچهاشاه صاحب اب اجازت.

شاه: جيسے آپ مناسب خيال فرماؤ جي۔

صاجزادہ: میرے خیال میں اب ہم بھی چلیں خان صاحب۔

خان: جی جی ضرور۔

صاحبزاده: احجاشاه صاحب لو بھئي بربان مياں۔

ترین: خدا حافظ شاه صاحب ـ

صاحزاده: السلام عليم_

سب: خدا حافظ - خدا حافظ -

.شاه: بربان شاه ـ

برہان: ہاں تی۔

شاہ: توں روٹی کھالے کا کا باور چی خانے ماں جا کے۔

بربان: آب نسي كمائي م اياابا

شاہ: سنیں یار مینوں کش ایسی جھکھ نہیں رہی۔ مضیائی تے کلادق جہا ہو گیا جا شاباش۔

برہان: اجماتی۔

شاه: اور بدایت الله نول اید ربیمیج دئیں میری طرف به

برہان: (دورے) احیما جی ۔

شاہ: اوہ میرابستہ کماں رکھ گیااے۔ سو مرتبہ کمااے میز پر رکھیا کر میریاں نظراں کے سامنے۔ سارے جمال نوں ہوش آئی اے۔ بوتے کا بو ۱۲ی رہا۔

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: اوئے اوہ بستہ کہاں اے میرا ضروری کاغذاں کا۔

ہدایت: وہ تور کھاہے جی سامنے میزیر۔

شاہ: رکھیا اے تال پکڑا مینوں میرے منہ کی طرف کیا دیکھی جا رہا ہیں۔

ہدایت: یہ کیجے جی۔

شاه: بال- باليا بكرا- اوه كمانا د ال د ١٢ اك بربان شاه نول-

ہدایت: ہاں تی۔

شاه: روٹیاں چوپر دینیاں تھیں او ہنوں۔

بدایت: بی بی جی ؟

شاہ: ویکھیا نہیں کیا ہڑیاں کی مٹھ بی جا رہا اے باندر جہا۔ تن ہزار اک۔ دو سو پکی بھار دانے کے۔ ست سے کا نرما ہویا پہلی بار چار ہزار سمپشین کے۔ اٹھ

ساڈھے اٹھے ہزار کی رقتم بن دی اے۔

ہدایت: کس کی جی؟

شاہ: ہماہمی صاحب اور برہان شاہ کی۔ سورو پنے مینے کر کے بی ا تارے تاں کمال جایزیا کم۔

ہدایت: ہیں تی۔

شاه: بامكان نه فرونت كردية ابنا؟

بدایت: یه بی ؟ کول بی ؟

شاه: رقم جوا ٦ رني اے يتيم تجينيج کي کھائي وي۔

ہدایت: یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں شاہ صاحب۔

شاہ: سیج کمہ رہا ایں ہدایت اللہ۔ کیا رکھیا ویا اے یار ایس کی دنیا ماں۔ دل پر ٹھوکر جی لگ گئی بیکم صاحب تے ہا تاں کر کے۔ میں ہا مکان بیج کے رقم آثار دنی اے پہلے ایس بیٹیم کی۔

ہدایت: آستہ آستہ کر کے دیدیں جی اس طرح تو آپ پر بہت بوجھ پر جائے گا۔

شاہ: بدایت اللہ۔

ہدایت: ہاں تی۔

شاه: بدایت الله ـ

ہدایت: تی۔

شّاہ: او یار نیکی کا کم کرن گلے تاں لوک جاناں دے دیا کردے ایں۔اک اپنے پر بھورا جمابو جھ پڑگیا دیں باراں سال لئی تاں کونسی قیامت آگئی بیٹے!

(فير آؤث)



خال: ووبات يه ب شاه صاحب كه بني كادهن بي من ني باي بحرلي بي -

شاہ: بت اچھا کریا جی آپ نے خدا تعیب کرے۔

خان: مں نے ان لوگوں کو بتا دیا ہے کہ لڑی بی۔ اے ہے۔

شاہ: بی آپاس کریا دیا اے اپی کلٹوم نے؟

خان: بی- اے کمال شاہ صاحب دسویں میں سے اٹھائی تھی ہم نے۔

شاہ: اور آپ نے بتادیا اپنے سم حمیاں نوں بن کاک گر بجویٹ اے۔

خان: بی ہاں۔

شاہ: ایمہ ال بت براکریا آپ نے خان صاحب ۔ لاکی کے ساتھ وشمنائی کری۔

خان: اجي كوكي سرفيفكيث ديمين تعوزي جاتا ب شاه صاحب

شاہ: لوؤ ہے کیابات کری آپ نے۔خان صاحب ایس دنیا ماں آپ دوای میرے

جگری دوست ایں اور دونوں ای اکو غلطی کا شکار ہوئے دے ایں۔

خان: کون دوست شاه صاحب ـ

شاه: آپ اور شاستری صاحب ـ

خان: اور غلطی کیبی؟

شاہ: جھوٹ بولن کی۔

ہدایت: وہ جی ابرائیم صاحب آئے ہیں۔

شاہ: کمدے ایس وقت نمیں مل سکدے شاہ صاحب۔

ېدايت: سي جي جي

شُاہ: اوے ڈر کا ہے رہایں۔ ابراہیم اے کوئی جمیاڑ تاں نمیں۔ ریڈ را کڈنگ ہڑ کیاماں۔

بدایت: وہ جی ... ان سے کدوں جی کہ شاہ صاحب سیں ہیں گھریر۔

شاه: لووَ مين دوبان نول رو رباتها ايمه تيسرا اور پيدا مو كيا اے ۔ اوئ كات

ئى بدايت الله ـ

بدایت: وه جی انتین ٹالنای ہے تاں۔

شُاہ: ہاں انتے بعد اوہ فوت ہو جان کے کویا پھیر کدی متھے ای سیس لگنا جیسے اوہناں نے۔

بدایت: بین بی

شاہ: اوے مور کھاالی بات شاستری صاحب نے کری جنگ کے زمانے مال کہ بنی اپنے عوام نول ٹالنا ای اے ٹالدے رہو جھوٹیاں سچیال با تال کر کر کے۔ اب بھکت لوؤ اوہدا بتیجہ تنول جنے۔

خان: ب<u>س</u> جی۔

شاہ: جاجا کے سمدے ایس وقت شاہ صاحب معروف ایں پھر کے دن آنا۔

ہدایت: احجاجی۔

شاه: خان صافب

خان: تی۔

شاہ: کل صبح سورے ای جاؤ جمال کا کی بات چلائی اے اور صاف صاف کمہ دیو بنی لی کال میٹرک مال تے اٹھائی دی اے۔

خان: اب میں کس منہ سے جاؤں شاہ صاحب۔

شاہ: کمو تال میں آپ دے ساتھ چلال۔

خان: کین شاہ صاحب.... وہ بات ہے۔

شاہ: لڑکی دی زندگی نہ برباد کرنا خان صاحب۔ آپ داکیا اے چھے نہیں تاں ست مینے نکال لوؤ کے زیادہ تو زیادہ۔ اوہنوں غریب نوں کا ہتے عمر قید لگا چلے او۔

خان: تو پھر آپ چلیں کے میرے ساتھ؟

شاه: ضرور جلال مح جي - شرع مال کيا شرم

بدایت: وه جی ابراہیم صاحب کمہ گئے ہیں کہ میں پر سوں آ جاؤں گاای وقت۔

شاه: محمل اے ہم نول منظور اے۔ اب تیرے دل پر کوئی بھار تال نمیس رہا

اں۔

ہدایت: نہیں جی۔

شاہ: کل تک خان صاحب دے دل پر بی کوئی بھار سیس رہنا۔ کیوں خان صاحب؟

خان: بی بی۔

شاہ: اب جو نسے جھوٹ نوں چھپان دی خاطر بھارت کی ساری سرگاری مشینری گل دی اے اگر کمیں وسیلے سرنچی بات کمی ہندی تاں ایس وقت خوراک دے مسلے کی طرف متوجہ ہندی۔ لوکال کا پیٹ ہدایت اللہ رونیاں تے بھریا کردااے جھوٹ کے کڑاہ تے نمیں۔

مدایت: تو نمیک ہے جی شاہ صاحب۔

شاہ: جد بھارت تے جیے ستبرنوں ہم پر حملہ کریا رات دے وقت تب سرحدی علاقیاں کے پنڈ سو رہے تھے بچارے۔ توپاں کی گولہ باری تے محل ماڑیاں کنیاں اور برجیاں بنیرے ڈ مین لگ بڑے۔ لوک نیند ماں ابرہاہے جے اشحے اور جنوں سرچھپان نوں جماں کی جگہ کمی اوبدرانھ بھگیا۔

مدایت: بان جی نتے اوگ کسان زمیندار کس طرح مقابله کرتے اس گوله باری کا۔

شاہ: ہم نے ریڈوے ماں خبر سی بنی بھارت نے لہور پر حملہ کر دیا اے اور مرحدی پنڈاں پر شدید گولہ باری کری اے۔ پنڈاں کے لوک اندر لہور کی طرف اٹھ آئے ایس۔

خان: ہت تیرے کی بردلو۔

شاہ: جد پزیا پاکتانی فوج تے پنجہ اور بانسہ مچکو ڑی گنی بھارتی سینا کی تب شاستری بی نے کما ایسہ مچکو ڑیاں نمیں ایسہ تاں بھارت تانیم کا انگ اے۔ پورا تاج اگے چل کے ملاحظہ کروگے۔

مدایت: اور جب ہوا جوابی حملہ تھیم کرن اور فاصلکا پر تب....

شاہ: تب بھارت سرکار نے کہا اپنے عوام نوں بنی ایبا کوئی جوابی ہملہ نہیں ہویا ایمہ سب دشمن کا پراپیگنڈا اے تسیں نہیخت رہو۔ اوہ نہیخت ہو گئے بچارے اور تھیم کرن اور فاضلکا سکیڑکے یدھ پیڑت بھارت کے اندرونی علاقیاں ماں پہنچ کے مارے مارے کیمرن لگ پڑے۔

بدایت: یده پیرت کیاجی؟



شاہ:

ایمہ لفظ میں بھارت کیاں اخبار ان ماں پڑھیا کردا ایں ملاپ پر آپ پر بھات و غیرہ ماں بن تھیم کرن کے یدھ پیڑتوں کا چندی گڑھ میں جلوس۔ فاضلکا کے یدھ پیڑتوں کا چندی گڑھ میں جلوس۔ فاضلکا کے یدھ پیڑتوں کی ہاہا کار جمیں سرچھپانے کو جگہ چاہیئے رجس دوں میں ہمارے نام چ درج کرنے سے بچھ نمیں ہو گا۔ اک طرف آن پھر رہے تھے یدھ پیڑت امر سر' جلند ھراور چنڈی گڑھ کیاں گلیاں بزار ان ماں دو سمری طرف شاستری صاحب کمی جارہے تھے۔ ہم نے پاکستان کے دند کھنے کردتے ایں۔ شاستری صاحب کمی جارہے تھے۔ ہم نے پاکستان کے دند کھنے کردتے ایں۔ ہم ایت ان کا خیال ہو گا کہ اس طرح کہنے سے لوگوں کی تسلی ہوتی رہے گی۔

شاہ: لوکاں کی تسلی ہوئی بی بہت ہدایت اللہ۔ جد اوہتاں دیاں اخبار ال ماں اور
آکاش وانی ماں ابہہ خبر چھپی بئ ہم نے لاہور قسور پر قبضہ کر لیا ہے۔ اے
تب لوکاں د میحا بنھیا گیا یدھ پیڑتاں کابی۔ اور بھارتی سینا کے اک دستے نے
دریائے راوی پار کریا تب بھارت کیاں لوکاں نے خوشی تے اک الٹ بازی

ہدایت: بھارتی سینا کے دستے نے راوی کابل عبور کیا جی۔

شاہ: ہاں کریا تھا اک دیتے نے اوئے۔

ہدایت: یہ آپ کیا کہ رہے ہیں جی۔

شاہ: اوہ کال میں آپ و کیمیا تھا اپنیاں اکھال تے پیپل کے اولم کھڑیا تھا میں چُنگی۔

ہدایت: آپ بھی اب جھوٹ بولنے لگے ہیں شاہ صاحب۔

شاہ: میتے سونسہ لے لے بوی تے بوی۔ میں جو ٹھ کے تیتے نینڈیاں بینیاں ایس بدایت اللہ۔

ہدایت: کب کیا تھا بھارتی دیتے نے راوی کابل عبور شاہ صاحب؟

شاہ: اٹھ حتمبرنوں۔

ہدایت: آپ کو دھو کا ہوا ہو گاجی۔

شاہ: میں اپنیاں اکھاں تے ویکھیا اے۔ میریاں اکھا تاں جھوٹ نہیں بول سکدیاں ہدایت اللہ۔ بھارتی فوج کا دستہ ٹرکاں میں جیٹھا تھا۔ اکھاں پر پٹیاں بدھیاں دیاں تھیں۔ اور دریائے راوی دے پل پرتے گذر رہاتھا۔ Market By Walks Judge State St 03012128068

(قىتىدىكا تاپ) خان:

صاحبزاده: اجازت ہے قبلہ شاہ صاحب!

ہدایت: آئے بی تشریف لائے۔

شاه: کون اے۔

بدایت: صاجزاده صاحب میں جی۔

شاه: احِما احِما آؤ جی صاحبزاد و صاحب 'غریب خانے ماں آن کر پچھنا کیا۔

> السلام عليم بعائي صاحب! بيتم:

شاو: وعليكم السلام أو بى بحالي صاحب. اوئ تين ال ميت كما تعا صاجزاده

صاحب آئے ہی۔

بدایت: مجھے توانی کی آواز سٰائی دی تھی تی۔

وہ بھی آئے ہیں بھائی صاحب۔ بلکہ میں انہی کے ساتھ آئی ہوں۔

بيلم شاه: ماں غیب کماں ہو گئے اک دم۔

وہ شاید نوکری لینے گئے ہیں موٹر سے پھلوں کی۔

ایمہ آپ نے کیا تکلف کریا ٹوکری اوہ بی پھلاں کی۔

بيم شاه: بيم وو میری بمن کے بچے آئے ہیں نال نانی کے پاس گلبرگ میں۔ ان کے لئے لے جاری تھی۔

اوه روکیس بنی صاحبزاده صاحب نوں اوبد ر موٹر ماں ای رکھن نوکری۔ کہیں شاه:

بعد میں ایتھے ای بھل جان۔

نهیں بھائی صاحب بھولنا کیا۔ رہنے دو ہدایت اللہ۔

صاحبزاده: افوه بت بهاري بي بيم صاحب بياتو-

اوبدر رکھ وئيو تي يرے کھونج مال۔ شاه:

صاجزادہ: الحجی بات (لمباکر کے کہتاہے)

کیلیاں کا حجما یا ہر جمانک رہا اے اینوں دبا دیتو نیجے نوں۔ خان صاحب کے شاه:

منه ماں اگے ای دند نئیں کوئی۔

خانصاحب ليجة گا۔

جي نبيں شكريہ شكريہ -خان: شاہ: اید ہے پر کپڑا ڈال دے ہدایت اللہ! کمیں شاستری جی دی طرال ہمارا بی دل بے ایمان ہو جائے بچل فروٹ ہیں۔

بیکم: بھائی صاحب! اب تو آپ کے شاسری جی کچھ عقل کی باتیں بھی کرنے لگے ہیں۔

شاہ: ایناں پر دورے جے پڑیا کردے ایں عقل کے۔ ویسے دل کے برے نہیں۔
دل بہت سونے جما اے آپ دا۔ اگر کمیں خدانخواستہ نہرو صاحب جے
ہندے تب اک تاں سدھے کورے چٹے جھوٹ کا دریا نہ بہندا بھارت
ماں۔

صاحبزادہ: لینی اس کورے جھوٹ سے ہمیں فائدہ پنتیاہے در پر دہ۔

شاہ: کری نہ ناشکریاں جیسی بات صاجزادہ صاحب۔ آپ نوں ایسہ رویہ زیب نمیں دیندا صاحب میرے اک تاں اوہ اپنی جان حلال کرن آپ دی خاطر۔ دو سرے آپ اوہناں داشکریہ ادا کرن تے لی تھو تھے جے ہوئے کھڑ جاؤ۔

بيكم: ليكن كس طرح بعائي صاحب؟

شاہ: پہلاں تاں او ہناں نے جھوٹ مار کے اپنے گھرکے آدمیاں نوں بد نظن کریا۔
دو سرے او ہناں نے آکاش وانی پر پر اپلینڈے کی مہم چلا کے آپ نوں اک
کم کریا۔ آپ داکیا خیال اے افغانستان تے آپ دا تجارتی اور صنعتی
معاہدہ آپ دیاں کو ششاں تے ہویا اے۔

صاحبزاده: تو او رکیا؟

شاہ: اگر آکاش دانی روز نہ کھے بی دو تین بھرا رہے دے ایں اک دوجے تے

تب کمال ہونی تھی پیدا غیرت اک دوجے ماں۔ ٹھنڈے مٹھے جھے رہنا تھا

دوہاں نے۔ اب کیا بڑھے ایں اک دوجے دی طرف باہاں کھول کے۔

پاکتان لگا رہا اے فیکٹریاں افغانستان ماں اور افغانستان دے رہا ہے خام

مواد پاکتان نوں۔ آگیا اک بھرا اور اک طرال تے RCD کی برادری
ماں۔

صاحبزاده: اس طرف تو ہماری توجہ ہی شیں گئی تھی۔

شاہ: آپ دے دل ماں تال بھریا ویا اے زہر شاستری جی دے خلاف 'آپ دی



توجہ کماں جانی تھی اید ھر۔ ہاؤینس فنڈ ماں جو چندہ دیا اے آزادہ قبائل نے آکاش وانی دے پراپیگنڈے دی وجہ تے ای او ہدے ماں اضافہ ہویا اے۔ ووکسے بھائی صاحب؟

بیگم: دو کیسے بھائی صاد شاہ: جوہیشہ مفتی ہاتر ما

چوہشہ مفتی باقر ماں شاہاں کے مبر کے دو بہن بھرااک دوجے تے بشرجیے گئے ملامالیکی تاں رہی پر کھل کے باتاں نہ ہویا کرن آپس ماں۔ لالہ رخی رام سے شاھو کار اوہناں نوں موقع ہتھ آگیا۔ بہلاں تاں بزار ماں کھڑکے دوکانداراں پا دوہاں کی پھوکی ملامالیکی پر ہمس دے رہے۔ بھیراک دن چھوٹے شاہ تے کمن گئے آپ دے وؤے بھائی تاں بے ایمان ایس نرے۔ خیال تھالالہ جی دائی اوہناں دی ایس بات پر چھوٹا بھائی خوش ہوئے گا۔اوہ خیال تھالالہ جی دائی اوہناں دی ایس بات پر چھوٹا بھائی خوش ہوئے گا۔اوہ برائی ذاگ نکال لیایا بیٹھک ماں تے بئ تمیں ایمہ بات کری کا ہے۔ اک بربری جہی بچھ ٹی بزار ماں۔ او ہر خبر بیٹجی بزے بھائی نوں او ہے اشمائی کماڑی اور نگے بیرای بھگ آیا بزار ماں۔ لالہ جی کی تاں دیمہ کنب گئی۔

ہدایت: ہاں جی وہ تو کا نبخی بی تھی جی ۔ شاہ: کدے چھوٹے کیاں پیراں برگ

کدے چھونے کیاں پیراں پر گرن مکدے بڑے کیاں پر۔ لو کاں نے بچ بچاؤ کرا دیا تب او ہناں دی جان بخشی ہوئی اور دونوں بھائی باہاں ماں باہاں ڈال کے شاہاں کی حولی کی طرف چل پڑے۔

صاحبزادہ: یہ نمیک ہے شاہ صاحب' میں نے بھی اس نعمت پر غور کیا ہے جو ہمیں چھ ستمبر کے بھارتی خیلے کے بعد نصیب ہو کی ہے لیکن بھارت نے اراد تأتو ہم کو ایک مٹھی کرنے کی کوشش نمیں گی۔

شاہ: اور کیا ہے خیالی ماں ای کریا اے او متاں نیں۔

بیگم: وہ تو دشمنائی کے طور پر کرتے ہیں یہ سب پچھے۔ یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اس کااچھاا ٹر پڑتا ہے ہماری قوم پر۔ شاہ: یا دیدتے او مناں نے کہنا شروع کریا اے بی مشرقی پاکستان ماں اک الگ

ہا جدتے او ہناں نے کہنا شروع کریا اے بنی مشرقی پاکستان ماں اک الگ حکومت قائم ہو گئی اے اور پاکستان کا او ہدے تے کوئی تعلق نہیں رہا۔ جو نسا بی ہوائی جہاز کراچی یاں لہورتے ڈھاکے لئی جاندا اے' او ہنوں نویں حکومت او تھے اترن کی اجازت نہیں دندی۔ اید ھراو دھرکے چکر کٹ کے واپس آ جاندا اے۔ اوس دن تے مشرقی پاکستان ایسے جذبے ماں بھریا اے بنی اوہدی مثال اسلام دی تاریخ ماں کمیں نمیں ملدی۔ صاحبزادہ: لیکن آپ نے بھی آ کاش وانی کی اس پر اپیگنڈا مہم پر غور نمیں فرمایا۔ بیگم: کیابھلا۔

صاحبزاده: ایک سانس میں دو باتیں کنے والی مهم پر۔

بالکل بالکل میں میں کہنے والی تھی۔ پہلے کہتے ہیں مشرقی پاکستان میں ایک علیحہ واور خود مختار حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اور اس کے سربراہ ایک وکیل ہیں جن کانام ابھی تک ہمارے پاس نمیں پہنچ سکا۔ اگلی خبر میں ساتھ ہی کہتے ہیں کہ پاکستانی فوج نے تری پورہ بار ڈر پر ہماری فوج پر شدید گولہ باری کر کے چار سینک گھایل کردیئے۔ پاکستان نے ہماری تجارت کا Blockaid

کررکھاہے۔ اور پاکتان آسام سرحد پر نئے مور ہے کھود رہاہے۔
شاہ:
اک سانس ماں دو با تاں کرن کا تماشا رات نوں شیا کرو تی۔ اک پروگرام
ماں آکاش وانی دلی پاکتان کی جنگی قیدیاں کے پیغامات نشر کردی اے۔ ٹیپ
ریکارڈ ر بولدا اے میرا نام محمد عبد اللہ چک ستاراں نمبرا نے ہزار اینے سو
اینے ایں۔ میں یماں پر راضی خوش ایں۔ ضبح کا ناشتہ بہت اعلیٰ ملدا اے۔
پراٹھے آئڈے دلیا اور مار مالیٹ۔ دوپہر نوں پلاؤ زردہ اور قورمہ ملدا
اے۔ شام کی چاہ پر فرنج ٹوسٹ اور بسکٹ اور رات نوں سیخی کباب خمیری
روٹیاں اور فرنی۔ وضو کرن نوں گرم پانی کا عام انتظام اے۔ ایمدے بعد
ریڈ یو کا ناؤ نسر سلو گن بولدا اے۔ ویش ماں غلے دی کمتی دی وجہ تے اک
وقت کا کھانا کھاؤ۔ کئک نہ ہون کر کے دلی ماں راشن بندی کر دتی اے۔
کوشمیاں پر سبزیاں بیجو قبط دا خطرہ اے۔ لکڑیاں کمتی بالو۔ اہل تاں مونیہ نہ

اب دونوں ہاتوں میں کس پریقین کیا جائے۔

د هوؤ؛ هوؤيال محند اياني استعال كرو_

اکو پر جی۔

بیگم: یعنی۔ شاہ: ینی مثر

شاه:

بنی مشرقی پاکستان ماں اک و کیل نے الگ حکومت قائم کرلتی اے ۔ صوبہ خو د

CS CamScanner

مختار ہو کے نو این او ماں اک ملک کی حیثیت نے شامل ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ: اور۔

شاہ: اور ایمہ بنی بلوچتان ماں بغاوت ہو گئی اے۔ سابق صوبہ سرحد راولپنڈی تک اک نوال ملک بن چکیا اے۔ مملکت سرگو دھانے اپنے نویں ککٹ اوم سکے جاری کر دتے ایں اور تشمیر بھاوت کا اک اٹوٹ انگ اے۔

بیم: ہاں تج بھائی صاحب میں ہی تو بات آپ سے پوچھ رہی تھی کہ بھی تو شاستری صاحب کتے ہیں کہ میں مسئلہ تشمیراور دو سرے تمام مسلوں پر پاکستانی سربراہ سے گفت و شغید پر تیار ہوں۔ ایکلے دن کمہ دیتے ہیں تشمیر تو بھارت کا ایک انگ ہے اس پر تفتگو ہو نہیں سکتی۔ اس کاکیامطلب ہے؟

شاہ: سدھا جما مطلب اے جی اید ھا۔ جب ہاں کرن شاستری جی ایمہ بات بی تشمیر پر منتگو کرن نول تیار ایں تب ذرا فکر مند مون دی کوشش کرو۔ اور جد کمن تشمیر بھارت کا انوث انگ اے۔ تب خوشی مناؤ۔

صاجزاده: بین بی۔

شاہ: جس طراں آکاش وانی جھوٹ بول کے آپ دی امداد کر دی اے او ی طراں شاستری جی ایمہ بات کمہ کے پاکستان کی سماتیا کر دے ایں۔ ۔

بیم: ہائے وہ کس طرح ۔ شاہ: جد اوہ تشمیر نوں بھا

جد اوہ تشمیر نوں بھارت کا انوٹ انگ بتاندے ایں تب ساری دنیا بہد یو این کے ڈانگ چک کے کھڑ جاندی اے بھارت کے خلاف اور پاکستان کی امداد اوپر اثر آندی اے۔ مارشل نمیؤ کے اور بہد ہندوستانی حق بہنداں کے اور اوہ خود ای اوہ تال دے گل مال محفوا ڈال کے ایک مار دے ایس بن اگر انوٹ انگ اے تال نمو کا ہے بہایا اے اندر یو این او نے اور بیز فائر کین کا ہے کھی دی اے۔

صاجزادہ: بے ٹک۔

شاہ: اور جداوہ کردے ایں گل گفت و شغید کی تب دنیا او تکھ جہی جاندی اے بئ معالمہ اج نمیں کل۔ کل نمیں تاں پرسوں تک طے ہو جاتا ایں۔ ہم نوں بھابھی صاحب انوٹ انگ والی بات سوٹ (Suite) کردی اے جی۔ صاحبزادہ: او آپ گفت و ثنید کے حق میں نہیں ہیں۔

شاہ: تال جی گفت و شغید دے حق مال تال ایں میں لیکن گفت و شغید کو لڑکان کے حق مال نئیں۔ نہرو صاحب آنجمانی ایس کم کے بڑے ماہر تھے اگر کمیں وہ زندہ رہندے تب او ہنال نئیں کدے نہیں کمنا تھا انوٹ انگ کشمیر نول۔ او ہنال نے تال ایمی کمی جاتا تھا آج کر دے ایں بات کل کر دے ایس کشمیریال تے جو وعدہ کریا اے او ہنول بورا کرکے رہال گے۔ ذرا کو ساہ لوؤ اور ایس ذرا کو مال افرادہ سال اور کڈھ دینے تھے۔ آپ انوٹ انگ کا اعلان کبھ کے بڑھیا کروا خبار مال۔

بیگم: میں نے کہا ہمیں دیر تو شیں ہو رہی ۔

شاہ: کیا مطلب جی جان کا ارادہ بی بھے لیا۔ ابھی تاں شام ای اے سردیاں کے لحاظ تے۔

بیم: کمیں بچے وہے سونہ جائمیں رضیہ کے۔

شاہ! نمیں جی آجکل کے بچے کہاں سوندے ایں ایُر ھی چیتی۔ سائیکوجی کا علم پڑھے دے ایں۔ بزرگاں نوں سواکے سوندے ایں۔ او بنی ہدایت الله پانی چاڑھیا کے لیے پر۔

ہدایت: نمیں جی میں تو آپ کی باتیں سننے کو رک گیا تھا۔

صاحبزاده: رہے دیجے شاوصاحب۔

بیگیم: اس وقت چائے پینے کو دل نہیں چاہتا۔ میرا خیال ہے ہم چلیں۔ اجازت لیں آپ ہے۔ ہدایت اللہ وہ ٹوکری اٹھانا بھئی۔

شاہ: لوؤ کیا جھٹ دے کے تھم لگاد ہا ٹوکری اٹھان کا۔ آباں جاہ چتے بغیر نہیں جان دینا۔ رہن دے اوئے پڑی رہن دے۔

ہدایت: چائے کے آیا جی میں۔

خان: واه واسجان الله ـ

شاہ: آبھی ہدایت اللہ۔ اچھا توں رہن دے اوہ اوہ رای بھابی صاحب پا (دور سے) اوئے ہاہر کا کنڈا کھلیا ای پڑیااے۔ اوئے ہا کنے رکھی اے پوڑی کھونج ماں۔ بانس بھی اید حرلگا چھڑیا اے بنیرے تے۔ اوئے لوک کیا کمین گے بے ہدیتیا۔ ہے آہ لے۔ ایمہ بانس بنیرے کے ساتھ لاکے رکھیا دیا تھا۔

صاجزاده: ارے ارے یہ بانس اندر کماں اٹھالائے آپ۔

بيكم: توبركيا كمثيل بانس بـ

شاہ: اوئے رات کے دفت بانس بی کو نصیاں کے ساتھ لگا کے رکمی دے ایں۔ چوراں نوں راہ بتان نوں۔ ہے اید ھر ہو جا اک طرف اوئے بے بدیتیا جما اید ھر بھابھی صاحب کی طرف ہو جا۔

ہدایت: دیکھئے جی شاہ صاحب احتیاط سے نکائے اد حرفان صاحب بیٹھے ہیں۔

شاہ: لے ہے میں کوئی احمق ایں تیرے جہا۔ (بانس گر تا ہے)۔ اوئے تیرا بھلا ہو جائے۔ اوئے ماکیا غضب ہویا۔

خان: بائبائبائ۔

شاہ: اوئے جلدی کر میری منہ کی طرف کیا دیکھی جا رہا ایں۔ خان صاحب 'خان صاحب۔ خان صاحب جی۔ بیوش ہو گئے جی۔ بھک کے کا نگہ کمڑ اک جھیاک دے کے۔

صاجزاده: میری کار با ہر کھڑی ہے اس میں ڈال لیتے ہیں۔

شاہ: جلدی کرو جی۔ آپ ہی چلو جھابھی صاحب ساتھ ماں۔ کیوز ایکٹی وار ڈیجانا سدھے۔

صاجزاده: بال جيء آيء بيم صاحب - خان صاحب - خان صاحب ـ

ہدایت: بڑا غضب ہوا تی۔

بیکم: اچھاہم سیدھے ہیتال ہی جارہے ہیں۔

شاہ: ہم بی اود حرآ رہے ایں گرے تر۔

صاحبزاده: جلدى محجة - جلدى بت جلدى -

بیگم: (دورے) آپ پیچے ہی پہنچ جائے گا۔

بدایت: به جی آپ کی ٹوکری - پھلوں کی ٹوکری -

شاہ: رہن دے اوئے تینوں ٹوکری کی سجھ رہی ہے۔ میرے یار کی جان پر بی

اے۔ پڑی رہن دے کھونجے مال۔ ہدایت: ٹوکری جی' آپ کی ٹوکری۔ شاہ: اوئے دفع کر ٹوکری نوں ظالما۔ اگر تینوں میتے ایباای خوف اے تاں اید ہے بارے ماں بھی کرلاں گے گفت و شنید بھابھی صاحب تے مناسب جیے موقع پر۔ توں میرے یار کے صحت کی دعا منگ۔ او ہے بغیر تینوں علم نہیں ناں میرے تے کیسی قیامت آ جانی ایں۔

(فيز آؤث)



بيكم: لیج بھائی صاحب اچار میں نے ڈال دیا ہے۔ اس مرتبان میں شلجم کااور دو سرے <u>م</u>یں تو بھی کا۔

خدا آپ دا بھلا کرے۔ آہ تاں بہت نیکی کا کم کریا آپ نے۔ ہم تاں ایسے شاه: متاج ہووئے دے ایں بھابھی صاحب بن نسوانی ہتھ کی عاشنی یاد ای نہیں ر ہی کیسی ہندی اے۔

بحائی صاحب۔

شاه: (خاموش ہے)

بیم. شاه: میں نے کہا بھائی صاحب.... آپ پھر کہیں گے کہ پر انی بات و ہراتی ہے۔

و ہراؤ تی بار بار دہراؤ اپنے تاں بکن بی پر انیاں باتاں کی راو تک تک کے

بولے جسے ہو گئے۔

وی بھائی صاحب مرانی بات کہ آپ شادی کیوں نمیں کر لیتے۔

شاه: اب ایس عمرمال کون کرے گاہم تے شادی۔

بتيم: کیوں اب کیا ہے؟ ماشا اللہ آپ اچھے بھلے ہیں۔ نوجوان نہ سمی جوان تو ہں اب بھی۔

شاه: پہلے تھاارادہ' جدیی نی اوپاس ہویا کردا تھااب تاں اوہ بی کول نہ رہا۔ ہالے دے کے بس اک مکان اے اور تھو ڈی جھی زمین اے نت کلال مال' اید ہے زور پر شادی کون کرے گاہم تے۔

بيم: آب تواہے ہی اندازے لگاتے رہتے ہیں خواہ مخواہ۔ بات تو کی ہوتی آپ

نے رقبہ کی ماں جی ہے۔

اوہ جی کھلے جیے حوصلے کی عورت اے 'اک مرتبہ میرے دیخدے دیخدے شاه:

وُ ها ئياں کي تاں چاٺ ڪھا گئي بانو بزار ماں' ميري تاں ديسه ڪنب گئي۔

بيكم: ڈھائی روپے کیا بہت ہوتے ہیں؟

شاہ: بت تاں خیر نئیں ہندے پر آپاں اک ہفتہ نکال لیندے ایں ایس رقم تے۔ بیگم: یہ رقمیں جو بُرجو ژکر آپ کریں گے کیا بھائی صاحب؟ کچھ اپنی جان پر لگائے کچھ اپنی صحت اور زندگی کی زکو ق نکالیئے۔

شاو: زسکو قاتال بهت نکالی دی اے۔ پر حوصلہ جماشیں پڑوا خرج کرن پر۔

بیگم: آخر کیوں بھائی صاحب۔ شاہ: بس نمیں پڑ داجی' دل پر ُ

بہت منجمایا جی پر نئیں لگیا راہ پر۔

بیکم: چلئے خیر کو شش تو جاری ہے!

شاہ: پہلاں تاں جاری تھی اب اوہ وی بند کری دی اے۔ ہمارے تانا صاحب مرحوم پااک کلاک تھا بہت خاندانی۔ گھرماں سب نوں تھم دے رکھیا تھا بنی رات دے وقت او ہرا پینیڈ ولم روک کے کلاک بند کر دیا کرو۔

بیم: وو کس لئے بھائی صاحب۔ شاہ: فرماندے تھے خواو مخواہ گر

شاہ: فرماندے تھے خواہ مخواہ گراریاں تھس دیاں ایں اور کلاک دی عمراد حمی رہ جاندی اے۔

بیگم: سبحان الله! شاه: اور بات بی

شاہ: اور بات بی نھیک تھی تی۔ رات نوں کون اٹھ اٹھ کے نیم دیکھیا کردااے۔ سورے ست بج بھیر چلائی دا تھا۔ سٹھ برھے چلیا کلاک' مشین تاں ٹھیک ربی لکڑنوں سیونک لگ جی کندھ کے سلابے تے۔

بیگم: دیکھئے پھر 'گئی ناں مثین اکارت! شاہ: نمیں پھر سوا روپے کالیٹر بکس ۔

شاہ: ' ' نمیں پھرسوا روپے کالیٹر بکس لے کے دان شکھہ کھاتی تے دوبارہ فٹ کرالیا اوبدے ماں۔

بیم: پھر تو آپ کی شادی مشکل ہے بھائی صاحب۔

شاہ: چلو جی نہ ہو وے ' دو جیال نے کیا لے لیا شادی تے جو ہم نوں مل جانا تھا۔ اب ایسہ دکھ تال نمیں بنی ہماری کمائی بانو بزار کے دکاندار کھائی جا رہے اس

بیگم: آپ عور توں کی شاپنگ کے بہت خلاف ہیں بھائی صاحب۔

نمیں جی میں کا ہے خلاف ہونا تھا۔ کرن سو بسم اللہ ' اپنا اپنا پیشہ اے اور شاه: پاکتانی دستور مال کے دے پیشے پر کوئی پابندی نئیں۔ كيامطلب؟ شاه: مردال کا پیشہ روپیہ کمانا ایں 'عور تاں کا پیشہ شاپنگ کرنا اے۔ اوہ ہمارے برخوروار عزیز شاہ کی بیکم تال خاوند کے دفتر جان تے ادھ کھننہ پہلے اپنی نو کری پر نگل جاندی اے۔ کهال ملازم بیں وو؟ شاه: شاپنگ کرن پر نو سال کی سروس ہو گئی اے بی بی زہرہ کی جد اپنے پاپیسہ نہ ہووے تب گواہنڈن نوں ساتھ لے کے شاپنگ کران لے جاندی اے۔ بیم. شاه: کیاوا قعی؟ لے اور میں کیا جھوٹ کمہ رہیا ایں۔ ایس نو سال ماں اک بی چھٹی نہیں کری بچاری نے 'نہ تاں کوئی اریڈ لیولنی اے نہ کیو ژیل۔ جد کا کا ہویا تاں پنج دن کی سک لیویر ضرور رہی پر بہت ہے چینی کے ساتھ ۔ بیگم: شاه: تو کو یا اتوار کی چھٹی کرتی ہیں صرف۔ نمیں جی اتوار نوں بی پوری ڈیونی دندی اے بچاری۔ اوس دن ڈبی بزار کھلیا دیا ہندا اے۔ بیم. شاه: ثاباش_ اوہ جد لہور پر حملہ کریا بھارتی سینا نے اور اپنے شرکے آ ساناں ماں ہوائی جمازاں کی لڑائی ہوئی تب زہرہ کٹ پیس کی د کان پر جینمی وی تھی۔ بہت حوصلے کی کڑی اے ہمارے مبرماں۔ بيكم: جی ہاں وہ تو ظاہرے آپ کی باتوں ہے۔ یہ مرتبان کے جاؤں جی اجار کے؟ باور جی خانے میں! ېدايت: باں بھئی۔

مدایت: یه مرتبان کے جاؤں جی اچار کے؟ باور چی خار بیکم: باں بھی۔ شاہ: نمیں رئین دے ایتھے میرے کرے ماں ای۔ بیکم: یماں بھائی صاحب؟ شاہ: اود هرالماری ماں رکھ کے تلاؤال دے۔ بیگم: یال توبنے کی د کان کی می باس آیا کرے گی پھر۔

شاہ: آن دیؤ سارے بھارت ماں تے بانے کی بو آرہی ہے۔ اوہ لوک بی رہے ایں بچارے۔ اک میرے کمرے ماں بھارت کا چھوٹا جماسفار تخابنہ کھل گیا تاں کیا قیامت آگئی۔ رکھ دے اندر تیسرے پھٹے پر۔

بدایت: اچھاتی۔

بیگم: بدایت الله مجھے پانی کا ایک گلاس تو پلانا میاں۔

بدایت: بی بهت احجا به

شاہ: پھوكا پانى؟ تلقين شاہ كے گھر مال آكے اسمہ آپ كاہتے شرمندہ كرن لگ

روے خادم نوں۔

بیم: بیم اس وقت پانی بی کی پیاس ہے۔

شاه: اوه چا کاپانی رکھ بنی چلبے پر۔

ہدایت: احجاجی۔

شاہ: اور لیا قلاقند بھگ کے پایہ کی ردی چے کے۔

بیکم: اوه ہوں اس کی کیا ضرورت ہے۔ خالی جائے ٹھیک ہے۔

شاہ: آپ دے بمانے دو ذلیاں آپاں بی منہ ماں ذال لاں گے۔ جا اوئے توں سوچ کیار ہایں۔

بدایت: کونی ردی جی؟

شاه: اوئ اخباراں کی اور کونسی۔

ہدایت: کونے اخبار جی؟

شاہ: اوئے جونے چھپا کردے ایں کملنانیو زیرنٹ پر اور کون ہے۔

بدایت: مارے کب آیا ہے جی اخبار؟

شاہ: اوئے ہوتیا جماا خبار نہیں لیاندا تمی خلینے کے گرم حمام تے۔

بدایت: لامامون جی۔

شاه: تال اوه کد هرای کهمیر ـ

بدایت: وہ لے جاتے ہیں جی واپس۔

شاه: لکھ لعنت تیرے پر ہدایت اللہ۔

ہدایت: ہاں تی۔

شاه: تیں ترقی نئیں کرنی برخور دار 'تیں برور چی کابرور چی رہ جانا ہیں۔

ہدایت: ووجی میں ایسے بی لے آتا ہوں اد حاربہ

شاہ: ربن دے 'بریاں عاد تاں ڈال رہا ایں دو کانداراں نوں ادھار کیاں۔ اوہ کوٹ پکڑا میرا۔

ہدایت: امچاجی۔

بيكم: ليكن آب اس قدر مفركيوں بيں قلاقد بر؟

شاہ: ایسے ای جی گلو کو زکی کمی ہو رہی اے بدن ماں۔

ہدایت: یہ کیجئے ہی۔

شاه: بادخااید حر- اوئے اندر کی جیب کر میری طرف۔

ہدایت: احجاجی۔

شاہ: آہ پکڑاک روپیہ اور کالےتے کمیں شاہ صاحب نے کھانی اے خود۔

بدایت: اچماجی۔

بيكم: آپ تو ميرے ليے منگوا رے تھے!

شاہ: آپ گئی اے بی او و ہاں ایسہ کمہ کے بیجیجئے تب اچھامال جو کھد ااے ' نئیں ہاں بیسی پکڑا دندا ایس لمد رنوں' جابھگ کے ۔

ہدایت: احجما بی۔

خان:

در یار پر آگیا ہوں حرم سے خدا کھو چکا ہول خدا پا رہا ہوں

شاہ: ہا ہاں آگیاوا بس ہپتال تے۔

بيكم: شكرب بحرخان صاحب كي آوازني ـ

شاہ: آؤ آؤ خان صاحب الجمد للہ جو پھیر کناں ماں آپ دی آواز پڑی۔ لکھ آؤ بم اللہ کرکے۔

صاحبزاده: آبسته آبسته لا رباموں ان کو شاہ صاحب۔

شاه: آپلی این ساته مان صاجزاده صاحب؟

صاجزاده: جي جناب

شاہ: ہپتال تے آپ ای نکال کے لیائے ایں۔

صاجزادہ: جی جناب والا (قریب آکر) بندہ ہی لایا ہے۔

شاہ: ایناں پر ان آپ نے بوی مرمانی کری ' پر ہمارے ساتھ دو تی سیس برتی۔

صاجزاده: وه كيے شاه صاحب؟

شاہ: آپاں نوں بی ہلا دندے ، ہم بی آپ دے ساتھ ماں چلے جاندے۔

خان: شکریه شکریه ـ

بیم: اب طبیعت کیسی ہے خان صاحب!

خان: الله كاشكر إب تو تحيك مول - يدي تمسر ون كطع كا -

شاه: سر کا زخم ' جی او و تاں خدا خریت کری جو آپ دی جان چھٹی نہیں تاں ہم

نے روندے رہ جانا تھاتمام عمر۔

بيكم: كوئى صدقه الأريئة خان صاحب

خان: بچ بوتے کچھ کر کرارہ ہیں اس معاطے میں 'اب میں کیا اپنا صدقہ الاروں گا۔

شاہ: ہم ا تارال کے بی آپ دا صدقہ چے چورا ہے دے۔

صاجزاده: آپ توایے کمدرے بیں جیے خان صاحب کی گردن ا تارنا ہو۔

خان: ایک مرتبہ توا تاریجے صاجزادہ صاحب 'اب بار بار کیا اتاریں گے۔

شاه: نسین جی جاری حسرت یو ری نسین مولی۔

يَكِم: إن الله كس بات كى!

شاه: صدقه الارن كى بى أب نے كيا سمجھيا تھا۔ ميں كيا خان صاحب قلاقذ كھاؤ

م جي!

خان: بی بی۔

شاه: ساتھ چاہ ہی۔

خان: ضرور ضرور ـ

صاحبزاده: آج بجمه الجمع مود من بن شاه صاحب خدا نظرنه لگائے۔

شاہ: آپاں ال ہیشہ التھے موڈ ماں ای رہاکر دے ایں۔ ایس موڈ نوں ای کدے

کدے الی خدا کی ماریک جاندی اے بنی منہ کو ڑا جما ہو جاندا اے 'اوہ جعفر شاہ صاحب نیلا مار کے لیائے تھے کچھے تے کچھے ہفتے۔ کیا مجال جو پایہ بونی لی ہم نول بھیجی ہو وے ۔ پھو کی محبت کرن ماں بہت شیر ایں۔

صاحبزادہ: تو بالا خر مار ہی لیا انہوں نے بھی شکار۔

اوہتاں تے کیا مرنا مرانا تھا' ساتھیاں نے وخائی پھرتی سیں تاں بھک گیا تھا شاه: نیلا۔ بھک جاندا تاں احجاای تھا۔

صاحبزاده: ارے وہ کیوں؟

شاه: او جی نیلا جان تے گیا محقین شاہ نوں سودا نہ آیا' جو نسی چیز ہمارے کم نہ آوے اوبدا فایدہ ای کیاصا جزادہ صاحب۔

صاجزادہ: یہ فلفہ آپ نے بھارت سے سکھا ہے شاہ صاحب کہ رام رام جیتا پر ایا مال

شاه: لعنت تبھیجو جی کیا نام لے دیا اٹھن وفت۔ ایسے جگ ماں انساناں کیاں ہا ہاں كريا كروے ايں ' بو زنياں كياں نہيں۔

جی بال لیکن بکار خوایش بڑے ہشار ایں آپ کے....

شاه: آ کے بات نہ کرنی جی بھابھی صاحب۔

بیگم: شاه: وہ لے کے پاکتان کا ایک آسر طیار ہ گر الیا بڑی سور مائی کے ساتھ ۔

کوئی بات نمیں آپ فکر کا ہے کردے ایں 'لیکھاماں دھی کا بھانبی صاحب۔

بيكم: ليكن بيه انسيس مواكيا سور ماؤل كو جو ايك آسرير دو سيرسانك جيث جِرْها دیئے،

کہندے ایں فوٹو لے رہا تھا ہال بزار امر تسر کی۔ شاه:

بيم: آسرجهاز؟

صاحبزاده: اس میں تو دو سیٹیں ہوتی ہیں شاہ صاحب'ایک یائیدے اور ایک سواری۔

ہت تیرے کی بز دلو۔ خان:

بدایت: یہ لے آیاتی قلاقد۔

ر کالی ماں رکھ کے لیا انساناں دی طراں۔ کیا ایمہ جی او نماں نے اپنی خراں شاه: ماں ' بنی ا مرسر کیاں فوثواں لے رہاتھا۔ آسرجہاز۔

صاحبزادہ: معلوم ہو تا ہے انہوں نے فوٹو لینے والے ہوائی جہاز مجمی دیکھے نہیں۔

بیم: کس منہ ہے کہ دیا انہوں نے ہیں۔

شاہ: جیرو سے منہ تے کہا تھا ہم نے لاہور پر قبضہ کریا دیا اے ' دیکھو جی ہماہمی صاحب جد انسان کا منہ چبا ہووے تب بات بنگی ای نکل دی اے جباڑیاں تر

صاجزاده۔ په جزے ابھی يو ري طرال نوٹے نہيں' دو تين دانت باقی ہيں ابھی۔

شاہ: اوہ او ہناں نے دوبارہ نٹ کرائے ایں جی ہاتھی دند کے۔

صاجزادہ: وہ کس کئے؟

شاہ: دنیانوں و خان گئی بئ کھان کے ہور ایں اور دخان کے ہور۔

خان: ہت تیرے کی بردلو۔

شاہ: کمن گئے جد ہم نے سرحد پر آسر جہاز دیکھیا تب فور اُسکوا ڈرن لیڈر کیلر نوں تھم دی بن نیٹ جیٹ لجائے اید ھے پر حملہ کر دے۔

بيكم: كيركون؟

شاہ: کرشین کیر کا چھوٹا بھائی اے جی۔

صاحبزاده: كرشين كير؟

شاہ: اوہ نمیں بندی تھی پرو فومو والی لندن ماں ' جیہدے پر مقدمہ چلیا تھا۔

صاحزاده: جي بان جي بان ـ

شاہ: اوہ کا کی تاں اوہ رقید تھی لندن ماں 'اوہناں دا مبر آگیا اے بھارت ماں۔

صاحبزاده: صحح مقام پر پہنچ گیاان کا خاندان۔

شاہ: لوؤیمی کر غین کیر کا بھائی سکوڈرن لیڈر کیلر نکلیا سیرسانک جیٹ لے کے۔

بیکم: آسرے مقابلے کو!

شاه: بال جی اور دخایا ایخ مشهور زمانه خاندان کا کم ۔

ہدایت: ہم بدلہ لیں گے جی اس کرتوت کا۔

شاہ: اوئے توں نہ نج ماں بولیا کر'امے شاستری صاحب تیرے نے زاض ایں۔

بدایت: مجمدیر جی؟

شاہ: اور کیامیرے پر نراض ہونا تھا او ہناں نے!

صاجزاده: يدكيا بحيد ب شاه صاحب.

شاہ: پرسوں اوہناں نے مرزا پور ماں تقریر کر دے ہوئے کما بنی پاکستان کا ریڈیو اور اخبار ہمارے بہت خلاف ہوئے وے ایں اور ہمارے خلاف پر پیگنڈ اکر رہے ایں۔ اس مہم نوں بند ہونا چاہی دا اے۔

صاجزادہ: برے بد خبرے انسان ہیں آپ کے شاسری صاحب۔

شاہ: ہیں جی۔

صاجزادہ: انسیں اے ملک کے حالات بھی معلوم نسیں۔

شاہ: ایمہ کیابات کری آپ نے؟

صاحبزادہ: انہیں یہ کی نے نہیں بتایا کہ آکاش وانی کے جالند هراور کلکتہ ریڈیو شیشن آٹھ سال سے پاکستان اور پاکستانی عوام کے خلاف زہراگل رہے ہیں۔

شاہ: آٹھ سال تن مینے اور گیارہ دن ہو گئے ایں جی جد جالند ھرتے پاکتان دے خلاف پر اپلینڈے کی مہم چلی تھی۔ خلاف پر اپلینڈے کی مہم چلی تھی۔

بیگم: آپ کونجی چاہئے تھا کہ اس دن سے آپ بھی شروع کر دیتے ایسی مہم۔ صاحبزادہ: احت بھیجئے جی۔ آوا زسگاں کم نہ کند رزق گدارا۔ ہمیں کیا ضرورت تھی۔

شاہ: کاگاں دے کے بی کدے وصول پانے ایس بھابھی صاحب! جار آدمیاں کا

ر زق لگيا ويا اے لگيا ر بن و ئيو ـ

بیگم: سنیں میں کب کہتی ہوں کہ وہ نوکری سے نگلیں بچارے 'کین مجھے تو تعجب اس بات پر ہو تا ہے کہ شاستری صاحب کو اب تک خبر ہی سمیں ہوئی کہ عرصہ آٹھ سال سے ان کی آکاش وانی اپنی چھاتی ہیٹ رہی ہے۔

شاہ: کریا ناں میرے یار پر attack بھیر آئے۔ شاستری نوں کماں تے خبر ہونی تھی۔ اوہناں نے تاں مشکل تے سوا دو سال ای گذارے ایں گدی پر۔

بيكم: اد مو- باد شاه بنے سے پہلے ريديو تو سنتے موں كے كحربر۔

شاه: سیس جی۔

صاحبزاده: کیوں؟

شاہ: ہاریڈ ہو۔ تاں ایمناں نوں جدتے لمیا اے سرکاری طور پر جد وزیر ہوئے ایں۔ایتے پہلے مرلی شیا کردے تھے بھولورام گوالے تے۔ بيكم: احچمات وقابل معانى إن كايه فرمال

صاحبزادہ: دو سرے امور ملک میں بھی یہ ایسے ہی بد خبری کا اظهار کرتے ہیں۔

شاہ: اظہار نمیں کر دے جی ہرگز' اور ایکی ایتاں کی خوبی اے۔ لوکاں نول بخصرے ماں رکھن کا فن ایتاں تے اچھا اور کوئی نمیں جاندا۔ دنیا کی سب تے وڈی جمہوریت اے جی انڈیا اور پچھے ہاں کوئی آدمی لوک سجھا ماں کھڑکے بئی سردار ارجن عظمے کے رجسڑاں ماں 117 جیٹ طیارے جو کمتی ایں اوہ کماں ایں۔ پچھے ہاں کوئی اخبار جزل چوہدری صاحب تے' بئی پندرہ ہزار سینک جو دونواں محاذاں پر مروایا اوہدی کیرولئی لسٹ کماں ہے۔ پچھے ہاں کوئی بھٹی انبالہ ہوائی اڈے کے بریقنگ روم ماں کیا ہویا۔

بيكم: كون اسمبلي مين تو يو چھ سكتے ہيں۔

صاحبزادہ: ساری دنیامیں نبی قاعدہ ہے۔

شاہ: ہمارت ماں جمہوریت آپھردی اے۔ او ہتے نمیں پچھیا جا سکد ا۔

صاحبزاده: لیکن کیوں شاہ صاحب؟

شاہ: ﴿ ذِینِس آف انڈیا رول کی حکمرانی اے بی جمہوریت پر' دیوے تال فیصلہ کوئی ہائی کورٹ کا جج اید ھے خلاف۔

بیکم: توکیاو ہاں عدالت بھی محکوم و مجبور ہے؟

شاہ؛ او و بی صاحبزاد و صاحب گھر ماں ای چور پکڑ لیا۔ بھابی صاحب بی شاستری بی
دی طرال بد خبرایں۔ ایتال نول بھارتی عدالتاں کی حالت کاعلم ای شیں۔
بھارت ماں عدالت کی حکمرانی ہو وے بھابی صاحب تال شخ عبداللہ جیل میں
مون مقدے تے بغیر۔ کڈے تال سابتہ مرد ولا سارا بائی۔ بولن تال شری
را جگو یال اچاریہ صاحب۔

صاحبزادہ: ساہ ان پر بھی مقدمہ چلا رہے ہیں!

شاہ: مقدمہ کیاں صاحبزادہ صاحب ڈیننس آف انڈیا رول کا آرا چلا رہے ایں اوہناں دے سریر۔

ہرایت: چائے کے آؤں تی؟

شاہ: کنیاں بندیاں کی بنائی اے؟

ہدایت: سب کے لئے بی۔ شاہ: تمنوں کہنے کما تھا۔ صاحبزادہ: میں تو پیوئں گاشاہ صاحب۔ بیگم: ادر میں بھی۔

خان: میں بھی میں بھی شاہ صاحب۔

شاه: ليكن من سي بني ال مرك لئ كات بنالتي -

بدایت: وه جی کوئی بات نمیں بیکم صاحب ایک پیالی اور پی لیس گے۔ **

بيكم: چلئة آب كے حصے كى من في اول كى۔

شاہ: اید هر آمیرے ساتھ باور چی خانے مال۔

بدایت: انجابی۔

شاہ: اک منٹ ماں آئے جی ہم دونوں سامان وغیرو لے کے۔

بيكم: ميں بھي چلوں ساتھ۔

شاه: نبيس جي آپ آرام تے جيمو آئي... (وقفه)....

شاہ: اوئے تیں کیا میرے گھرنوں بھارت بتان پر لکیاویا ایں۔

بدایت: کیوں جی؟

شاہ: کوئی چیز کھان پین کی رئن بی دتی اے کہ نہیں اس مال۔

ہدایت: ہیں تی۔

شاه: اوئ لگانوال تیرے پر ڈینس آف اعثیا رول۔

بدایت: بیں تی۔

شاه: اوئے سرامیم کاہتے مارن لگاایں محکمامینوں۔

مرایت: کیوں تی؟

شّاه: ﴿ وَالان تيرِ عَ كُلِّي مَانِ بِهَارِ تِي جَهُورِيتَ كَا يَحِنْدِ ا ـ

برایت: یں تی!

شاہ: ہا قلاقند میری پکڑا دے مینوں اور جا جا کے نبر او مناں تے۔ میں باہر جا رہا

ایں۔ .

ہدایت: ہیں تی۔

شاہ: اوئے ڈری کا جے جارہایں لگادے جاتے کوئی جھوٹ بمانہ۔

ہدایت: ہیں جی۔

مُناه: اوئے کنب کاہتے رہا ایں؟ بھارتی لیڈر پنتالی کروڑ آدمیاں نوں ادھے ادھے تھنے بعد نویں نویں باتیں بتاندے ایں' یتنے تن آدمی نہیں چارے جاندے بوزنیا جما۔ لے خدا حافظ۔

بدایت: شاه بی شاه بی شاه صاحب بی شاه صاحب بی

(فلڈ آؤٹ)



شاہ: اوئے ہا کپڑا۔ مینوں موٹی جسی کتاب۔ دیکھیں ناں کدھر ہتھ ڈالی جا رہا اے۔اوئے تینوں دیدھا نئیں ہدایت اللہ!

ہدایت: یہ بی؟

شاه: پهلال ایول ہتھ ڈالدے دے پہنچیال دخدیاں تھیاں؟

ہدایت: نیس تی۔

شاه: تب يمل كون نه انهائي تمن ايمه كتاب ـ

بدایت: یه توبت مونی به بی

شاہ: ابھی تاں روزے چالوای ہوئے ایں۔ ابھی تے کتاباں موٹیاں ہوگیاں تیری نظر ال

بدایت: یه ب کیابی؟

شاہ: کتاب اے۔ تیں کیا صند و کڑی سمجی چیزے کی۔

مدایت: بت ویل کتاب ب جی۔

شاہ: اید حانام اسکاوپیڈیا برے ٹینکا اے۔ کمد تاں بھلاکیانام اے اید حا۔

ہدایت: انجابی۔

شاه: او ع بول به به يتيا اموم كاشرال نبيل جو تيول كما جائ كا

بدایت: کل بنادوں گاجی اس کا نام۔

شاہ: بدایت اللہ۔

بدایت: بال تی۔

شاه: تعلیم مال بهت کچیے روگیا تیں برخور دار۔

برایت: بال تی ـ

شاہ: تمیں تعلیم حاصل کری ہندی مضبوطی تے اور محاورہ کریا ہندا انگریزی بولن کا تاں اب نوں ڈپٹی کشنر ہو تا تھا تمیں۔

بدایت: بین جی ۔

شاہ: اوہ ڈین کمشز نہیں ہندے جونے کھری لگایا کردے ایں!

بدایت: بال تی۔

شُاہ: اور تیری عدالت ماں پیش ہویا کرنا تھا میں اپنے پی ٹی او کامقدمہ لے کے۔

ہدایت: وہ تو آپ نے برہان شاہ جی کو لوٹادیا جی۔ اب اس کی یادے فائدہ؟

او: پی ٹی او تاں تم نے دوناں نے مل ملا کے کھولیا میتے۔ اب اوہری یا د بی کھو ہو تھے؟

بدایت: بدانیک کام کیا آپ نے شاہ جی۔

شاہ: نیکی کرکے دل نوں ہول جہا پڑ دا اے ہدایت اللہ گرم بزاری ماں نیکی کری دی اے ۔ بعد ماں پچھتاوا نہیں جاندا ۔

ہدایت: ووجی بزرگوں نے کہاہے "نیکی کر کنو کمیں میں ڈال"۔

شاہ: ہاں ڈال کھوہ ماں۔ دیکھ تاں تینوں کوئی پھٹکن نی دندا اے اپنے نیوب ویل کے پاس۔

بدایت: ثیوب ویل نسیس دو سرا کنواں۔

شاہ: ہا دیمھیا نہیں تھا جب دیپالپور ماں دلاور خال کے کھوہ پر منہ ہتھ دھون گگے تھے۔ تاں کیہاد حکاماریا تھا پٹھان نے دورتے۔

ہدایت: وہ تی وہ تو شاہ بی ہم نے گئے جو تو ڑ لئے تھے ان کے کھیت ہے۔

شاہ: اور جد اوہ بری آواز سی بھی تاں جھٹ دے نیکی آباں نے کھوہ ماں نہیں پھینک دتی تھی؟

ہدایت: وہ تو بی ہم نے گئے تیمینکے تھے جی اندر۔

شاہ: کنااور نیکی اکوای بات تاں ہے۔ نیکی کا کچل بی تاں مٹھا ہویا کر داا ہے۔

ہدایت: ہاں جی۔

شاہ: تب کیا فیدہ ہویا تھا اوس نیکی کا جد دلاور خاں نے مزارع کھو ماں ا تار کے نیکی برامہ کرلٹی اندرتے۔

ہدایت: ووجی دراصل ہماری غلطی تھی۔ ہم ان سے ایسے بی مانگ لیتے گئے توکیانہ دیتے وہ؟ شاہ: گنا! اپنے کھیت مال تے! دلاور خان! توبہ کر ہدایت اللہ۔ میرا تال یار رہا اے کے زمانے مال۔ اوہدے تے تال اگر ایمہ کیے بئی رس کا بھریا دیا اک گنا میرے سرمال مار دے تال کے گا۔ ضرب شدید تے گئے مال تے جو رس چوکے آپ دے منہ مال پڑنا اے۔ اوہدا حساب کون دے گا۔

ہدایت: ووتو آپ کے دوست میں جی۔

شُلُاہ: ہویا کر دے تھے کے زمانے مال'اج کلِ کون کے کا دوست بن دااے۔ بہہ جاہاسٹول کچڑ لے۔

ہدایت: انچاجی۔

شاہ: اک بات میری لیے تے بھے لے ہدایت اللہ۔

بدایت: کیاجی؟

شاه: ایسیال با تال میں غیرال کو نئیں بتایا کردا۔

بدایت: کیاتی؟

شاہ: اوہ ایمہ بی نیکی نہ کریں کدے کے کے ساتھ۔

ہدایت: ہیں تی؟

شاہ: اور جو کرن پر دل بہت ای بھرن ہمسن جہا ہون لگ پڑے تاں نیکی کی تعلیم دیا کریں 'نیکی نہ کریں۔

ہدایت: کیوں بی؟

شاه: ايمه بات آپانول آنجهاني پندت سرو بها گئة اير-

ہدایت: آپانے کے بیں تی؟

شاہ: دو بدو ہاں مفتلو نمیں ہوئی۔ اونماں دیاں کتاباں پڑھیاں ایس۔ کیا نیکی کی تعلیم دی وی اے او ہناں نے ایناں کتاباں ماں۔

ہدایت: ہاں جی یہ تو میں نے بھی ساہے۔

شاہ: اب او ہناں تے بازی لے گئے سرویتی راد ھاکرشنن جی۔

ہدایت: وہ کون میں تی۔

شاہ: شاباش بن تیرے ہدایت اللہ۔ اوئے اوہ را شربی ہیں کے نہیں بھارت کے۔

بدایت: راشری بی!

شاه: توں کوئی اور بات کر احجی جهی راشر پتیاں نوں سمجھنا تیرے بس کا روگ نتیں۔

ہدایت: کوئی ا ضربوں کے جی بھارتی فوج میں۔

شاہ: اوئے تینوں کیے علم ہویا ایسہ بات تاں خفیہ جہی تھی۔

بدایت: انجابی؟

شّاہ: رادھا کرشنن ہی اپرتے ایں راثر پی ' اندرتے ایں سینا پی اور آسیاں پاسیاںتے ایں فلنی۔

مدایت: یه تو کوئی ریا کاری فخصیت....

شاہ: اوں ہوں' کیا بکواس کری جارہا ایں ' ابھی تاں کل ڈگری لے کے آئے ایں مارشل ٹیو تے جمہوریت کی۔

ہدایت: مارشل نیونو خود ہو کو سلاویہ کے وہ ہیں کیانام۔

شاہ: اوہ ایناں دے یار ایں۔ ہمارے بی بہت دوست ایں۔ اود حر تاں جا کے راشر بی صاحب ڈگریاں لیندے ایں فلفے کیاں اور جد کھر پہنچ دے ایں دلی ماں تب گالاں نکالن لگ پڑ دے ایں ڈکٹیٹراں نوں۔

ہدایت: ہاں جی ان کے کھانے کے وانت اور میں اور و کھانے کے اور۔

شاہ: جد کتاباں لحدے ایں تب کہندے ایں کے جاندار نوں دکھ نہ دئیو۔ جیوہتیا نہ کرو۔ اور جد لہو بہانا ہو وے مسلماناں کا بیسائیاں کا یا سکھاں کا تب کہندے ایں۔اک ڈنگ کی روٹی بدلے ہتھیار ای لے لوؤ۔

ہرایت: ہاں جی جب انہوں نے حیدر آباد د کن پر حملہ کیا تو بڑی تیاریاں کیں ' بڑے ہتھیار خریدے دو سال تک۔

شاہ: اور جد کریا گوا پر حملہ تب بچارے پادریاں کے اگے مشین گناں بیڑد تیاں اوہ بچارے پادریاں کے اگے مشین گناں بیڑد تیاں اوہ بچارے بھارتی سینا بچارے بھارتی سینا بچھے تے جھا کن اور پچھن بات کیا ہے۔ بھارتی سینا بی جزل چود هری فاتح گوانے کما آپ دے دهرم ماں اک کزوری اے اوہ دور کرن آئے ایں۔

مدایت: کوننی کمزوری جی؟

شاہ: بولے آپ اہنیا پر مود هرما کے قائل نمیں ایں۔ ایمہ بات آپ نوں منوانی اے۔

بدایت: آنسار مود حرکیاجی؟

شاه: اید هامطلب اے کسی جاندار نوں د کھ نہ دیو۔

ہدایت: کیکن وہ تو تو ہیں اور نینک لے کر مجئے تھے گوا کے مقالم میں۔

شاہ: دیمیماکری تال پھیردشمنائی کی بات۔ ہدایت اللہ تیرے دل مال تے زہر نہیں جانا بھارت کے خلاف۔ اوہ توپاں کہاں لے کے گئے تھے گوا پر۔

م**ر**ایت: اور کیا تھا ہی وہ۔

شاه: اوه تال كانفرنس ميبليال تعيال ـ

بدایت: کانفرنس نیبل_

شاہ: ہاں نیچ پیے لگے تھے۔ دھک کے گوا پر لے گئے۔

بدایت: بی بی جی؟

شَّاه: اوَئَ تَمْنِ راشْرِيْ رادها كرشنن صاحب كى تقرير نئيں ئى نویں؟

ہدایت: نمیں جی۔

شاہ: فرماندے ایں بھارت امن اور امن کی بحالی پر اعقاد رکھدااے اور ایس ملک نوں جو نسا جھڑا جد ہی در پیش ہویا اپنے کانفرنس نیبل پر حل کرن کی کوشش کری او ہنوں۔ ویسے میں کما ہدایت اللہ!

ہدایت: ہاں ہی۔

آیناں دیاں کانفرنس میبلاں او ہے کیاں ایں۔ نیچے گئے دے ایں پیے 'ری
کھچو ان گولائی پھینک دیاں ایں۔ پہلاں ان لے گئے کانفرنس میبلاں حید ر
آباد دکن پر۔ پھیر دھک کے لے گئے گوا پر۔ ایستے بعد ناگائیاں کے نگے
پنٹرے پر کانفرنس میبلاں چڑھیاں۔ اج کل ہووے دے ایں سکھاں دوا
لے۔

خان:

شاه:

پھر نہ دیکھا کچھ بجز یک شعلۂ پر پیج و آب شمع تک تو ہم نے بھی دیکھا کہ پروانہ گیا برایت: خان صاحب تشریف لے آئے جی۔ شاہ: باں اوئے تیرے تاں استاد ایں۔

خان: السلام عليكم حضور والا ـ

شاہ: وعلیم السلام خان صاحب مبارک ہووے۔

خان: کس بات کی شاہ صاحب!

شاه: باآپ دي يي کمل گئي جي الحمد للله تے۔

خان: تی تی شریه ـ شریه ـ

آیا: بھاتی... بھاتی... ہدایت اللہ کہاں ہوتم؟

شأو: ويخ ال ايده مته مال كياا - أؤ في آبا صاحب أؤرك كالج كئا-

ایمہ تاں خان صاحب ایں۔

آيا: خان صاحب السلام عليم -

خان: وعليم السلام-

شاہ: ہا کھڑ لے بنی ڈبہ ہتھ تے۔

آبا: ہاں یہ لے لو ہدایت اللہ ' دراصل مجھے پہلے آنا چاہیے تھا پہلے روزے کی

مثعائی کیکر کیکن تمجی میہ کام تمجی وہ کام۔

شاہ: ہاں جی کماں کا جاں ماں کماں وقت نُکل دا اے۔ (او دھر الماری ماں رکھ دے) اور مجیراج کل زندگیاں پہلے تے مصروف بی زیادہ ہو گئیاں ایں۔

(كندى لكادے المارى كى) كيوں جى خان صاحب ٹھيك اے نئيں ٹھيك۔

خان: بی بی۔

آپا! واقعی بھا جی آج کل تو سارے دن کا ایک منٹ بھی اپنے جھے میں نہیں آتا مجھی پیہ کام بھی وہ کام ۔

شاه: ادوین بدایت الله کوئی کرناتها بند وبست _

ہدایت: کیاجی۔

شاه: آوائے خان صاحب اور آیاں صاحب آئے بیٹے ایں۔

خان: بی بی ۔

شاه: اینال لئی کرنا تھاکش پته وغیره۔

برایت: کس بات کا پیته جی ۔

ایمی بی صاجزادہ صاحب کیوں نبیں آئے اج۔ آجاندے اس محفل کی تباه: رونق دوبالا ہو جاندی۔

ہدایت: وہ جی میں باتوں میں بھول ہی گیا آپ کو بتانا' صاجزادہ صاحب فرمارے تھے

شاه: تیں گیا تھااوہناں کے دولت خانے پر؟

بدایت: بی بی۔

کیا فرمایا او ہناں تے؟

کنے گئے بھئی آؤں تو سہی پر روزہ رکھ کے چلا نہیں جا ۲۔ بدایت:

اوئے تیں کمنا تھا رو زہ کھولن کے بعد آ جایا کرو۔ شاه:

بدایت: کمی کهاتھا جی میں نے۔

شاہ: کیابو لے۔

بدایت: کنے لگے روزہ کھول کے ہلا نہیں جا آ۔

شاه: تب ہم نوں ای جاتا پریا او ہناں دے دولت خانے پر۔ میں کہا آپاں صاحب

ا کلے اتوار سمی پھراوبدر ای......

خان: .ي.ي.

آيا: شاه: میں وعدہ شیں کرتی بھاجی وقت ملاتو ضرور آؤں گی۔

انطار یارٹی کا نظام ہویا دیا اے اوہدر۔

ہدایت: آپ کو کیے پہ ہے جی؟

اوئے کماں گے تاں او ہتاں نوں بئی افطاری کا بندوبست کرن روزہ دار آ شاه:

رہ ایں۔

بالكل بالكل_ خان:

شاه: جابئ توں جاکے باور حی خانے ماں سرگی کا بند وبست کر کچھ۔

بدایت: اجمایی۔

با قاعدگی ہے روزے رکھے جارہے ہے بھا ہی؟

ہاں جی سرگی تاں کھائی دی اے روز ای۔

آپا: خدامبارک کرے پچھلے سال تو آپ کتراتے تھے روزہ رکھنے ہے۔

شاُه: ہاں جی پچھلے سال تاں سرگی کھان کا محاورہ بی نمیں تھا۔ اب اوہدی عادت ڈالی اے۔

آبا: وکیمیئے نال ماشاء اللہ کیا نور برنے لگاہے آپ کے چرے پر۔

شاُہ: آپ دی مرانی اے آپا صاحب' نہیں تاں آپاں معمولیٰ جے انسان ایں گنہ گار جے۔

خان: اجى كوكى جارے دل سے يو جھے۔

شاہ: آپ دی مرانی اے خان صاحب۔

آباِ: سنیں یہ تو تحی بات ہے بالکل۔ اب تو ہماری آر زو ہے کہ ہمارے بھاء جی کا گھربس جائے۔

خان: واه واسجان الله ـ

شاہ: نمیں بی آباں صاحب گھر کماں تے بسنا اے اب۔ اور حقیقت ایمہ ہے جی بی آباں خود اید ھے حق ماں نمیں۔

آپا: ہائے اللہ وہ کیوں؟ شاہ: لوکاں کیاں جمد ردیا

شاہ: لوکاں کیاں ہمدر دیاں بۇرن لئى جمارت تے روں روں كى پالیسى آپاں نے بی سکھ لئی اے۔

آبا: واه بھاء جي پيروي بھي کي تو کس کي۔

شاہ: بت فیدہ اے اید حا۔ تمام لوک ہمدردی کریا کردے ایں بی سید تلقین شاہ کی شادی نمیں ہوئی پچاریاں دی۔ بت اکیلے پن کی زندگی گذار رہے ایں۔ آیاں نمیں کراندے خرچ کے ڈرتے شادی۔

آیا: ہائے میرے اللہ۔

شاہ: اور ہمدر دیاں بی سارے جمان تے زیادہ میرے ساتھ ایں لو کال کیاں۔ کوئی آئے دانے تے مدد کر جاندا اے۔ کوئی گوشت سبزی تے۔ آپال نوں کیا جابی دااے اور ابہتے بہتر۔

آیا: آپ تو کچ فراؤ میں بھاء تی۔

شاہ: ایسہ بھارت ما ای مرانی اے نمیں ال مارے گئے تھے آیاں میتم بھیتے کے

ہتمال ماں تے۔ اج میں اور بھارت کے سارے منتری اک مک ہوے دے ایں۔ اوہ بی ٹھو ٹھا کچڑ کے کھڑے ایں۔ ہے پر میشر کے ناں کا ایک پیر'اک مٹھ آٹا'کوئی پاٹا پراٹا کپڑا'کوئی کار چھلا سونے کا'کوئی پیتول نواں یاں پراٹا' کار توس چلیا دیا یاں ان لگ۔

یہ فقیرہانگ رہاہے کہ ڈاکو۔

آبا باکیا میرے دل کی بات کری آپ آباں صاحب۔ ایس وقت اُلر آپ غور نے مطالعہ فرماؤ جی تاں بھارت کا اک اک منتری چنگیز خان جبی طوطا کے مطالعہ فرماؤ جی تاں بھارت کا اک اردگر دسلور کا نھو ٹھالے کے منگ زکال کے اعزیا گیٹ اور کناٹ سرکس کے اردگر دسلور کا نھو ٹھالے کے منگ رہا اے ۔ فیر ملکی سیاحال دے چچے دو ڈ رہا اے 'گر گڑا رہا اے ۔ رو رہا اے 'گر گڑا رہا اے ۔ رو رہا اے 'گر کے سیال نوں ۔ آٹاؤ ہمل رہا اے 'کدے سیال نوں ۔ آٹاؤ ہمل دا جا رہا اے ۔ لوگ رحم اور بھر ردی کیاں چھتریاں وا جارہا ہے ۔ ایس او ہوے ایر ۔

خان: واووا_

آيا:

شأه:

شاہ: اور شام نوں ایمی فقیرا پی طوطا تک پر کالا نقاب بہن کے دوہاں کوہلیاں پر بہتولاں بھے کے۔ جیب مال سلی چاقو دیوا سلائی اور تیزاب کی شیشی ڈال کے کدے ہنومان روڈ کیاں کو نھیاں پر ڈاکے مار رہااے۔ کدے کناٹ سرکس کیاں د کاناں بھن رہااے۔

خان: بالكل نميك بالكل نميك.

شاہ: اور ضبح سورے خان صاحب! اوہی سلور کا نھو نھا اوہی تال دیاں کا پرانا مناسب جہا ڈملن جو گا آٹا اور اوہی پھاٹے پرانے کپڑے ڈال کے جرمناں فرانسیاں۔ امریکیاں۔ روسیاں اور افریقی سیاحاں کے پیچے بھگ رہااے۔ برمیشرکے مال کا اک بیسہ۔ اک مٹھ آٹا۔ کوئی پانیا پرانا کپڑا۔

آبا: (سوچتے ہوئے) واقعی آپ ٹھیک کہتے ہیں بھاء ہی۔

شاہ: اور دنیا جہان کے تھانید ار اور حوالدار اوہدی تلاش ماں پھردے ایں ڈاکو کی اور باربار آکے اوسے فقیرتے پچھ دے ایں بابا جی اید ھرکوئی مشکوک آدی تاں نہیں دیمھیا۔ غیر کمکی سیاح سَقِکے سَقِکے اپنے ہو ٹلاں ماں جاندے ایں اور ٹریو کر چیک بھنا جہائے ایس فقیرنوں دندے ایں۔ کیا کہنے ایس فقیر کے۔

خان: کیا کہنے اس ڈاکو کے۔

شاہ: نہ خان صاحب واکو کال اس نول کیئے جون سا خلا ہم ہو جائے ساری دنیا پر اہمی تک دو ملک ملائشیا اور بھوٹان کال سادھو سنت ای سمجھدے ایں بھارت نول۔

آپا: جس طرح اور ساری دنیا کی آنگھیں کھلی ہیں ان کی بھی کھل جائیں گا۔ شاہ: نہ جی جھوٹ ماں بڑی برکت اے آپاں صاحب' جو مرضی کے کے نام کے ساتھ لگائی جاؤ دنیامنی جاؤ۔ اک ٹاں بھارت ماں دیسے بی تعلیم کی کی اے۔ دوسرے اوہدر ضیعت العتقادی بہت اے جی' جوبات چھپ ٹی اخبار ماں یاں اپنے کیانام....

آیا: بول کی آکاش وانی۔

شاہ: ہاں جی بس او ہنوں لوہ پر لکیر سمجھ لیا۔ آج کل او ہناں کا ریڈ یو سویر شام اور رات نوں سون تے پہلے اک بات بتایا کردا اے بٹی پر دھان ایوب نے کما تھا۔ دلی پر قبضہ کر لو اور حملہ کرد کیو بھارت پر۔ لوؤ جی سارا ملک ای بچ منی جیشا ہے اوس بات نوں۔ حالاں سب نے تقریراں سیاں ویاں ایں پر دھان ایوب خال کیاں چھپ جھپ کے۔

ہدایت: مدر ابوب خان کو کیا ضرورت پڑی ہے جی احساس کمتری سے بھری ہوئی تقریریں کرنے کی۔

شاہ: اوہ ہم نوں کیا لوژپڑی اے ایسے شمر پر قبضہ کرن کی جہاں اگے ای راشن ہویا وئیا ہووے اور بندے نول بندہ بڈھ کھار ہا ہووے بھکھتے۔

ہدایت: بالکل جی۔ دلی جب تھی ہمارے کام کی اس وقت تک رکھی' اس کے بعد چموڑ جیماڑ دی' اب اس سے کیالیتا دیتا۔

خان: تى تى بالكل بالكل ـ

آپا: آپ ناں بھارتی لیڈروں کی خبریں پڑھا کریں بھاء جی۔ آپ تو بالکل کینے سے ہوتے جارہے ہیں۔ شاہ: کے ہے۔ آبال کیا جان بھے کے کینے ہوئے ایں؟

بدايت: بال بي بالكل محيك كمتى بين آياجي ـ

شاہ: اوئے توں کہاں تے آئپکیاایں چے ماں تے خواہ مخواہ۔ جاجا کے بیٹھ او دھر۔

ہرایت: ای وقت نمیں جا سکتا جی میں کہیں اور ۔

شاہ: میں کہا آباں صاحب' بی ٹی او میرا بھتیجا لے۔ گیا چوری نکال کے۔ دا بے مارن لگ پڑیا۔ اے ہدایت اللہ۔

آبا: بدایت الله میں تو جران ہوں تہیں شرم آنی جائے۔

ہدایت: انہوں نے خود دیا ہے جی ٹی ٹی او اپنی خوشی ہے 'اب آپ ہے رحم کی بھیک مانگنے کو....

شاہ: اوئے کافرا تیراستیاناس جائے اور میرے منہ پر جھوٹ مار رہا ہیں۔ کھا تاں سونمہ تسین دونوں نے مل کرمیری الماری کاجندرا نہیں تھاتو ڑیا۔

بدایت: کب بی؟

شاہ: اوئے میں تال تھیو ای نئیں اوس بکت۔ خان صاحب من رہے او اید هیاں باتال۔ دیمھیا جوانی کیسے گھور ری اے بزمیسے نوں۔

خان: بدایت الله!

آبا: یہ تم دنوں نے کیا ظلم کیا۔ کیوں بھاء جی کی الماری کھولی۔

شاہ: مینے تاں بولیا ای نمیں جاندا۔ کہا ای نئیں جاندا۔ میں تاں عاجز آگیا۔ جو کش تھا لمچے ماں کھو کے لئے شریک برادری کے۔ اب کیار وگیا تلقین شاہ یاس۔

آپا: آپ ہمارے ہاں آ رہیں ہماء جی اور احت بھیجیں ان لڑکوں پر۔

خان: میرا غریب خانہ حاضر ہے شاہ جی میں' اپنے کند هوں پر بٹھا کے لے جاؤں آپ کو۔

شاہ: آپ دی مربانی اے۔ اب میرے ماں باتی کیارہ کیا اے۔

ہدایت: وه جی آپ بی نے توسب....

شاہ: اید حرآ جا۔ آجا میرے ساتھ۔ اس مکان کی جونسی رجسٹری پڑی اے اولی تیرے متھے مال مارال.... آجا بڑی کو ٹھڑی مال پیٹی مال تے نکال کے دیواں۔ ابھی دے کے رہاں گا سب کے سامنے۔ سب کے مور ھے۔ بمن رکدا کا ہے جارہا ہیں۔

بدایت: وه جیوه

شاہ: اوئے تینوں شرم نہیں آندی جڑ جڑ کردے وے۔

مدایت: وه جی میں تو تحی بات کمه رباتھا۔

شاہ: تینوں کئے کہااے سچیاں با ہاں کرن نوں۔

ہدایت: وہ جی بات سے ہے....

م شاہ: آپاں صاحب تے اور خان صاحب تے نانواں بی مجھنااے اور اگر ضرورت بڑے ہاں اک کو نھالی لخوانا اے ایناں تے۔

بدایت: وه کس طرح جی؟

شاہ: بس ہارتم کی بھیک منگ کے 'معذوری ظاہر کرکے 'سلور دا نھی نئے ، عابجا کے جد ہو گئی اناج تے بے فکری تب آپاں دو پہتول خرید نے ایں۔ اُ سے تیرے لک کے ساتھ اور اگ میری بغل ماں۔ آنڈ گوانڈ کوئی گھر نہیں جپٹر ناد حاڑا مارن تے۔ پہل کرنی اے ہاشمیال تے۔ سورے پھیر بھیس بنالیا کرنا اے فقیری کا۔

ہرایت: یہ آپ کیا کمہ رہے تی؟

شاه: جدال بشتال تر جان گیاں آپاں دوہاں کیاں۔

مدایت: نمیں جی ... توبہ کیجے ... یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں۔

شاہ: اوئے من جامیں سیح کمہ رہاایں۔ دل پھاڑ کے تیرے اگے حچیڑیا اے من جا۔

ہرایت: منیں جی ۔ تو بہ میری ... میں نہیں مانوں گا جی مجھی نہیں مانوں گا۔

شاہ: ہان لیا آپ نے اب نئیں حوصلہ پڑدا میرے عاجز کے ارادے دیکھ کے میرے کم نصیب کے حوصلے دیکھ کے۔

ہدایت: توبہ توبہ شاہ جی۔

شاہ: اوئے من جا ہدایت اللہ۔ من جا۔ میں کمہ رہا ایں تیریاں بشناں تر جان گیاں۔ ہادیکھیا آپاں صاحب کیا کمہ رہا اے میرا حوصلہ دیکھے لے۔ لے لے ر جسٹری میں کیا ہدایت اللہ نکال لے حوصلہ۔ ہدایت: تو ہہ جی۔ تو ہہ میری میں نمیں کروں گاجی سے کام میں نمیں مانوں گا۔

(فيز آؤٺ)

اور ٹریو ار چیک بھنا جہا کے ایس فقیر نوں دندے ایں۔ کیا کہنے ایس فقیر کے۔

خان: کیا کہنے اس ڈاکو کے۔

شاہ: نہ خان صاحب ڈاکو کال اس نول کیئے جون سا ظاہر ہو جائے ساری ونیا پر ابھی تک دو ملک ملائشیا اور بھوٹان کال سادھو سنت ای سمجھدے ایں بھارت نول۔

آپا: جس طرح اور ساری دنیا کی آنگھیں کھلی ہیں ان کی بھی کھل جائیں گا۔ شاہ: نہ جی جھوٹ ماں بوی برکت اے آپاں صاحب' جو مرضی کے کے نام کے ساتھ لگائی جاؤ دنیامنی جاؤ۔ اک تاں بھارت ماں دیسے بی تعلیم کی کی اے۔ دو سرے او ہر رضیعت العشقادی بہت اے جی' جو بات چھپ گئی اخبار ماں یاں اپنے کیانام....

آيا: بول کي آکاش واني -

شاہ: ہاں جی بس او ہنوں لوہ پر لکیر سمجھ لیا۔ آج کل او ہناں کا ریڈ ہو سویر شام اور رات نوں سون تے پہلے اک بات ہتایا کردا اے بنی پر دھان ایوب نے کہا تھا۔ دلی پر قبضہ کر لو اور حملہ کرد کیو بھارت پر۔ لوؤ جی سارا ملک ای تج منی جینیا ہے اوس بات نوں۔ طالاں سب نے تقریراں سیاں ویاں ایں پر دھان ایوب خال کیاں چھپ چھپ کے۔

ہدایت: مدر ابوب خان کو کیا ضرورت پڑی ہے جی احساس کمتری سے بھری ہوئی تقریریں کرنے کی۔

شاہ: اوہ ہم نوں کیا لوڑ پڑی اے ایسے شمر پر قبضہ کرن کی جہاں اگے ای راشن ہویا و ئیا ہووے اور بندے نول بندہ بڈھ کھار ہا ہووے بھکھتے۔

ہدایت: بالکل جی۔ دلی جب تھی ہارے کام کی اس وقت تک رکھی' اس کے بعد چھوڑ چھاڑ دی'اب اس سے کیالیتا دیتا۔

خان: تى تى بالكل بالكل ـ

آپا: آپ ناں بھارتی لیڈروں کی خبریں پڑھا کریں بھاء جی۔ آپ تو بالکل کمینے سے ہوتے جارہے ہیں۔



خان:

اے دیکھنے والو مجھے بنس بنس کے نہ دیکھو تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے

رشید: بھی واہ سجان اللہ۔ کیا کئے ہیں خان صاحب

خان: آداب عرض آداب عرض

ریاض: خان صاحب آپ کے گلے میں سوز ہے ماشاء اللہ

خان: کاش آپ نے ہم کو جوانی میں ساہو ؟!

رشید: آپ پر بھی نصیب دشمناں جوانی آئی تھی خان صاحب؟

خان: آئی تھی حضور' آئی کیوں نمیں تھی۔

ریاض: جھٹ سے آئی تھی اور کھٹ ہے گزر گئی تھی کیوں خان ساحب۔

مِدایت اللهٔ میرے استاد تو ماشاء الله اب مجمی جو ان ہیں جی۔

بیگم: کیوں نہیں 'تمہارے استاد جو نھسرے ۔

رشید: خان صاحب یه غزل آپ نے کب کمی تھی؟

خان: یہ غزل بیک صاحب؟ یہ تو میں نے اپن شادی کے دن کمی تھی۔

ریاض: مشاعره موا مو گا!

خان: کوئی ایک مشاعرہ صاحبزادہ صاحب۔ تین دن مشاعرہ ہو تا رباہمارے غریب

خانے پر۔

ہدایت: خان ساحب تعیرمیں بھی کام کرتے رہے ہیں جی۔

رشید: کیوں خان صاحب محک ہے؟

خان: اجى بس كچه نه يو جمين بيك صاحب

بدایت: قتل تمیزن میں آپ وکیل کاپارٹ کیا کرتے تھے۔

خان: بائے ظالم س زمانے کی بات یا و ولا دی۔

ہمیں بھی تو سائے خان صاحب کوئی اس زمانے کا ڈائیلاگ ۔ اے سات یردون کے اندر چیپی ہوئی متبرک اور لازوال ہتی! ہم بن خان: د کیھے کچھے تری بار گاہ میں ہروفت سربسجو دہیں۔ تو ہماری مترو کیوں کو معاف کر۔ ترحم شانہ میں بری منجائش ہے۔ ب تجالی ای قدر' جلوه جهال میں آشکار اس پر محمو تکھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے خان صاحب اس زمانے میں سلامیاں بھی تو ہو تی تھیں۔ تھیٹروں میں۔ رياض: رشید: ایک ذرااس کا بھی نمونہ بھی ہو جائے۔ بيكم: المئ نيس بيك صاحب ريخ ويجئ ـ بدایت: پین اور طبلے کے بغیر بھلائس طرح گا کتے ہیں استاد صاحب۔ واہ بیٹا واہ۔ خوش رہو۔ بالکل ٹھیک کہاتم نے پینی اور طبلے کے بنا کوئی کس خان: طرح سے ساامی گاسکتاہ۔ شاه: بدایت اللهاو بدایت آئے آئے شاہ صاحب تشریف لائے قبلہ بیم. شاه: آئے بھائی صاحب ہم تو کب ہے آپ کا نظار کر رہے ہیں۔ ایمه سارا کانجی ہوؤیں ہمارے گھرماں کا ہتے جمع ہوئیا وئیا اے السلام عليم جي-وعليكم السلام آج کال آپ نے فریب خانے نول بری رونق بخشی اے بی زے شاه: نصیب ایں ہمارے با میری سوئی پکڑ اوئے سردی جہی ہو گئی تش ... جی باں سردی تو اب ہو گی بھائی صاحب۔ ریاض: ابھی اچکن نہ ا ہارئے شاہ صاحب' ہوالگ جائے گی۔ ہا ہو جھے کی نیچے یاٹ گئی تھوڑی جہی میں نے سوچیا جد تک دو تو بے مار لئے شاه: ايوں_ بتيم: لائے میں لگا دوں ٹانگے۔ نہیں جی اوھڑی اے معمولی جہی آپ کاہتے زحمت فرماندیاں او۔ ہا یگ

ر که میری ' پر جیمتی پر ۔ خان صاحب اجھے ال رہے؟

خان: بی الله کاشکر ہے۔

ہدایت: یہ جی ڈرائی کلین کے لئے نہ دے دوں انچکن۔

شاه: کیوں اینوں کیا کو ڑھ چلیا و نیا اے۔

بدایت: اس کاکار بهت میلا موگیا ہے جی۔

شاہ: کالر تاں ساریاں انچکتاں کا میلا ہوئیا کردا اے چاہے کئے ای امیر آدمی دی

کیوں نہ ہو وے _

ہدایت: یہ اوپر کے تمن بثنوں کے ار دگر دہمی چیکٹ ہو رہی ہے۔

شاہ: تینوں کیا خبراے محون مون نوں۔ جید می داڑمی ہووے کی میرے جہی

اوہدی اچکن کاسینہ تاں تمنداای رہنااے ہیشہ!

بیم. آپ دا زمی میں بھی تیل لگاتے ہیں بھائی صاحب۔

شاہ: داژهی ماں تیل کون لگاندااے بھابھی صاحب ' ہویا کدے مکھن کا ہتھ مل لیا (سوئی نکال کالے آگے کی)۔ ویسے ای جی گر دوغبار بہت ہو جاندااے اج کل سالاں ماں۔

بَيْكُم: ليكن بير آپ كى الچكن اد هزكيے عنی شاہ صاحب؟

شاه: اوه جی میرے بھاکی شامت شیتنی کا ماریا شام نوں مال روڈ کی طرف جانگلیا'

ا گے کھڑے تھے شاک بردیاں پمن کے۔

بيكم: كاؤنوں كو كمدرے بيں۔

شاہ: ہتماں ماں تھیں او ہناں کے صند و کڑیاں چند و کٹھا کرن کیاں۔

ریاض: اوه'رید کراس کاچنده!

شاہ: اک چھوٹا جماشاک تھا' اوہ ہی جو پڑی میرے پر نظر تاں اچی دے ہو آیا اوہ
سید تلقین شاہ جا رہا ہے۔ دو چھوٹے جے شاکاں نے ڈبل لگائی میری طرف ب
میں بگ پر ہتھ رکھ کے بھگیا۔ اوہ تال کے ڈالیاں وئیاں تھیں تکراں' میری
اچکن کا سجا بنال مجمدے دے گوڈے تے لیٹ گیا۔ زور جو پڑیا تاں چاک
یاٹ گیاانگل بحر۔ آ دبیا ظالماں نیں۔

ہدایت: میں نے بھی بچاس ہے دے کرریڈ کراس کے دو جھنڈے لئے ہیں جی

تمں کا ہے کیا تھا او کے مال روڈ پر؟ شاه: مال روڈ پر شیں گیا جی ' سکاونوں کی ایک ٹولی آئی تھی ہمارے محلے میں۔ بدایت: تمن چرمین نول خبر کرنی تھی! شاه: ہدایت: چرمن بھی ان کے ساتھ تھے تی۔ لوؤ جی غور فرماؤ صاجزادہ صاحب۔ آپ تے کمانہ کروایمہ بیک ڈیمو کری شاه: کا کم شروع ' ولیتی ڈیمو کرسی رکھو د ساوری ۔ ریاض: یه تواحیمی بات بے شاہ صاحب۔ ا مجمى كيا خاك اے جی۔ اک تاں ايمہ جيك ڈيمو كرسياں محلياں ماں برياں شاه: وئیاں ایں۔ بچے ای ووٹ دین والے ریندے ایں اور بچے ماں ای ممبر تھمے وے ایں اک محلے کے _۔ یہ اور بھی احیما ہے۔ شاه: پہلے زمانیاں ماں کیا آرام ہوئیا کردا تھا۔ نہ ہم اسمبلی ممبر کے متھے لگدے تھے نہ اوہ ہمارے علاقے مال آندا تھا۔ اوبرے مماشحے آیا کروے تھے۔ بمبو کاٹ پر لوکس میٹر لاکے بولیا کردے تھے۔ او ہناں کے ساتھ ای ہمارے بریاں کے سودے ہو جاندے تھے اور ہم بوٹاں ڈال آیا کردے تھے۔ اب آپ کو کیا تکلیف ہے جمائی صاحب! شاه: ہالے گیا بجاہ میے ساتھ آکے شاکاں کے۔ بتا نہیں رہا آپ نوں۔ رشيد: آپ تو کچھ نہیں دے آئے شاہ صاحب۔ شاه: اک ہیں۔ نمیں دیا آیاں نے ۔ بلکہ بحث کری او ہناں کے ساتھ کھڑ کے ۔ بتيم: آپ کو پچھ تو سوچنا چاہے تھا بھائی صاحب کہ جب آپ کی مگر ہوئی تھی تو ا یک سکاؤ۔ نہ نے ہی آپ کو اٹھا کر پنسزی پر ڈالا تھا۔ شاه: اوه تاں اوبدی ڈیوٹی تھی۔ بردی پائی وی۔ سیٹی لگائی وی۔ رسی بدھی وی

تھی لک کے ساتھ ۔ او ہدا فرض تھامینوں اٹھاندا زخمی نوں۔ بیگم: آج آپ کا بھی بیہ فرض تھا کہ کچھ اس کی صند و پتی میں ڈالتے اور اس کار خیرمیں حصہ لیتے۔ شار میں سے سے کے محمد انسان کا میں ماند میں ساتھ

شاه: ستال بیال کی تال اچکن پیژوالنی اور کیا کردا رید کراس لنی!

لیکن آپ بھاگے کیوں شاہ صاحب؟ اوہ پیے منگ دے تھے جی۔ شاه: آپ کا دل نہیں چاہتا تھا دینے کو تو نہ دیتے 'کوئی آپ پر زور تھو ڑا تھا۔ رياض: زور نہیں تھا تاں پھیرمنگ کا ہتے رہے تھے چندہ؟ شاه: بتيم. ریڈ کراس کے لئے بھائی صاحب اور کاہے کے لئے۔ شاه: اوبرا فيده؟ ریاض: شاہ صاحب آپ کو اس قدر بے خبرتو نہیں ہونا چاہئے۔ حضور ریم کراس کی جمع کی ہوئی رقبیں زخمیوں' مجروحوں' مضروبوں کے کام بھی آتی ہیں اور ان ہے خیراتی ہپتالوں میں....... آ د می کد زخمی ہووے اور کد جائے اینے جمع کرائے وے چندے کا استعال شاه: بيكم: اینے استعال کے لئے نہیں بھائی صاحب' دو سرے بھی تو آخر انسان ہیں۔ ان کابھی آپ پر کوئی حق ہے۔ جنہوں ہم جان دے ای نمیں اوبدا ہمارے پر کمال تے حق آگیا۔ ہمارے شاه: بھانے جام مرے جام جیوے۔ بيكم: بائے بائے بھائی صاحب سے آپ کیا کمہ رہے ہیں!! شاه: صبح جائمیں اوئے یو نمین کونسل کے دفتر ماں۔ بدایت: احمایی۔ اور چیرمن تے کمیں یاں تاں ہمارے بجاہ پسے واپس کر دئیو نمیں تاں اگ شاه: ہو تل نینچر آڈین کی اوراک ہو تل کاربائی کی بھرکے دئیں۔ بيك: دی ہوئی خیرات واپس لیں گے آپ؟ شاه: دیئی ریڈ کراس نے تاں ہم تاں مارے گئے جیدے جی کہ نمیں؟

بیل: دی ہوئی جرات دا پس میں کے اپ؟

شاہ: کل کلاں ہاشمیاں کے سٹ بھیٹ لگ گئی اور ہماری افھیائی او ہمناں پر برت

دیئی ریڈ کراس نے ہاں ہم ہاں مارے گئے جیدے جی 'کہ نمیں؟

بیکم: کھلا دل رکھیئے بھائی صاحب 'خدا اس کا نیک اجر دے گا۔

شاہ: نیک اجر تے ہاں ہائیکل کی بال ٹوپ نمیں آندی دوپیمیاں کی۔ دوجیماں

کے شمی تو نہہ دے کے جاہے کار خرید لوؤ کمی تے لمی جاہے کار خانہ لگا لوؤ

دوچینیاں کا۔

والوں کو ہپتالوں میں داخل کیا گیا۔ اب جناب

بیکم: زخیول کو خون کی منرورت تھی' ان کے لئے گلوکوز درکار تھی۔ یہ سب

کام ریڈ کراس کی طرف سے کیا گیا....

شاہ: کیا کم دخایا پھیر ریڈ کراس نے۔ دس بندے تاں موقع پر ای فوت ہو گئے بچارے۔

ریاض: افوہ شاہ صاحب' زندگی اور موت تو خدا کے اختیار میں ہے ہم تو کو شش اور۔ احتیاطی تدابیر کی بات کر رہے ہیں۔

رشید: اصل می گولی چلی بھی اند حاد مند صاحزادہ صاحب۔ ایک تو ہجوم زیادہ تھا۔

اس پر فائیر کھول دیا تین طرف ہے۔

بیکم: علارے ساد هوؤں اور ناتگوں پر ایسی فائر تک کرنی نہیں چاہئے تھی گور نمنٹ کو۔

شاہ: اگر کمیں میں ہندا ناں اندرا گاند می صاحبہ کی جگہ تب میں بیلی کو پڑان تے لی فائیرنگ کرانی تھی۔

بيكم: أف الله آب شكل سے تواہيے ظالم نيس لكتے بھائي صاحب!

شاہ: مینوں خبراے تاں جی احجمی طرال تے بنی ایسہ سادھو کون ایں اور دھرنا مارن والے کو نسے ایں۔

رشید: کون بی آپ کے خیال میں؟

شاہ: ادھے تاں چین کے ایجٹ ایں اور ادھے پاکتانی تھس بیٹیے ایں جو نے دلی ایڑے دے ایں۔

ریاض: مجنی داوشاو صاحب مندوستان سے تو جب آئیگی سو آئیگی کی خبر آپ نے ایڈوانس سنادی۔

شاہ: ایس مرتبہ خدا خر کا ہے لیٹ ہو گئی ایمہ خبر' اب تک پننی جانی جابی دی تھی۔ تھی۔ ویسے میں کہا جی صاحبزادہ صاحب پاکتانی تھس بیٹیے ہیں بہت جی

بمارت مال....

بيكم: كهال بھائى صاحب_

ٹناہ! ہندوستان ماں جی اور کماں جانا تھا تھی بیٹھیاں نیں۔ اب تال فیرکش لیٹ ہو گئی خبر' نہیں تال اس وقت تک آ بجی تھی بی جینی ابجشال اور پاکستانی تھی بی جینی ابجشال اور پاکستانی کھی بیٹھیاں نے ل کے آکاش وائی پر جملہ بولیا اور اوہنوں اگ نگان کی کوشش کری۔

بدایت: یه هربات کاالزام پاکتان بی کو کیوں ملائے شاہ صاحب؟

انھیا آپ تے نہ جائے ' تلے منہ گوؤیاں کا۔ جد بھارت سرکار تے اور کش بن دا سردا نہیں تاں اوہ سارے الزام کا نوکرا انھا کے ہمارے سرپر دھردیا کردی اے۔ میزو قبائل کی لڑائی ماں پاکتان کا ہتھ اے ' تاگیاں کے یدھ ماں چینی شامل ایں۔ کشمیر کی جنگ آزادی میں پاکتانی تھی بیٹھے شامل ایں۔ سلم اور بھوٹان کی سرحد پر چوبی خوفتاک چینی ہروقت منڈلایا کردے ایں۔ شخ این نویں سکھ صوبے کی کینٹ ماں دو پاکتانی و زیر لئے جا رہے ایں۔ شخ عبداللہ نوں پاکتانیاں نے قید کروایا اے۔ کیرالہ سٹیٹ ماں چینیاں نے صدر راج چھ مینے اور برھایا اے۔ کوئی بچھے بھارت سرکارتے سرکارتی مرکارتی کی کش کریا کردی ایں یاں محض بگانیاں نے کم کروایا کردی ایں۔

ریاض: نندہ صاحب تو منتعنی ہو گئے۔ آپ کے راثر میں رادھا کشن صاحب نے براض بنان کا استعفی منظور فرمایا اے برے افسوس ساتھ with regret اوہناں کا استعفی منظور فرمایا اے والے۔

شاہ: او ہناں کے اشعفے ماں بی پاکستان کا ہتھ معلوم ہندا اے' نہیں تاں نندا صاحب وزارت حیثر ن والے تاں نمیں تھے۔ اوئے تیتے سے مرتبہ کیااے لیے لیے لیے قدم پٹیا کر۔

ہدایت: میں تو لمبے قدم ہی اٹھا تا ہوں جی۔

شاہ: دو مرتبہ گیاایں تیں میرے سامنے باور جی خانے کی طرف اور کتھا کل کی تور گیاایں۔

بيكم: لب قدم انحانے سے كيافايد و بھائي صاحب؟

شاہ: جی کم تھس دی اے جی۔ ہمارے تایا صاحب گز سوا گز کی لاہنگ بٹیا کر دے تھے۔ موجے او ہناں دے چلدے تھے پنج چھے برھے۔

بیم: ہائے میرے خدا۔ شاہ: آو جد بھارت نے لہور پر حملہ ک

شاہ: آہ جد بھارت نے لہور پر حملہ کریا اے چھے ستمبرنوں اور جیم خانے ماں دارو پین کا پروگرام بنایا اے' اوہتے کوئی ڈھائی مینے پہلے اینوں خرید کے دیئی تھی جتی۔

ہدایت: سیس بی بی تو رن کھھ کے زمانے کی خرید ہے۔

شاہ: چل جددی سمی۔ اب دیخ ہاں چھوٹے چھوٹے قدم بٹ کے تھسا دیئی تیں کہ نئیں اوئے۔

بیکم: اب تو دانت د کھا دیئے بیچاری جو تی نے۔ اب تو اس کا استعفیٰ منظور کر ہی کیجئے شاہ صاحب۔

شاہ: چاہے تم اتر جائے سوتر سوتر تیریاں تکویاں کا میں تیری جتی کا استعفیٰ منظور نئیں کرنا۔ اگر کریا ای کریا تاں with regret نئیں۔

ہدایت: احجاجی۔

شاه:

جد اٹھ ستبرنوں بھارتی سینانے سالکوٹ پر ہملہ کریا ہی بھابھی صاحب ہو۔
مینوں چنکی سونف کی چڑا تھی۔ میں تھا بیٹھاؤیا منٹی قادر بخش پا، جدنوں
آگاش وانی تے خبرال سنان والی بی بی کما ایس وقت سیالکوٹ سکیڑ میں
بڑا معینکر یہ ھی ہو رہا ہے۔ منٹی قادر بخش نے کمالوؤ تی اید هرلی بحر گئے ہرے
جھوٹے
جھنڈے والے۔ میں کما منٹی تی ویخدے چلو بڑے بھاری وشمن نے چھوٹے
جھنڈے والے۔ میں کما منٹی تی ویخدے چلو بڑے بھاری وشمن نے چھوٹے
جھنڈے والے۔ میں کما منٹی تی ویخدے چلو بڑے بھاری وشمن نے چھوٹے
ایس وقت ممولا، مردار خور گد ھال تے لڑ رہا اے۔ جدی یدھ معینکر ہویا
ہے۔ ایر تے آگیا بابو ضفل الی کا جوائی او مدے یا تھا.......

ریاض: اب بھارت آپ سے پچپلی ذلت کا بدلہ چکانے کے لئے ایم بم بنا رہا ہے' سمجھے آپ!

بیکم: ہاں تج بیہ ہے بھائی صاحب کہ بھارت نے پاکتان کی اس تجویز کو رو کر دیا ہے کہ ایٹمی ہتھیار نہ رکھنے والے ملک اپنی ایک کانفرس بلائیں۔ ریاض: یہ اس لئے بیکم صاحب۔ کہ بھارت خوب جان گیا ہے یہ منحی بھر دیوائے 'ڈی دل فوج ہے تو فکست کھاتے نہیں' اب ان پر کسی رات کی ہمر کی میں دو چار ایٹم بم بی گراکرانہیں ختم کردیں۔

شاہ: جے جیے گھنڈر بڑمدے ایں صاحبزادہ صاحب 'تیسے تیسے دوانے بڑمدے ایں۔ سمجھے آپ؟

شاہ: بات کش نہیں جی۔ بھارت تے در پر دہ پاکتان نوں اشارہ کریا اے بی تمیں بھی اپنے میں ایٹم بم تیار کر شتابی تے۔ اگر کہیں بھارت ایس کانفرس کی تجویز ردنہ کردا تال پاکتان نے لیٹ بتانا تھا جی اپنی ہتھیار۔ جمعدیاں نوں باہن اک جیما ہویا کردا اے بھابھی صاحب۔

بیم: توکیاہم کو بھی ایٹی ہتھیار تیار کرنے ہوں گے۔

شاہ: لے ہے 'کری تاں بادشاہاں جیسی بات۔ جد بھارت نے ناطقہ بند کریا تھا تجارت کا ٹاں لگانیاں پیاں تھیں تاں کپڑے کیاں ملاں۔ لاے تاں جوٹ کے کارخانے۔ کھو لنیاں پڑنیاں کہ شکیں آرڈینس فیکٹریاں۔ میں کیا بھابھی صاحب پڑیا کہ شکیں کیا کیا لیا لونڈرال والا چتی دار۔ اوئے تینوں کیا تھااک چنکی سوئف کی پکڑانویں۔

بدایت: کھاتو کھے ہیں تی آپ۔

شاہ: برسوں تے تکیلے کھا کھا کے مکد دق جہا ہو گیا۔ دیکھو جی بیکم صاحب۔ جد تک تشمیر کا فیصلہ نئیں ہندا سلامتی کونسل کے ریز ولیشن کے مطابق ایٹم وغیرہ بنانا ای پڑے گا آپاں نول۔ امن کی خاطر جی۔ ایٹم برائے امن۔ اور تال نئیں کش۔

ریاض: کی کرنے آپ بھی بھارتی سرکار جیسی باتیں۔

شاہ: ایمہ تمام او ہناں کا ای فیض اے جی۔

بیگم: مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی بھائی صاحب کہ بھارت باتیں تو امن اور میں مقدم کے سمجھ میں نہیں آئی بھائی صاحب کہ بھارت باتیں تو امن اور

عدم تشرو کی کرتاہے اور

شاه: سکیولرازم کی بات تاں آپ بھل ای گئے۔

ریاض: اور جمهوریت کی بھی!

بیکم: بال بیر سب کچھ لیکن دھمکیاں دیتا ہے ایٹم بم کی۔ خون بہا ہے اقلیتوں کا۔ قل کر ہے ان فرقوں کو جن کا ند ہب گؤیو جانہیں ہے۔

شاہ: اصل ماں آپ نے بھارتی جمہوریت اور بھارتی امن پندی کا میوہ پمکمیا نمیں نمیک طرال تے۔ اقلیتاں کے بہت مزے ایں بھارت ماں۔

ریاض: اقلیتوں کے مزے ہیں شاہ صاحب!

شاہ: دیکھو جی ایس ملک بھارت ماں جنے بی اقلیتی فرقے ایں' اوہناں کے ہر آدمی نوں تن خاص رعائمتاں این۔ برحمن بانیا حکومت کی طرف تے۔

بيك: ووكيا ثاه صاحب؟

شاہ: اک تاں اقلیتی فرقے کے کیے آدمی کے گھر چوری شیں بندی بھارت ماں۔

بَيْكُم: كياوا قعى؟

شاہ: ہاں جی' ہر آدمی رات بحر باہر کیاں بتیاں بال کے جاگدا رہندا اے بئی کہیں جن شکمی گنڈے اوہ ہے گھر پر دھاڑا نہ مار دین ۔ جاگدے دے گھر ماں چور کمال تے آسکدااے بھلا۔

رياض: (نس كر)خوب خوب!

شاہ: دو سرے بھارت کے اقلیتی فرقے کے کیے آدمی نوں کتا نئیں بڑھ دا۔

بيك: كتانيس كانيا؟

شاہ: ہروقت ہتھ میں سوئی لے کے باہر نکل دا اے کمیں اکثری فرقے کا کوئی بعدر پرش اوہ سے پر حملہ نہ کر دیوے۔ گؤ رکھشا یہ ہے کے تحت جید ہے ہتھ مال ہروقت سوئی ہووے اوہ سے نزدیک کتے نے کمال تے آنا اے بھا۔

بيك اور رياض: (دونول منة بير) خوبواو شاه صاحب واه

بیکم: اور تیسری کیار عایت ہے مائنورٹی کمیونٹی کے آدمی کو؟

شاہ: تیسری ایمہ رعایت اے جی بھابھی صاحب بنی بھارت مان الملیتی فرقے کا کوئی آدمی پڑھا نئیں ہندا کدے۔ بیگم: کیاواقعی بچ بھائی صاحب! شاہ: لوؤ میں کیا جھوٹ کمہ رہاایں؟ بیگ: یہ کس طرح شاہ صاحب؟ شاہ: روز روز دے بلویاں دی وجہتے جوان ای مرجاندااے۔ شاہ: (سب زور زورے منتے ہیں)

(فيدْ آؤٺ)





شاه: بدایت الله۔

بدایت: بال بی ـ

شاه: اوہ یا رکیا تاں چورن کا بھورا۔

بدایت: چورن جی؟

اوہ یار غازی صاحب ایسا کھلا دندے ایں ' ایسا کھلا دندے ایں ۔ جیسا بقر عید شاه:

پر اپنے ہتھ تے ذبح کرن کاارادہ ہو وے۔

ہدایت: خدانہ کرے جی۔

لیا تاں ذرا جلدی دے کے چورن۔ شاه:

بدایت: ایمایی۔

رقيه: עע...... עע עע

> بدایت: رقیہ کی بی جی۔

اوئے ایمہ کد حرتے آعی ایتال ونال کی بھلی دی۔ آرقیاں صاحب آجا۔ شاه:

لنكم آ-

السلام عليكم لالا_ رته:

شاه: رقیه: وعليم السلام - سناكيا حال مين كيا اج تال يوى دَكھ نكالي دى ا ـ -

قمریاجی کے بیمال منی تھی 'ان کے لڑکے کی سالگرہ پر۔

شاه: کونے کی سالگرہ تھی؟

رتيه: بوے کی۔ خیرہے میں سال کا ہو گیا۔

ماشااللہ ۔ لے ویکھ مجرر قیاں میری تیری ملاقات نوں بید برھے گذر کچکے شاه:

ایں کوئی منے بھلا؟

ہاں واقعی میں برس ہو گئے یو رے۔ رقيه:

' کڑی بینی ہندی تھی تیں جب بلو ہو یا تھا۔ شاه: رقیہ: وقت گذرتے پتہ ہی نہیں چلٹالالا۔

شاہ: میں کمااک بات پر غور کر رقیاں اگر برا نہ ہے تال۔

رقیہ: فرمائے۔

شاه: شادی کرالے 'کاہتے جوانی رول رہی ایں گوٹے والے کپڑیاں مال۔

رقیه: اب شادی کیسی لالا!

شاہ: کیوں'اب کونسی دیر ہوگئی اے؟

رقیہ: بیالیس برس کی تو عمر ہو گئی۔

شاه: کنی کهی؟

رقیہ: بیالیس برس لالا' بیالیس برس ۔

شاه: ایمه تال زیاده موعنی رقیال به میں تال اکتابی سمجھد ا رہاج تک۔

رقیہ: نسیں جی اکتالیس کماں لالا' پورے بیالیس ہو چکی ہے۔ اور میں جو اب تک انتظار کرتی رہی لالا تو مجھ ہے قتم لے لیجئے۔

ېدايت: په کیجځ بی ډورن

شاه: اوئے ہاکیا؟

مدایت: چورن کی شیشی تی ۔

شاہ: ہے کہ نمیں بے ہدیتا۔ اوے مینوں ایسہ چورن تاں نمیں تھا چاہیدا' اوہ ڈبہ پکڑ کھیر کا جونسا غازی صاحب کی کاکی نے زورا زوری میرے تھلے ماں ڈال دیا تھا۔

ہدایت: آپ تو کمہ رہے تھے بدہشمی کی شکایت ہو رہی ہے۔

شاہ: اوئے بر ہضی نوں بر ہضی ای کٹیا کردی اے۔ ہمارے نانا صاحب کی حکمت ایمی بتاندی اے۔ اک مرتبہ رقیہ صاحب۔

رقیہ: بی۔

شاہ: ہمارے tt صاحب پا اُرے سام ماں اک جٹ آیا۔ پیٹ پھلیا دیا تھا او ہدا ابچارے تے۔

ہدایت: الحارے سے تی؟

شاه: نانا صاحب نے نبض دیمی اور فرمایا الله تعالی نے انسان دا معدہ باراں

ا نگلال کرا بنایا اے۔

رتيه: می

شاہ: چار انگلاں اید ہے ماں رونی ذالئے۔ چار انگلاں پانی کے لئے رکھئے اور چار انگلاں خالی ساہ کے لئی۔

ہدایت: بالکل ٹھیک فرمایا جی انہوں نے۔

شاہ: تب او ہناں نے جٹ تے پچھیا تمیں کیا کردا ایں بن ۔ جٹ نے منجی پرتے سر
انعا کے کیا آپاں تاں شاہ بی باراں انگلاں روئی تے ای توس لنی دا۔ نانا
صاحب نے کما اور پانی؟ بولیا پانی آپ جیتھاں تریزاں ماں بو جایگا۔ نانا
صاحب نے فرمایا اور ساہ؟ بولیا ساہ تے آپاں کیالینا۔ آے آئے'نہ آئے نہ
آئے۔ ہا پکڑا مینوں تججی۔

بدایت: صبح کما لیجئے گا۔

شاہ: مورِ داکیا متبار اے' آئے آئے نہ آئے نہ آئے۔

رقیہ: نه لالا اگر طبیعت خراب ہے تو نه کھائے۔

شاہ: لے بنی رکھ دے لجائے باور جی خانے ماں۔ رقیاں صاحب نے ہم نوں کو نسا روز روز روکناں اے۔

ہدایت: احجاتی۔

شاہ: میں کہار تیہ ساجے۔

رقیہ: بی

شاہ: اگر کمیں میری شادی ہو جاندی تاں آپاں بہت کننے کار ہونا تھا بیوی صاحب کا۔

رقيه: كيا؟ يج لالا؟

شاہ: اک تال کی تھی آبال کار نسطال پر۔ مور ھے بہانا تھا شاہنی نوں۔ پھیرا یے
کھو کھے پر کار روکیا کرنی تھی جد ھر شاہنی کا ہتھ ہووے۔ او ہنے سونے کے
کنگن والا ہتھ باری مال تے ذکال کے کمنا تھا: لڑکے دو بو تلال لیا۔ میں آوا ز
دے کے بولنا تھا او کے تیکھے ساتھ مال لیا کمی دو۔

ہدایت: (دورے)اچھاجی۔

لے ہے۔ اوئے شاہی تے بغیردو تیکھے کیا کرنے اس؟ شاه: بدایت الله سمجھ رہا ہے کہ ایک شاید میرے لئے منگوا رہے ہیں۔ رقيه: اہے تیجے اک ول کی بات کرنی ایں رتیہ ۔ شاه: كئے لالا شكر ب جو آب كے دل ميں خيال آيا۔ رتيه: تن ہزار کے تاں میرے یا ایں سیش سانی قنگ شاه: رتيه: آپ کے پاس؟ ہاں۔ اور پنج ہزار کی کرائی دی اے انشورنس ڈا کانے تے۔ شاه: رقيه: بائے میرے اللہ! - سے؟ اک مکان لیا' او کا ژے ماں۔ شاه: او کاڑے والا تو کرایے پر دے رکھاہ آپ نے۔ رقيه: چالی کلے زمین نت کلاں ماں۔ چاہے آلوجع لے ' چاہے تمباکوجع لے۔ شاه: آپ سلامت رہیں لالا 'مجھے زمین سے کیالیں ویتا ہے۔ رقيه: جد ریٹائر ہویا سمین تے تب ملی اے گزیجونی ساؤھے ست ہزار کے لگ شاه: لالا مجھے ان ساری تفسیلات کا تو علم ہی شیں تھا۔ رقيه: ا يمه ميرے دل پر بوجھ جماتھا کئي سالان کا شخم رہا۔ اج مينے سوچيا رقياں تے شاه: تمام بات کھل کے بیان کر دیئے۔ لالا روپيه پيه اور دهن دولت تو آني جاني چز ہے۔ رقيه: اب میں تینوں بتانواں دل کا بھید۔ سمہ نہ کریں اور میری عمر کی طرف شاه: وهیان نه ماریں۔ ہائے لالا میں کیوں غصہ کرنے لگی خدانخواستہ۔ رقيه: اور کے تے ایمہ بات کریں لی ٹال 'بس میرے تیرے ور میان ای رہے۔ شاه: بالكل آپ خاطر جمع رئيس ۔ مجھے كيا ضرورت يزي ہے كسى سے كرنے كى۔ رقيه: ایمہ تمام دولت میں شادی نہ کرا کے جو ژی اے۔ تمیں بی شادی نہ کریں شاه: تمام عمر- سمجمي نهيس سمجمي؟ (خاموش ہے) رقيه:

```
شاه:
ر قيال! رقيال صاحب ...... كيا موحميا ...... اوئ ياني كا جهنا ليائي بحك
                                                                    خان:
             یانی یانی کر گئی مجھ کو قلندر کی ہے بات
             تو جما جب غير كے آگے نه من تيرا نه تن
ہوش کر ...... ہوش کر ..... رقیاں ..... رقیاں صاحب نان صاحب
                                                                     شاه:
             آگئے جی۔ آؤجی خان صاحب ..... قبلہ ..... آؤ۔...
                                                     السلام عليم -
                                                                    خان:
                                                                    رقيه:
                                               ملام خان صاحب۔
                 وعليكم السلام جيتي رہو بني ...... كيئے حضور كيا حال ہے؟
                                                                    خان:
                                                                    شاه:
میں کہا خان صاحب اج تاں رونی یو ری کھا دی معلوم ہندی اے ۔ بڑا کڑا
                                               کے دار شعریز حیا۔
                     محوشت شاہ صاحب..... بعنا ہوا کھڑے مصالح کا۔
                                                                     خان:
                      ہاں جی کھڑے کوشت مصالحے کا بیٹھا ہو ئیا کوشت۔
                                                                     شاه:
                                               حضور السلام عليكم به
                                                                   بدایت:
                          وعليم السلام - كمو ميال بدايت الله تهيك مو -
                                                                   خان:
                                                 ہدایت: اللہ کا شکرے ہی۔
                        آج تو بہت خوش معلوم ہوتے ہو۔ کیابات ہے۔
                                                                    خان:
 میرے ساتھ رہے گا تاں خوش ای مووے گا خان صاحب ...... جد بھکانے
                                                                     شاه:
           بیچیا کردا تھا دا تا دربار پر تب کیا ہی جہامنہ نکلیا ویا تھا او نے تیرا۔
                                                          ہدایت: ہاں تی۔
                    اب کیا گااں دغ رہی آں۔ سیک نکل رہا پندے تے۔
                                                                     شاه:
                                       آپ کی مربانی ہے میرے آ قا۔
                                                                    بدایت:
                                  يه رقيه لي لي كيون خاموش جيني بين؟
                                                                     خان:
                                 کچھ نہیں خان صاحب 'بس ایسے ہی۔
                                                                     رتيه:
                                                                      شاه:
 بتائیں نال رقیہ۔ بس بھید اے رہے تیرے اور میرے ڈرمیان۔ لوک بھید
```

لین کی خاطرایسیاں باتاں کریا کردے ایں۔ غان: کیاشاہ صاحب کیا؟

(وستک)

شاہ: ہاویخ تاں ہار ابو ہاکون بٹ رہا ہے۔

بدایت: دیکهآمون تی۔

شاہ: او ہنوں کمیں چو گاٹھ کمزور اے۔ اگے تے بو ہا کھڑ کانا ہو وے تاں ہاشمیاں کا, کھڑ کایا دیا کرے۔ ہم ہا ہر نکل کے پچھ لیا کراں گے۔

رقیہ: باشمی صاحب کے یماں دستک سے آپ کیوں باہر نکلیں گے بھلا۔

شاہ: واہ تیراکیا خیال اے ہم سے دے دہمن ایں۔ جدنی ہاشمیال کے بوہ پر کوئی کھڑک ہوک چندی اے 'ہم پہلال جا کھڑ دے ایں اپنی چوگاٹھ پر بنی کون آیاکون گیا۔

رقیہ: یہ نفتم کالم کاکام آپ نے کہاں سے سیما۔

شاه: سکھیااے اک جگہ تے ' نام نہیں بتلائی دا۔

مدایت: وه توجی صاحب زاده صاحب تشریف لائے ہیں۔

شاه: صاجزاده صاحب!

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: اوئے بھینس کی طرال ہوہے مال جو سنک بھسان ڈیسہ پڑے ' اے کا ہے ۔ نہیں تنگھے۔

ریاض: (آتے ہوئے) میں نے سوچا پہلے یو چھ لوں 'شاید آپ گھر برنہ ہوں۔

شاہ: اج آپ دے دل ماں ایمہ خیال کماں تے آگھیا؟

ریاض: لوگوں کی زندگی کچھ ریگو لرہو گئی ہے تاں۔ میرا خیال تھا آپ نے بھی کوئی چارٹ ٹانگ لیا ہو گا اپنے اٹھنے بیٹھنے' سونے جاگنے کا۔ اور اس وقت آ

شاہ: اپنی کاں نمیں ہوئی جی۔ آپاں تاں پلک کے آدمی ایں۔ جیسے پہلے تھے 'ایسے ای اب ایں۔ ایسہ ریگو لر زندگی تاں سرکاری ملازماں کی ہوئی اے۔ رقیه: بال مج صاجزاده صاحب به سرکاری د فتروں کو ایکا ایکی کیا ہوا۔

شاه: کیامواجی؟

رقیہ: وہاں تو یوں کام ہونے لگا ہے کھٹا کھٹ جیسے بنکوں اور ڈا کنانوں میں ہو آ ے۔

ریاض: دیکھا پھر آپ نے؟

شاہ: کل مبح مینوں صاحب نے بھیجیا سکٹریٹ ماں اک کو ٹمیش داخل کرن لئی۔ میری تاں وہاں جاکے دیریہ کنب عمٰی۔

رياض: كون؟ كيون؟ خير باشد!

شاہ: ساؤھے ست بجے ہر کوئی اپنے کم پر ایبا ڈٹیا ہوئیا' جیسے موریے ماں سپاہی ہندا اے۔ اور تاں اور خان صاحب آب کے محلے کا بابو علم دین بی عینک لگا کے پر چیاں کٹ رہاتھا۔

ہدایت: یہ بی محور نر محمد مولے خان صاحب نے فوجی روح پھوتک دی ہے دفتروں میں۔

شاہ: بس ایتھے ای روک دے ایس بات نوں۔

ریاض: سکیوں جی شاہ صاحب۔

شاو: محلے میں بی بنائی عزت خراب کرن لگا ہے دو منٹ ماں۔

رقیہ: کیوں آخر!

شاہ: اوجی اینویں لوک کمن کے سید تلقین شاہ پنو ہو گیا۔ ہے کہ نہیں مور کھ' بی عزت کے سرمال کمیسہ ڈالن لگیا تھا۔

رقیه: جو بات انچمی ہو اس کی تعریف کرنی چاہئے اور جو بات بری

شاہ: تال نال نال اگے تے ایمہ بات نہ کریں۔ اپنا عیب چھپان لئی حکومت پر نکتہ چینی کرنی بہت ضروری ہندی اے۔

ریاض: واه یه آپ نے کیابات کی۔

شاہ: لکھاں کی اک ای کری اے صاحبزاد و صاحب - اگر کمیں آپ دا پلا ہندا تاں میں ایبو در خواست کرنی تھی بئی لیے ماں بنھ لوؤ ایوں ۔

رياض: مين آپ كامطلب نبين سمجما_

شاہ: اگے تے جد آپ نوں کوئی نکتہ چینی کردا ملے ہیں اوہدے اگے بچھے ہے کھے نظر بھٹاؤ اور اوہدی کاہڑھ نکالو۔ اگر ہاں ہجر اے ہی بلیکیا اے۔ اگر تقریر کردا اے 'موجی دروازے ماں ہاں الانیا اے اور اگر اخبار اے ہاں الانیا اے اور اگر اخبار اے ہاں الانیا اے اور اگر اخبار اے ہاں اوہ کے وفتر ماں۔ بہت مزے کی ہالی اے اوہدے انکم فیکس کا گوشوارہ دیکھو جانے دفتر ماں۔ بہت مزے کی ہالی اے ایسہ

ریاض: یہ کیے ہو سکتا ہے شاہ صاحب۔ آپ تو بس سوچے سمجھے بغیر رائے قائم کر دیتے ہیں۔

شاہ: اینویں ذراشغل کے طور پر ایسہ ہابی اپنا کے ویکھو بہت مزے کا مشغلہ اے۔
ذرا دیکھنا پھیر ہربندہ اپنی خامی کس طرال نے نکالدا اے اور آپ دی توجہ
کس طرف پھینک دا اے۔ ہفتہ دس دن ارے کی بات اے 'اخبار و کمھر رہا
تھا میں۔ جو میرا ہاسانکل گیا۔ ہدایت ہندا تاں میرے نے پچھد اضروری بئ
شاہ صاحب ہے کا ہے۔ اوہ سلیمان تھا ہے ایمان 'اوہنوں کیا خبر پر یکیاں کی۔
ہدایت: کیوں ہنے تھے جی آپ؟

شاہ: اوہ ہے ماں گرم کپڑے کے کارخانہ داراں کا اعلان جماتھا بی گرم کپڑا خرید دے وے استے بدھ رقم نہ دیتا۔ ہم اپنے مرباناں اور محسناں نوں خبردار کر دے ایں۔ اب جد میں قیمتاں کی طرف دھیان ماریا ہاں پشلے سالاں تے دو دو چار چار نی گز لگائی وی۔ عام خریدار بچارا محسن اور مربان ایمی سمجھے گا بی کش رعایت کررہے ایں کارخانہ دار جدی اے اشتمار نکالیا اے اوہمناں

> رقیہ: ہائے ایمی باتوں کی طرف تو ہماری توجہ ہی شیں جاتی۔ شاہ: حد آب دی توجہ جاندی ہی اے تب مطلب مرسہ ہے لو

جد آپ دی توجہ جاندی بی اے تب مطلب پرست لوک اصل موضوع تے توجہ ہٹان گئی کمن لگ پز دے ایں 'کیا کریئے جی حکومت ابالیان وطن کئی کش نمیں کر دی۔ ہم تاں عوام الناس کے خادم ایں ' حاکمان وطن خدمت نمیں کر دے۔

ریاض: شاہ صاحب بیہ توایک نیاتصور عطاکیا آپ نے ہمیں۔ شاہ: تصور وغیرہ کیا ہونا تھا جی میں تاں جامل جہا انسان ایں۔ وقت کشی کی خاطر اک ہابی اختیار کری وی اے بئی جہاں تنقید وغیرہ ہوری ہووے اوہ رپنج جانا اور پھیر تنقید کرن والے کی بیک گراؤنڈ حاصل کرنا اور ایس بات کی کھوخ لگانا بنی ایس آدمی واایتا وقت کہان تے آیا جو کم کار کرے بغیر محض نکتہ چینی کے زور پر دو وقت کی اچھی روٹی کما رہا اے ۔ جائیداد ہی اے ۔ نقد نانوال بی اے ۔ بیکم صاحب یانوم چھلا لی اے نویں گھڑت کا....

بدایت: همور نرصاحب کو شاباش دین چاہئے جی اس نی تنظیم پر۔

شاه: تمن کون ہندا ایں اوئے گور نرنوں مبارک باد دین والا دو پیے کا باور چی۔

ہرایت: میں نے تو ان کو کار ڈبھی لکھ دیا ہے جی۔

شاه: کی کما!

ہدایت: ایک کارڈ لکھاہے جی ان کو میں نے۔

شاه: بس بدایت الله اب تمی جان اور تیرا کم ۔

رياض: كيالكماب تمن؟

ہدایت: میں نے لکھا ہے ساجزادہ صاحب کہ صوبے میں نئی تنظیم اور امن و امان قائم کرنے پر آپ کو شاباش ہو۔ فقط و السلام ہدایت اللہ باور چی معرفت جناب سید تلقین شاہ صاحب۔

شاه: اوے تمل کوں فی میتے پچے بغیر۔

ہدایت: میرا دل چاہا بی میں نے لکھ دی۔ اور کچھ شیں تو ایٹھے کام کی داد تو دینی چا۔ ہے شاہ صاحب بے

شاہ: اوے گر حیا جمامیتے ہاں پچھ لینا تھا۔ اک لیاندے رئٹین کاغذ'اوہ ہے پر جماندے کیری رنگ کی اصلی پچیر شہرا گھولدے اپر القاب لحدے کم تے کم ڈ حائی مطرلمبا بحضور جناب فیض تنجور بندہ نواز

ہدایں تنہ: یہ القاب وغیرہ آپ کو مبارک ہوں جی۔ میں نے خلوص دل سے جو میرے دل میں آیا'لکھ دیا۔

شاہ: صاجزادہ صاحب خان صاحب میرے پیچے نعرہ لگاؤ جی ہرایت اللہ پخو ہرایت اللہ پخو ہدایت اللہ پخو

ریاض: یه آب کیا کردے میں شاہ صاحب

رقيه: لالالالاكون اس كاول تو ژر ب بين آپ-

شاہ: اور کیا جی بویاں تعریفاں کر رہائے۔ پر سوں میں شبیر شاہ کے لڑکے ساتھ گیا تھا بڑے ہیںتال ماں۔ تمام تاں ڈاکٹر ہوئے وے ایس کم پرافشن۔ دوائیاں کے الماریاں بحریاں وئیاں ایس۔ اک زخمی آئے کیرہ ویلٹی باڑ ماں تاں بیہ تھاں تھیٹاں بجدیاں ایس۔ چارے طرف تے سٹریچر بھگدے ایس اوہدی طرف۔

رقيه: يه تواجهي بات ٢ لالا ـ

شاہ: انجیمی کیا خاک اے ایمہ بات۔ جد لوکاں نوں علم ہو گیا۔ بنی کیر ویلی وار ڈ
مال مشما گلوکو زملا اے بین نوں تاں سب نے تھمبال تے نکراں مار کے
سویٹ ڈش کی خاطر ہپتالاں کا رخ کرن لگ پڑتا ایں۔ دفتراں کیا کشیناں
مجلیاں پڑیاں ایں۔ اگے کلرک بھائی بہندے تھے 'چاہاں بیندے تھے اخبار
پڑھ دے تھے 'پالیکیس ڈس کس کردے تھے۔ اب جنہوں دیکھوا بی سیٹ پر
بیٹھاکم کر رہا اے۔ اے کوئی جمہوریت اے جی۔

ریاض: تو آپ کے خیال میں جمہوریت کے کہتے ہیں؟

شاہ: اگاں لاوے 'شیٹے بھنے 'تھم توڑے 'ریکوے کی لین پٹے ' آہ اپنی دنیا کی سب تے بڑی جمہوریت ' اپ بھائی ہندوستان ماں ہر روز ایمہ کم ہندا اے ۔ اور بچارے ریڈوے پر روز روز پکار کے آپ نوں بتلاندے ایں بئ مارے جس جمہوریت اختیار کرو' ہمارے جیسالوک راج بناؤ۔ پر کیا مجال جو آپ دے کن پر جول لی سرکی ہوئے۔

رقیہ: خداہمیں ایس جمہوریت سے محفوظ ہی رکھے۔

شاہ: ہاں سارے پاکتان ماں اک تھوڑا بہت میں ای اوہناں دے کہے پر عمل کرداایں نئیں' تاں باقی کے سارے لوک تاں ہندوستانی سرکار نوں ہاسا ای سمجھدے ایں۔

ریاض: آپ کیا کرتے ہیں؟۔

شاہ: ایمہ میں اج سورے ای ہاشمیاں کے گھر کا لیٹر بکس بٹ کے گندے نالے ماں پھینک کے آیا ہیں۔ بدایت: وه لیربس آپ نے اکھاڑا ہے جی؟

شاہ: تیرے ساتھ نئیں کر رہابات تھی ہیٹیے ' شریف آ دمیاں تے بات اے میری جمہوریت پندال تے۔

ریاض: شاہ صاحب آپ کا ضمیر مجھی آ بکو ملامت نمیں کر ۲۔ مجھی آپ کی سرزنش نمیں کر ۲؟

شاہ: کردااے جی مکردا کیوں نہیں۔

رقیہ: تو پھر آپ ہاثمیوں سے صلح کیوں نہیں کر لیتے؟ ان غلطیوں کا تدارک کیوں نہیں کرتے۔

شاہ: میں تاں کردا اے بی صلح اوہناں تے۔ ہادیکھو تاں سمی محبت کیاں نظماں '
یہ شان جناب ہاشمی صاحب کے کے لاکا ئیاں و ئیاں ایں۔ ہرروز میں کوشعے پر
کھڑکے اوہناں دے قصیدے پڑ حدا ایں اور بہ آواز بلند کہندا ایں آؤ بی
ہاشمی صاحب ہم بھائی بھائی ایں۔ حق ہمسائے ہاں کے جائے ہیں۔ جو کش
ہویا اوہنوں بھل جائے ' نویں سرے تے مجبتاں لگائے ' نویں سرے تے
ہویا اوہنوں بھل جائے ' نویں سرے تے مجبتاں لگائے ' نویں سرے تے
پریم بڑھائے ' پر اوہ ویخدے ای نہیں میرے طرف۔ بوتھا سجائے پڑے
رہندے ایں سارے گھروالے۔

ریاض: گئین به محبت کیے بھوٹ پڑی آپ کے دل میں شاہ صاحب۔ شاہ: مسلموا عد هساں تے بیشہ محت ای رکھنی جای دی اے صاحبزاد ہ

گوانڈ هياں تے بيشہ محبت ای رکھنی چانی دی اے صاجزادہ صاحب ہددا
ہم نے ايناں داگلدان دبيا اے ايمہ ہم تے نراض ايں۔ اب صاجزادہ صاحب ايناں تے آہستہ آہستہ محبت کياں پينگاں بڑھا کے ايناں نوں بول بجن پر راضی کراں گے۔ ابھی تاں ايناں کی ڈيو ڑھی پڑی اے۔ برانڈہ پڑيا اے۔ ڈريک روم پڑيا اے۔ چياں ٹيلاں کا عسل خانہ پڑيا اے۔ سارا گھر ای پڑيا اے۔ مارا گھر ای پڑيا اے صاجزادہ صاحب کھو نجے کھو نجے پر ہماری نگاہ اے۔ آپ دا ای پڑيا اے ہم اک محض گلدان پر اکتفاکر کے بینچہ رھن والے ايں۔ کیا خيال اے ہم اک محض گلدان پر اکتفاکر کے بینچہ رھن والے ايں۔ آپاں بہت بدذات کرے ايں جی۔ ہمارياں محبت کياں باتاں جالے ايں آپاں بست بدذات کرے ايں جی۔ ہمارياں محبت کياں باتاں جالے ايں گی۔ پھندے ايں والی ايں۔ آکو کرے ايں۔ گل گھو ٹوايں۔ ہائمی صاحب کب تک سياني و خان گے۔



بدایت الله: بس جی کیا عرض کروں خان صاحب۔ میرا تو کچھ بس نمیں چاتا۔ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔اگر تو ان آبابا..... كيابات كهه دى تم في ظالم. خان: بس نہیں چلنا کہ پھر خنجر کف قاتل میں ہے۔ واہ واہ بدایت: نیکی کی طرف طبیعت ماکل ہو گئی تو بھلے ہے بھلا کام کریں گے۔اور جب الثی بات ذہن میں آ جائے گی۔ تو بس مجرد نیا کی کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکے تنجویں بہت ہیں تمہارے شاہ صاحب! خان: ہدایت: شروع ہے ایسی طبیعت ہی پائی ہے انہوں نے۔ شادی کرتے۔ بیٹے ہوتے ' یوتے ہوتے تو کھھ خرچ کرنے کی عادت بھی يزتي-برایت: خدا معاف کرے جی بیر ان کا خاندانی مرض ہے۔ ان کے دادا اور tt این خست کی وجہ سے مشہور تھے۔ میں نے خود تو اسیں دیکھا نہیں جی لیکن بزرگوں سے ساہے کہ کسی کو یانی پلاتے ہوئے بھی ان کا دل تھبرا تا تھا۔ آؤ...... آؤ نتگھو جی بھابھی صاحب آپ دا اپنا گھراے۔ شاه: بیگم: شاه: جي جي شڪر په ۔ آؤ جی ہم اللہ کر کے ۔ اپناای گھر سمجھو ۔ آیاں کونساں کمی چلا کے ڈالیا اے' ٹرانسفر ای کرایا اے اکی پیٹیاں بھت کے برایت اللہ برایت الثدييي

آیا بی (آہت ہے) شاہ صاحب تشریف لے آئے بی۔

بدایت:

خان:

وه صورتمي اللي سم ديس بستيال بين جن دیکھنے کو انی اکھیاں ترستیاں ہیں شاه: ایمه صاجزاده مباحب کد هرره گئے۔ موٹر کو تالانگارہے ہیں شاید۔ بيكم: بدایت: السلام علیم بی۔ وعليكم السلام 'كهويدايت الله الجحج توجو؟ تی مربانی ہے آپ کی ۔ لائے تی مید مجھے پکڑا دیجئے۔ بدایت: سنبعال کے پکڑیں انڈے ایں ایدھے بچے ڈیڑھ در جن۔ شاه: ہدایت: مرفی کے انڈے بی؟ شاه: کیا منہ بتا کے جاہلاں کی طراں کمہ دیا مرغی کے جی۔ بيكم: اور کس کے انڈے میں بھائی صاحب؟ تن تاں ایں منار کا کے۔ اک درجن ریڈ روڈ کے۔ اور تن سفید لگ ہارن یہ بھی تو مرغیوں ہی کی قشمیں ہیں بھائی صاحب۔ شاه: واہ جی اسہ آپ نے کیا گل کری اینے پڑھے لئے ہو کے ۔ کل نوں کمو گے ۔ کالے گورے' امیر غریب' ا فسر چیڑای تمام بندے ای ہندے ایں۔ کہاں سيد تلقين شاه کهال ېړايت الله بو رچي..... خان صاحب بيڅه او جي ـ بری در لگادی آپ نے ڈیو زمی میں۔ خان: بیم: شاه: وہ ہم ریاض میاں کا انتظار کر رہے تھے وہاں۔ اگر دیر نه لگاندے تب آپ ہارا کیا بگا ژلیندے جیاوہ کرسیاں نگا۔ بدایت: اجماتی۔ رياض: النام عليم خان صاحب. وليم السلام وعليم السلام _ خان: بہت دیر لگادتی آپ نے باہر موٹر نوں بند کر دے وے۔ شاه: ریاض: وہ آپ کے پڑوی ہاشمی صاحب مل کئے تھے۔ شاه: کی کہا آپنے؟

ریاض: وہ ہاشمی صاحب نمیں ہیں آپ کے!

شاہ: ایمی تاں دکھ ماری جا رہا اے بھئ ہن۔ اگر کمیں مکن تاں ہمارا ہی ساہ ماں ساہ ا

ریاض: وو کار خرید تا چاہتے ہیں شاو صاحب اور مجھ سے بوجھ رہے تھے

شاہ: کار خرید رہے ایں ہاشمی صاحب؟

ریاض: ہی ہاں۔ مجھ سے کہنے لگے آپ کے خیال میں کونسی کار اچھی رہے گی۔

بیکم: تم نے اپنے والی کار بتائی ہوگی میاں۔

شاہ! تیخ کما تھا ہوایت اللہ کش بندوبست کرلے نہیں تاں ہاشمیاں نے موثر لے

لینی اے اور آگیااوہ دن ہمارے جندے جی۔

بیکم: بائے تواس میں کیابری بات ہے جمائی صاحب!

شاہ: ہمارے پاس تاں پھانی بی شیس جڑھن نوں اور ہاشی کار بھگائی پھرن ہمارے مورھے۔ایمہ ہم تے کہاں دیکھیا جاتا ہیں۔

ہدایت: ان کے گھر میں جار کمانے والے ہیں جی۔ کفائت شعاری سے رہتے ہیں۔ سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

شاہ: ہم تے زیادہ کفائت شعاری کئے کری اوئے۔ پیے پیے نوں جم چٹ کے ساجہ ساجہ ایت اللہ ایسہ پیسہ میں کما صاحبزادہ صاحب اے کا جی؟ اے ہمارا کو ٹھا کئے کو نول بک جائے گا جی؟

خان: مكان شاوصاحب مكان!

بیکم: اے کیوں بیچنے لگے ہیں بھائی صاحب؟ شاہ: اب موٹر لینی اس جی جاہے ج**مکا** یک جا۔

شاہ: اب موٹرلینی ایں جی چاہے جملا بک جائے۔ اگے تاں اخبار ان ماں روز روز کے استمار ان ماں روز روز کے اشتمار ان نے ای ناسان مان دھوان دیا دتیا تھا۔ اب ہاشمیان کے ارادے نے کلیجہ لوہ کے لاکھا کر دیا۔

ہدایت: چھوڑیں جی ہم نے کیا کرنی ہے موٹر۔ آھے ہی پیدل چلنے والوں کے لئے جگہ نہیں رہی باقی۔

شاہ: پیدل چلن والے تے ہمارا کیا رشتہ۔ میں تاں مجبور گ کے تحت تیتے بولدا ایں ہدایت اللہ نئیں تاں میرا اندر تے جی تاں نئیں من داتیتے بات کرن ہائے یہ تو بہت ہی اچھا ہے بھائی صاحب۔ آغا صاحب تو بیشہ اس کی تعریف آغاصاحب آج مجھ ہے ملے تھے جی پر انی انار کلی میں۔ بدایت: تیں کیا کرن گیا تھا پر انی انار کلی ہاں۔ شاد: ہدایت: آپ کے دفتر کیاتھاجی۔ شاہ: میرے دفتر! آپ وہاں موجو د نہیں تھے جی ۔ بدایت: میں کد حرجانا تھااوئے دفتر چھوڑ کے ۔ شاه: حمید صاحب نے بتایا تھا جی آپ لنڈے بازار گئے ہیں۔ بدایت: انی سکیں بڑل گی ابھی سردی۔ اے بات کر جلدی دے کے منہ مال شاه: تنگمیاں جیاں کیا ڈال کے کھڑ گیا ہیں۔ مدایت: پرمی مکثرین این چلاگیاجی ₋ مکثریث ماں تیرا کیا کم بو رچی کا! وہاں گور نر صاحب نے دفتر شکایات کھولا ہے جی۔ وہاں گیا تھا۔ بدایت: ارے تہیں کیاشکائٹ پیدا ہو گئی بدایت اللہ؟ بيكم: ہدایت: میں بھی وہاں عرضی ڈال کے آیا ہوں جی۔ شاه: لے اک کم کی بات کری اے تین ساری عمرماں۔ ریاض: سمیسی عرضی ڈالی تم نے بدائت اللہ؟ بدایت: میں نے جی ' صاجزادہ صاحب محور نر صاحب کے نام ڈالی ہے جی۔ ہور تیں شاہ صاحب کا سرڈنٹ ہو ناتھا۔ شاه:

موں ہورین ماہ صاحب ہی چروٹ ہوں ہا۔ ہدایت: میں نے لکھا ہے جی میرے پاس ضبح شام کے علاوہ دن بھر بہت سافار غ وقت ہو تا ہے۔ اگر آپ کو کسی کام میں میری خدمت در کار ہو تو میں حاضر ہوں۔ آپ جس ڈیونی پر مجھے لگائیں گے وہ انشا اللہ بوری کروں گااور جس نیک کام کا بیڑا آپ نے اٹھایا ہے اسے بورا کرنے میں آپ کی مدد کروں گا۔ شاہ: لکھ احت تیرے جمن والے دن پر۔ اوئے شکائت کے دفتر ماں الیمی عرضیاں

ڈالیا کردے ایں گدھیا۔

بدایت: کون جی؟

شاہ: اگر گیا مریا ای تھا تاں ہاشمیاں کے خلاف ڈالنی تھی۔

بدایت: انھوں تے ہماراکیابگاڑا ہے جی؟

شاہ: اوہ کش نئیں بگاڑن کے تال ہم عرضی ای نئیں ڈالوں کے او ہنال کے خلاف۔

ریاض: یه آپ کیا فرمار به بین شاه صاحب؟

شاہ: میں صبح عرض کر رہا ایں جی صاحب ادہ صاحب میں صبح عرض کر رہا ایں جی صاحب ادہ صاحب میں صبح عرض کر رہا ہیں جی صاحب ایس جی رفتار رکھنی جا ہی دی اے۔

بیم: مجھے تو آپ کی رفتار وقت کے مطابق معلوم نہیں ہوتی بھائی صاحب۔ شاہ: تن چار اصول ایں رائج الوقت بدایت اللہ۔ ایتاں پر عمل نئیں ک

شاہ: تن چار اصول ایں رائج الوقت ہدایت اللہ ۔ ایناں پر عمل نئیں کریں گا تاں زمانے کی دوڑ ماں بہت چیچے روجائیں گا' بالکل پھاڈی۔

بیکم: ہمارے بدایت اللہ کو تو ایسے اصولوں سے معاف ہی رکھیئے۔

شاہ: اک تاں بن گوانڈ کیتا بی چنگا کیوں نہ ہووے 'او ہدی نندیا کریئے۔ عور تاں نوں عور تاں تے بھڑائی رکھیئے۔ بندیاں ماں مقدے بازی کرائے۔ زور آورتے دب کے رہیے۔ ماڑے نول دبکا کے رکھیئے۔

رياض: خوب!

شاہ: کے پر امتبار نہ کرئے۔ اپنی جان پر دھیان رکھیے۔ مال متاع جنابی کنھا ہو

سکے ' دن پر رات جمع کرئے۔ مرن کا یا فوت ہون کا بنائے ای ناں چاہ

عزرا کیل ہو ہے پر کھڑیا ہو وے۔ حکومت پر نکتہ چینی کرئے۔ بندیاں ماں

کیڑے ڈالے۔ بزرگاں کیاں ہمڑیاں پھولئے۔ دو وقت بنال کم کرے

عزت کی روٹی کھائے۔

بيكم: ي قلفه آب نے سكھاكمان سے به بحائي صاحب؟

شاہ مرزاعطرت حسین صاحب تے۔

بيكم: عطرت حسين؟

شاہ! پرسوں کی بات اے عشاء کی نمازتے پہلے شام تمر چھوڑ کے بھلیا اے۔ اوہ

ا پنا انکل امیر دین کمه رہا تھا۔ بن اب بڑھے دریا پر کو نحری لنی اے اوہنے

رياض: من سمجهانس آپ كامطلب

میں کونے ہندی ماں سا جار بول رہا ایں جو آپ نے میرا مطلب سمجھن تے شاه:

او کھے ہو رہے ہیں۔

بات تو میں نے بھی شیں سمجی ٹھیک سے بھائی صاحب

اوئے مرزا عطرت حسین نہیں تھا۔ بریک جیسی دا ڑھی والا جونسا چینٹ کا شاه: فرغل جهابينا كردا تخابه

بدایت: بان جی مرزا صاحب۔ بہت بھلے آ دی ہیں جی وہ۔

اک تیں بھلا ہو ناایں۔ الو کی دیوان چکو تری۔ اک جسے مل گئے دویں۔ شاه:

> بتيم: ليكن انهيں ہوا كيا؟

تن سال رہے جی شام تکرماں ہر کد تک لوک برداشت کردے اوہناں نوں۔

ریاض: کیاکیاانہوں نے؟

شاه:

اک کال اممدے بیندے ہر وقت اپنے محواند حیال کیال تعریفال کریا كردے تھے۔ دوج بائيكل ير چ مدے وے كلى تے بير ركھ كے چ صيا كردے تھے۔ تيج محلے كے بچياں نوں پنجال دسال بيسال كيال راو زيال بنڈیا کردے تھے شام نوں۔ ٹائی کی دکان پر جاکے پاکستان کی اقتصادی ترقی کی تعریف کریا کردے تھے۔ لو کاں نوں شک جہا گزریا بنی بندا خطر ناک اے۔ پہلاں تاں اوہناں کے یروسیاں نے موٹی نونی کی دھار کھول کے اوہناں کا ناكا سكايا۔ جد ميت كے سكاوے ہر جاكے نمان لگے تال كے نے وجہ تجيمی۔ بولے ہمارے گوانڈھ مال بچیاں والا گھراے اومنال نول یانی کی زیادہ ضرورت یز دی اے میراکیا اے کلی جان کا۔ ایسہ خبر نائی کی د کان پر سپنجی ۔ وہاں تے لو کاں ماں مممی محلے کے لوک تاں پریشان جسے ہو گئے۔ سارے لہور ماں کلے تھے سائیکل مور ھے بتی اا کے جلن والے ۔ پہلال تاں لڑکیاں نے اوہ اتاری۔ جد اوہ دو سری خرید لیائے تاں سیکل کی بال نیوب مم ہوں لگ یزی۔ چوراھے پر جو نساگول چکر بنا ہندا اے تاں صاحزا د و صاحب

اوہدا پورا چکر لا کے ادھ فرلانگ کا' چوبرتی کی طرف مزیا کردے تھے دوکانداراں نے اوہناں کا نام مرزا قنونی ڈال دیا۔ پرسوں محلے کیاں پنج ست آدمیاں نے اوہناں کے گھر ماں ہنجیرا دیکھ کے آواز دیتی ہی ہتھ پر کو ڑے تیل کا دیوا بال کے اندر تے باہر نکلے۔ لوکاں نوں شک جہا پڑ گیا۔ اک نوجوان نے اگے بڑھ کے کہا مرزا تی آپ دی بکلی کا فیوز اڑگیا کیا؟ ہم کے بوجان نے اگے بڑھ کے کہا مرزا تی آپ دی بکلی کا فیوز اڑگیا کیا؟ ہم کے بوجان کے بڑھ کے کہا مرزا تی میں جلاندا نہیں۔

ہائے وہ کیوں؟

کمن گئے آپ اعلان نمیں دیخدے اخبار ال ماں روز۔ ملک ماں ایس وقت بحل کا تو ڑا اے اور میں اپنی بتی بال کے لوڈ بڑھانا نمیں چاہندا۔ میں دیوا روشن کر کے بخوبی مطالعہ کر سکد اایں۔ محلے دار ال نے وہیں کھڑکے مرز ا پانے خان اور مرزا پنو خال کا ایک نعرہ ماریا۔ منڈے ہتھے کھدو کھونڈی کھیل رہے گئی مال' آگر دہوئے مرزا صاحب کے ۔ کدھر ہماں رہا اوہناں کا دیوا اور کدھر گیا چھینٹ کا فرغل ۔ امیر دین بتا رہا تھا۔ اج بی بڑھے دریا پاکہ و نفری کرائے پر لے لئی اے اوہنال نے جمال شتیریاں وغیرہ بکیا اگر دیا اب و نمیرہ بکیا ہے۔ کہ دی مراوہنال دا دیوا کے کو دن مجگر ااے۔

یہ تو بڑی در د ٹاک بات سائی آپ نے۔

شاہ: ایمہ ساراعلم جو نسامیں ذکر کر رہا تھا' مرزا عطرت حسین صاحب کی حالت زارنے لکھیا اے۔

> ہدایت: آپنے پوچھانیں جی لکڑ منڈی کے کس طرف رہتے ہیں۔ شاہد میں کا کا ایسان کی کا ایسان کی کا منڈی کے کس طرف رہتے ہیں۔

شاہ: تم کیا کرنا ایں اوئے پچھ کے۔

ہدایت: ان سے ملنے جائیں گے جی۔

شاه: خبردار جوتیں او ہررگیا شتیریاں ماں چوہیا جما۔

ہدایت: احجاتی۔

شاہ: آپ کونے ڈو تھے ہماں ماں ڈب مجے صاحبزادہ صاحب۔

رياض: جيجي ڳھ نبين ميں تواب چلنے کي سوچ رہاتھا۔

شاه: خان صاحب

خان: بی بی۔

شاه: بإصاجزاده صاحب چلے جی۔

رياض: حلِّئ خان صاحب.....احجاشاه صاحب خدا حافظ ـ

بيكم: فدا عافظ بحائي صاحب

شاه: خدا حافظ۔

بیگم: (جاتے ہوئے) کل آغاصاحب آپ سے ملنے آرہے ہیں مبح سورے یاد ہے تاں؟

شاہ: بڑی انچمی طراں تے ہی۔ نهایت انچمی طراں تے (آپ ہمارا کھیڑا چیٹر و آغا صاحب تے مبع بھکت لاں گے)

شاه: يارېدايت ـ

بدایت: بال تی۔

شاہ: بھکھ دی وجہتے معدے ماں تے سیڈ سونگ جہانکل رہااہ۔

ہدایت: چلئے جی مجرباور جی خانے میں۔

شاہ: اید حرای لے آیار کھانا ایسیاں کونسیاں تینوں رکابیاں اٹھائیاں پڑنیاں ایس۔

ہدایت: جیسے آپ مناسب خیال فرمائیں جی۔ ویسے باور چی ظانہ خوب مرم ہے جی اس وقت۔

شاہ: چل یار پھراوبدرای چلئے۔

بیک: میں نے کما بھئی کوئی ہے کہ نہیں گھریر۔ ہدایت اللہ۔

شاہ: ایمہ کماں نے آگیا ایس وقت سرقند کی جوٹھ۔ آؤ جی بیک صاحب بسم اللہ تشریف لیاؤ جی۔ تو جی بیک صاحب بسم اللہ

بيك: اللام عليم كيئ شاه صاحب طبيعت تو تحيك ب آپ كى ـ

شاہ: اللہ کاشکراے بندہ نواز۔

بیک: آج خان صاحب اور صاحبزاده صاحب تشریف نمیں لائے؟

شاہ: ابھی گئے ایں جی آپ تے اگے اگے۔ میری طبیعت کش ناساز جہی تھی معذرت طلب کری او ہناں تے بہت بہتر۔ بیگ: او ہو آپ آرام فرمانے لگے تھے۔ معافی چاہتا ہوں جو اس لمرح مخل ہوا۔ شاہ: نمیں تی آپ دے مخل ہوں تے کیا ہندا اے 'میں تاں قوم کی بے حسی پر آنسو بماندا رہاایں اج سارا دن دفتر ماں۔

ہدایت: میں توجس وقت آپ کے دفتر کیا تھا جی اس وقت آپ لنڈا بازار کئے ہوئے تھے۔

شاہ: بور جی خانے ماں بیٹھ جاک۔ جد ا ضربات کردے ہون تاں نی ماں نہیں بولیا
کردے۔ قوم اے تاں اوہ تی پڑی اے۔ حکومت اے تاں اوہ تی پڑی
اے۔ ا ضرایں تاں اوہ سے دے ایں۔ ماتحت ایں تاں اوہ بخبرے ایں۔
کیا بچہ کیا بڈ ھا بیک صاحب ' ہر کوئی خواب خفلت کے مزے لٹ رہااے۔ ہا
بس لے دے کے اپنی قوم کیاں عور تاں ای بیدار ایں اور اوہ ہاں کے سربر

بیک: چلئے شکر میجئے عور تمی تو بیدار ہیں اس قوم کی۔

شاہ: اوو تاں خدا بھلا کرے ٹیڈی لباس کا جو ایناں نوں نہ ساہ لین دندا اے انچمی طرال تے نہ بیٹھن دندا اے۔ نہیں تاں ایسہ بی سوکیاں بتھیاں ہماری طرال تے۔

بیک: علے کوئی چزتو آپ کو پند آئی اس زمانے کی۔

شاہ: ول ماں پھلولے جے بنے دے اس بیک صاحب ملت کا نقشہ د کمھے کے۔

بیگ: بس آپ اپنے فرائض ادا کرتے جائے نیک نیتی ہے اور اپنا ہو جھ اٹھائے' خدا کا ہو جھ خدا پر رہنے دیجئے۔

شاہ: کلے میرے نیک نیت ہون تے کیا ہے گاتی 'پہلے سارا مخلہ نیک ہووے پھیر ہمارا علاقہ نیک ہووے اہتے بعد شرہووے جد جاکے کمیں ہماری باری آنی ایں۔ ویسے میرے دل ماں در دبست اے جی قوم کا۔

بيك: اب آب آرام يجيئ

شاہ: آرام کیا ابی ہارے ہماگاں ماں۔ جائی جائے کنڈی نگالے ایتاں نوں گزار کے۔

بیک: (جاتے ہوئے) اچھا شاہ صاحب خدا حافظ۔

شاه: اللہ کے حوالے جی۔ خدا آپ نول سلامت رکھے.... کیالال سوہا ہو رہا اے چند رجها۔ ابینے تال سلامت رہنا ای ایں اید حاکیا تجزیا ایں لو کال نوں بی کیا جماک مکی وی اے ہمارے کھر کی۔ تلقین شاہ کا گھرنہ ہویا سسرال ہو گئی۔ بدایت: وه جی مارے دروازے کے باہربلب سے نگایا ہے جی۔ میں لگایا اے ہو رکنے لگانا تھا۔ شاه: بدایت: بری تیزروشی ہے تی۔ دو ہے کا اے کینڈل یاور۔ شاه: ہرایت: یہ آپلائے ہیں جی؟ د فتر کے تمہ خانے مال تے ا تار کے لیایا ایں ' میلا ہوئیا ویا تھادیکی صابن تے شاه: د حوکے لگایا اے۔ ہدایت: ہے تو بت بکل خرچ کرے گاجی۔ کرن دے را جمیراں نوں تکلیف ہندی اے۔ شاه: بدایت: آپ نے تو کما تھا ہمیں بجل کم خرچ کرنی جائے۔ ایمہ بات لوکال لئی اے ہارے لئی شیں ' ہون دے بجلی خرچ ' حکومت شاه: نوں بی کش پت چلے بی ہم انی مرضی کے مالک ایں۔ بدایت: ہاراہمی تو نقصان ہے جی۔ مون دے نقصان ₋ شاه: بدایت: بل بهت زیاده آئے گاجی اس بار۔ آن دے کرساجہا۔ اسمہ بیبہ ساتھ نئیں لے جانا قبرمال۔ شاه: بدایت: تمیں چالیس روپے بل ہو گاجی 'ہم کمال سے دیں گے۔ کوئی بات نہیں۔ شاه: بدایت: میں بجمادیتا ہوں جی جا کر خواہ مخواہ کا خرچ بیلی کا بھی اور یہے کا بھی۔ اوئے ربن دے ربن دے ہدایت الله اوئے مڑیا کہ نہیں شاو: بدایت: هم کیوں خواہ مخواہ اتنابل بحریں جی۔

CS CamScanner

شاه:

بدایت: بال جی۔

اوئ آنامیرے یا۔

شاہ: جلنا اے بلب۔

ہدایت: ووجی خرچ بہت ہو گا۔ ہم تو ایک ایک پیسے کا حساب رکھتے ہیں۔ ہم کیوں بڑھوائیں بل۔

شاہ: بلب جلدا تاں اپنے ہو ہے تے اے پر بجلی ہاشمیاں کی برتی جارہی ہے۔

ہرایت: ہیں تی؟

شاہ: اوہناں کی پڑتیجتی نمیں اپر کوشھے پر۔ وہاں لگیا وئیا اے اک پرانا جما بلگ کو کھیاں اور نمیٰاں منجیاں کے اوسلے۔ وہاں تے تار لیایا ایں تھیج کے اور لا نو انکایا اے اپنے بوہے پر۔

بدایت: بس تی؟

شاہ: اب ہاں نہیں تھبرا رہا خرج تے۔

مدایت: ده جی۔

شاہ: اک تیرتے دوشکار ہدایت اللہ۔ ہاشمیاں کابل بڑھے 'گور نمنٹ کی بجلی گھٹے' دوہاں کی ناسیں دھواں دیا اے تلقین شاہ کی اک تدبیرنے۔ ہتھ پھینک' اوئے ہتھ بھینک مار ہتھ ہدایت اللہ۔ پھینک پنجہ۔ ہس۔ ہس۔ ہس۔ ہے مدیتیا ہس۔

(نیز آؤٹ)



(ریاض 'نذری' خان 'رشید اور مومنی کا فرمائشی قنقهه)

کیجئے شاہ صاحب شرط آپ ہار گئے۔ ریاض: اور ہارے بھی تو کس کے ہاتھوں۔ لائے حضور۔ يميم: لائي بعائي صاحب جلدي ميج -حفرت زابد ہراک نشے کو عادت شرط ہے 'لائے نکالیئے۔ خان: شرو تاں سمی جی غور تاں کرن دی<mark>ے بھورا جہا۔</mark> شاه: بدایت: حضور آب بار گئے جی۔ مجھے تو افسوس اس بات کا ہے کہ شرط لگائی بھی اور رقم اس قدر کم طے گی۔ ہیکم: مجھے تو افسوس اس بات کا ہے کہ شرط نگائی بھی اور رقم اس قدر کم طے گی۔ ریاض: جو بھی مل جائے ننیمت ہے۔ سید تلقین شاہ صاحب سے شرط جیتی ہے کوئی نداق تحو ژا ہے۔ لیج بیم صاحب اب ابنا ہرس کھول کیجئے رقم ڈالنے کے لیے۔ آغا صاحب رشيد: بھی کیا خوش ہوں گے۔ دیکھ کے کہ بیکم شرط جیت کے آئی ہیں۔ لے بنی ہرایت وس روپے گئے۔ شاه: ہدایت: کوئی بات نہیں ہی وعدہ کیا تھا تو اب یو را کرنا ہی یڑے گا۔ پہنچ جان گے جی آپ دے رو پیے اللی مر۔ شاه: بيم: ناں بی مجھے تو ابھی چاہئیں ای وقت۔ اوہو کوئی ہے اعتباری اے۔ گھر جیسی بات اے۔ اج شخواہ نئیں مل سکی شاه: کل سی۔ بدایت: آپ نے تو فرمایا تھا کہ مل من ہے۔

اوہ تیرے ساتھ اور ویہار اے بھابھی صاحب کے ساتھ اور حساب اے۔

شاه:

بندہ بندہ وی کے بات کری دی اے۔ ایمہ تاں ہمارے یار کی بیم صاحب ایں۔ اب دس روپے نکال دیجے سیدھے ہاتھ سے شاہ صاحب۔

ریاض: دو بھی ہدایت اللہ ان کا بٹوہ اٹھا کر۔

شاه: بنوه کهان جی ہم غریبان پا۔ ہااک متعی جبی ہویا کردی تھی' اوہ بی خدا خبر کهان جامری۔

خان: دل تمبرا تو نسين رباشاه صاحب!

شاہ: دس روپے بوی مشکل تے بن دے ایں اج کل خان صاحب۔

رشید چئے ایک دس روپے سے بقول آپ کے کونسی قیامت آجائے گی۔

بدایت: بال تی دے دیجئے۔

رشيد:

شاہ: رمضان شریف تے بعد لے لیتا جی اج کل ہتھ کش تک جمااے۔

بیم: دیکھئے بھائی صاحب مجھے دس روپوں کی ضرورت تو ہے نہیں کہ میں آپ کو خواہ مخواہ پریشان کروں۔ مجھے تو بس اس بات کا فخر حاصل ہو تا چاہئے کہ میں نے بھائی تلقین شاہ ہے دس روپے جیتے ہیں۔

ریاض: میرے خیال میں یہ اعزاز سوائے آپ کے آج تک اور کسی کو نعیب نہیں مواہوگا۔

بیم: ای لئے تو مجھے خوشی ہور ہی ہے ریاض میاں۔

شاہ: دس روپے تے آپ واکیا بن جائے گا۔ ربن دیؤ۔ دفع کرو۔

بیگم: مجھے دس روپ خرچ کرنے کو تو نمیں چاہئیں بخدا۔ مجھے تو بس میں بتانا مقصود ہے کہ آپ ہے یہ رقم عاصل کی ہے۔

شاہ: خرچو کے نمیں جی۔

بیکم: نمیں جی' کمہ تو رہی کہ دس روپے کا وہ نوٹ میرے پاس عمر بھررہے گا۔ اس پر آپ کے دستخط لول گی۔ پھراہے فریم کرا کے اپنی بریکٹ پر رکھوں گی اور ہر آنے جانے والے کو دکھایا کروں گی کہ بیہ نوٹ میں نے....

شاه: خرچنے نہیں ہیں الین کا فیدہ۔

بيكم: بس أيك سد جائية بجھے كه يه رقم بحائي صاحب سے جيتى ہے۔

شاه: تباك اوربات كروجي ـ

بیم: تی فرائے۔ شاہ: مینے چیک۔

شاو: ميتے چيك لے لوؤ دسال رہال كادستخط بھى ميرے _ لخياديا بى ميرے ہتھ كا۔

رشيد: بي!

ریاض: تو پر بیم ماحب ده چیک کیش کرالیس گی۔

شاہ: کیش کرا کے ایناں نے کیا کرنا اے ایناں نے کال فریم کرا کے ای رکھنا اے جی۔

ہدایت: ول جاہ گاتو فریم میں سے نکال کرر قم بھی لے آئیں گی بھے سے۔

شاہ: اوہدا بندوبست آپاں مبع سورے ای کرلاں گے۔ معراج صاحب پا جاکے اک جمعنی ای لخ کے دنی بیا کردی اے بنی ایس نمبر کا چیک کیش نہ کرنا۔

ات کی ای سے دی ہا کردی ا تو پھر آپ جمعے نقد ہی دے دیجئے۔

شاہ: وعدے تے نہیں پھریا کردے۔ نہیں تاں لوک کمن مے عور تاں کی زبان کچی ہندی اے۔ اوہ لیا نکال کے میری چیک بک۔ اج پہلے چیک نوں ذبح کریئے۔

بيكم: ربخ ديجة - مين نبين ليتي إني شرط -

شاه: لووً ايمه نرانسكَّي كس بات كي ـ

بیم: بس ٹھیک ہے بھائی صاحب آپ نے رقم دی اور ہم نے لی۔ یہ کیا تم ہے کہ آپ نے تتلیم کرلیا۔

شاہ: رہن دے بی چیک بک نوں کماں تے اپنے تالے کھولیں گا۔

بدایت: اچمایی۔

ریاض: کیج بک صاحب بری مشکل کے بعد ان سے کچھ

خان: بوی مشکل کے بعد آخروہ شامیں زیر دام آیا۔

رشيد: زير دام كهال خان صاحب وه تو دام وام سب ليكه ا زميا-

ریاض: شاہ صاحب بہ چیے کو اس قدر سنبھال کر رکھنا آپ کا ابنا ذاتی وصف ہے یا

خاندانی خوبی ہے۔

شاہ: ایمہ میرا ذاتی وصف ای سمجھو جی۔ ہمارے خاندان ماں تاں روپے پیے کی

کوئی حثیت ای نئیں تھی کدے۔ کیاواقعی کوئی حثیت نہیں تھی؟

رشید: کیاواقعی کوئی حیثیت نمیں تھی؟ شاہ: ناں جی۔ کدے خرچیا ہندا آل اید حمی بچارے دی کوئی حیثیت بن دی۔ جد

رشيد: گرفتار كرليا؟

شاہ: سب جاندے تھے جی او ہناں نوں سام ماں۔ چھوٹا جما تاں قصبہ تھا ارے!

ریاض: کین انہیں گر فقار کیوں کرلیا؟

شاہ: نقع امن دے اندیشے تے جی۔ تھا نیدار نے کما اسمہ تال ہیہ نئیں خرچدے اپی جان پر۔ ڈولے پر کمال تے بارش برسا رہ ایں حوالدار بولیا دماغ چل گیا اے جی دوہیں بڑھیاں کا۔ فور آپکڑلوؤ کمیں پاگل بن مال کوئی واردات کر بمن۔ اندر کردیا جی اوہنال نول۔ جد اوہنال نول معاکینے لئی لبور لیائے ایں تب نانا صاحب نے اپی عمر مال پہلی مرتبہ لبور دیکھیا۔ فرمایا کردے تھے۔ فھنڈی سٹرک پر دو گھو ڈیال کیال جھیال چلدیال و ئیال اوہنال نے اپنیال اکھال تے خود دیکھیال۔

ریاض: اور پحرجب موٹریں چلنے لگیں ہیں توانہوں نے

شاہ: بس جی او ہے بعد کاں اوہ لہور آئے ای نئیں۔ اکو مرتبہ ذیارت کری ایس شاہ: شربے مثال کی۔ ویسے بی مشکل بہت اے جی ایس شہر کی زیارت کرنی۔ جد چھ سمبرنوں بھارت نے لہور پر حملہ کریا تب فوجاں کے جرنیل نے کہا شابا سپاہیو بجاد ئیواٹ تے اٹ۔ اج شام نوں تنانوں لہور کے جم خانے ماں دارو پانا ہے۔ سیامیاں نے لہور دیکھن کے جاماں بڑا حملہ کریا۔

بيكم: پهركيے يقين موا آپ كو؟

رشید: وہ توجب ہم نے ولائت کے اخباروں میں موٹی موٹی سرخیاں دیمیس کہ....

بيم:

India invades Pakistan Indian forces attack Pakistani international border

رشيد: تب ہم كو يقين آيا۔

شاه: ایمه تماستایزیا دئیاتما به

ہدایت: آپ بھی سورے تھے تی۔

شاہ: اب رات کے وقت میں چو کیداری تاں نئیں تھی ناں کرنی' میں بی سویا وئیا تھا۔

ریاض: شاہ صاحب جو ستمبر کا دن پاکستان کی ۲ ریخ میں ابدیک یاد گار رہے گا۔ شاہ: اوس دن اصل نمرچہ لگیا اے پاکستان کی جریخ کا ماہ دیا ہے اللہ ام

اوس دن اصل فرھ آگیا آے پاکستان کی تاریخ کا۔ اوہ اپ اللہ رام سمرن داس آئے تھے لدھیانے تے۔ کمن آگے شاہ بی آپاں تاں بھائی بھائی ایس ہشلیاں غلطیاں نوں معاف فرماؤ بی۔ میں کہا پھیر کو نسا دن متمیا اے آپ کے کشمیر مال رائے شاری کران کا۔ کمن آگے اوہ تاں ہو لئی بی کدی۔ میں کہا اوہ کھنے کروائی۔ بولے بھارت سرکارنے ای کرائی تھی۔ بدھ وار کی ما اوہ کھنے کروائی۔ بولے بھارت سرکارنے ای کرائی تھی۔ بدھ وار کی تقار او مین کہا اور آیا تھا۔ بولے آتا تا تقار او مینان کی طرف تے کون سابورؤ آیا تھا۔ بولے آتا تا تقار او مینان کا جماز لیٹ ہوگیا۔ میں کہا اور پاکستان کی طرف تے۔ کمن گئے پاکستان نوں چھی جمیحی تھیے مال ای بند کرنی بھل گیا۔ ناچار ہم نے خود ای پاکستان نوں چھی تھی۔ رجم کہا بھارت سرکار دی طرف تے رسر نگ افسر دیوانیں برائی رائے شاری۔ میں کہا بھارت سرکار دی طرف تے رسر نگ افسر کون تھا۔ کمن گئے کوئی اک شاہ بی۔ ہم نے پر ماتمانوں جان دینی اے۔ اک آدی پر اعتبار نئیں کریا مبادا پاکستان نوں اعتراض ہو وے۔ ہم نے چھے ڈویژن فوج بھیجی جموں کشمیرمال رائے شاری کران نوں رات رات رات مال دوری ماری دائے شاری ممل کرائی او میناں تے بردی ان تھک محنت کری۔

ساری رائے ساری سل کرای او ہمال نے بوی ان کھک مخت کری۔ لیکم: آپ کو بیہ بھی تو پوچھنا تھا کہ کسی آدمی نے پاکستان کے حق میں بھی ووٹ '

شاہ: کچیا ہی کچیا کا ہے نئیں۔

ریاض: پر کیا کهاانهوں نے۔

شاه:

کمن گلے تھے دس پند راں بندے اوہتاں نوں قید کریا و ٹیا اے بھارت کیجا کے۔ میں کمالالہ جی جموں اور تشمیر لئی پاکستان نے جدوجہد کرنی اے مسلسل جاہے اید مے یر ہزار برس لگ جان۔ اک نسل بعد دو سری نسل وو سری بعد تیسری۔ ولیتی سامراج کے خلاف تاں دو صدیاں کا یدھ ای تھا۔ باہمی سامراج کے خلاف زیادہ وقت لگنا اے سولگا نواں گے۔ کمن لگے جان دئیو جی بھائیاں ماں یدھ کیا۔ جولی جھڑا ہودے اوہنوں ملح مغائی تے مل کر ليئے اور دنیا ماں اک مثال قائم کريئے۔ میں کمالالہ رام ہرن داس جی ایہتے علاوہ اور جھڑا ای کیااے ۔ کمن لکے نئیں جی سب تے بڑا سلہ بھارت اور یا کتان کے در میان تاں سکھ دیوے ڈاکیے کی Explanation کا اے بی اوہنے ولیے سر رجٹری چٹی کاہتے نہ بھیجی۔ ہم نے اوہنوں Suspend کریا و ئیا اے۔ پاکتان جائز طور تے Demand کر سکدا اے بن اوبدی سروس Terminate کری جاوے ایس مسلے پر بحث ہو سكدى اے آپس ماں۔ بہت ممكن اے دو تن سال كے اندر اندر پاكتان كا نکتہ نظرمن لیا جاوے اور سکمدیوے ڈاکئے نوں نوکری تے ای نکال دیا جاوے ۔ میں کما نال جی او ہنوں نہ نکالنا نو کری تے ' او و تال بہت مفید آ دمی معلوم ہندا اے۔ کل کلاں آپ نوں بھوٹان وغیرہ ہڑپ کرن کی ضرورت محسوس ہو دے گی تاں سکھ دیواای کم آئے گا۔ شرمندہ جسے ہو گئے۔

بیگم: آپ کا خیال ہی ہے بھائی صاحب۔ یہ شرمندہ ہونے والے لوگ نہیں۔ ریاض: ویسے چھاگلا صاحب ان دنوں شرمندہ ہونے کی کوشش کر رہے ہیں شاید ان کی کوشش کامیاب ہو جائے۔

بیم: بی ضرور پرسوں اترسوں آپ نے فرملیا کہ وہ وقت دور نہیں جب بھارت اور پاکتان کے درمیان بنیادی جھڑا مٹ جائے گا اور یہ دونوں ملک ایک دو سرے کے قریب آجائیں گے اور ان کے درمیان ایسی سرحد قائم ہو جائے گی جیسی کینیڈا اور امریکہ کے درمیان ہے۔

شاہ: چھاگلا صاحب دی بات ان ٹھیک اے لیکن ابھی وقت کافی دور اے جی۔

100

کد جموں اور تشمیر بھارتی ظلم نے آزاد ہون "کد سکورٹی کونسل کی قرار داد
تے عمل ہو وے ۔ کد جائے بھارت اور پاکتان کے تعلقات ٹھیک ہون ۔

بیکم: آپ سمجھے نہیں بھائی صاحب 'وہ فرماتے ہیں کہ تشمیر تو بھارت کا انوٹ انگ بن چکا ای دن ہے جب بھارت سیکورٹی کونسل میں اس کا مقدمہ لے کر گیا بن چکا ای دن ہے جب بھارت سیکورٹی کونسل میں اس کا مقدمہ لے کر گیا تھا کہ یمال استعواب رائے کرایا جائے ۔ اب تو بس دونوں ملکوں میں محبت پیدا ہونے کی دیر ہے ۔

پیدا ہونے کی دیر ہے ۔

شماہ: تھا گھ صاحب کا اک کھ موں مراب در میں کردیں تھا جہ کتے ہیں میں میں اس تھا جہ سکتر کی دیر ہے۔

چماگلا صاحب کا اک محر ہووے اوہ ہے پر میں کراں تملہ جھے تمبردی رات
نول ' بچے ہوجان قبل اوہناں کے میرے ہتھوں۔ مبح میں صف پر جاکے
کمال چماگلا صاحب اینال نول بھل جاؤ اور میرے ساتھ اک چمپی ڈالو
محمث کے ' آپال دو کمی کا بھائی ہمائی ایں۔ تب اوہنال نوں بھے کس
بھا سودا لگدا اے۔ ایمہ کال بہت کما کم جانا ایں چھاگلا صاحب ایڈی چھتی
نمیں ختم ہون مال آندا۔ ابھی کال پنجا پڑیا اے ڈریکٹ۔

ریاض: ویسے ایک بات انہوں نے بڑے کام کی کمی ہے اور ہم سب کو اس پر عمل کرناچاہئے۔

شاه: اوه کیاجی۔

ریاض: آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے جھڑے نہنانے کے لئے ملک کو اندرونی اور بیرونی طور پر مضبوط ہو تا چاہئے اور اپنی سالمیت کے لئے طاقت استعال کرنی چاہئے۔

شاہ: اپنا حق لین کی خاطرسب کش ای استعال کراں گے۔ چھاگلا صاحب آپ نے مسلمان ہون کی حیت تے اک اشارہ تاں کریا ہم نوں اید ہا شکریہ بھمرا رہا۔ ویسے اک گل اے بھابھی صاحب بنی چھ ستبرتے اوہ ہو اجمانکل گیا بن بھارت پنج گنا بڑا ملک اے اور طاقتور اے۔ سنگ بھس دا ای رہے گا جی اللہ نے ایسی توفیق عطار کھی تاں۔

ریاض: بیک صاحب بهت خاموش ہیں۔

رشید: وہ جی میں سوچ رہا تھا کہ بھارت سے اپنے صوبے تو سنمیلے نہیں۔ کہیں بھوک ہے۔ کہیں بلوے ہیں۔ وہ

دو سرے ملکوں پر قبضہ کرنے کا خواب کیوں دیکھٹا رہتا ہے۔

مها جن كا دل لا كحى مندا اے جى بيك صاحب ملك كيرى اور رقبہ حاصل كرن كے لالح ماں انا مويا ويا مندا اے۔ اسم جمول تشمير كا چكالي ابنول ہویں نے ڈالیا وئیا اے ۔ کوئی بات نہیں جی ہو جائے گا ٹھیک۔ یہودی اور مهاجن نوں ٹھیک کرن پر کش وقت لگیا کردا اے ۔ اک بھارت اور دوجا ا سرائیل انسان برادری کے متھے پر دو کلنگ ایں بیک صاحب اور کلنگ کا داغ د مون لنی آہنڈیاں گواہنڈیاں نوں یدھ کرنا ای پڑ دا اے۔ آجکل جن تنکھ کے لیڈر تری ویدی صاحب اسرائیل مان ایڑے دے ایں شاہی معمان کے طور تے مسلماناں اور عرباں کے خلاف سکیم بنان نوں کیکن کوئی بات نئیں۔ انسانی برادری کے اپیناں دونویں دمییاں کی تھی ڈرائی کلین کرنی یڑے گی۔ عرب طیارے کی فضا ماں ابھرے ایں۔ پاکستانی جوان کی تیار ایں۔ ریاض: ویے جھاگا صاحب کتے ہیں کہ بھارت اور پاکتان میں ایس محبت ہونی چاہئے کہ سرحد ہر کوئی فوج موجو دینہ ہو۔

شاه: اوہ ایس لئی بھئی آئندہ بھارت نوں حملہ کرن ماں آسانی رہے۔ اگے تاجیہ تتمبر نوں بو تھالو ہن والے پاکتانی جوان کھڑے تھے سوا دھان ہوئے وے اور پنج گنا بھارتی فوج جایزی تھی کوڈیاں بھار۔ اب جھاگا صاحب کہندے ایں سپاہی نہ کھڑے کرو سرحدیر پھیرد کھنا ہماری مبادری۔

تب کیا بهاد ری ہوئی ٹھر!

اوہ مجے وے ایں نال ایسے طرال کہ اپریش کے۔ جد حیدر آباد پر حملہ کریا تب بھی کوئی فوج نسیں تھی مور ھے۔ جد محوا پر چڑھائی کری تب بی کوئی فوج نہیں تھی مور ھے۔ اب روز تشمیر ماں دھاڑنے مار دے ایں او ہنال دے دس ڈویژناں کے سابی اگے نئیں ہندی کوئی فوج اور روز کامیاب ہندے ایں تشمیری مسلماناں نوں قبل کرن ماں۔ ماڑے یر تاں بھارتی فوج کا غصہ اتر دا ای نئیں پر جد اگے کھڑ جاندے ایں سپاہی چین والی سیڈ پریاں پاکستان والے باؤر پر تب بہت نراض ہندے ایں بھئی ہم تاں ہاہے بھانے بدو قال لیائے تھے ہم نے لڑنا تھو ژا تھا۔

شاه:

شاه:

مدایت: دفع کریں جی کن کا قصہ لے بیٹے آپ۔

شاہ: دشمن تے چوکس رہی دا اے ہدایت اللہ اور مکار دشمن تے ڈبل چوکس۔
سمجھیا نئیں سمجھیا؟ کشمیر کا مسئلہ نہ نیشیا تب جنگ مچر کھڑی سرپر۔ اور
اب کی بار بھابھی صاحب! ایوب خان نے پیرس ماں کماایمہ جنگ جمونی ہی
نمیں رہنی دو ملکاں کے در میاں۔ اب کم لماای ہووئے گا۔ تاجیزاور تلقین
شاہ صاحب کا خیال اے عالمی جنگ ہے گی ایمہ۔ مسلمان ملک اک طرف
اور بھارت اور اسمرا کیل دو سمری طرف۔

بیکم: ویسے بھائی صاحب جنگ ہے بڑی ہولناک چیز۔ شاہ: میں کد کہندا اس بھئ نئیں۔ ید نوں ڈھیل دے

شاہ: میں کد کہندا ایں بھئ نئیں۔ بدنوں ڈھیل دیئے۔ ڈھیل دیئے پر کد تک انی نمیں تاں بید برھے سی۔ایہتے بعد بندہ کیا کرے جی بیک صاحب۔

بيك: بي إلى يه تو آب بجا فرماتي بين ـ

شاہ: آیا شیر سیال کما کردا تھا کے گا حق نہ ماریئے۔ پر جد دوجا آپ دا حق کھون کی کوشش کرے تال اوہدا ہتھ بڑھ دیے گٹ تے جاہے اوہ ہتھ کناای سوہنا کیول نہ ہووے۔

بیگم: بھائی صاحب یہ گورو ٹانک دیوجی کی بری پر جو اتنے سکھ یا تری آئے تھے آپ ملے نہیں ان میں سے کسی ہے؟

شاه: نئیں تی۔

بیکم: کیا خرکوئی آپ کے سام کا بھی ہوان میں۔ آپ کے تایا شیر عکمہ کا عزیز رشتہ دار۔

شاہ: میں جان کے نمیں لمیا جی ایناں تے۔

بيكم: بائے وہ كيوں۔

شاہ: ایکے ای بچاریاں تے قدم قدم پر شک کردے ایں بھارت ماں۔ اگر کمیں بین اوہناں نوں فتح بلان چلا جاندا تاں پت نہیں کیا گزر دی اوہناں پرواہی تے۔

بیم: یہ تو آپ نے اچھای کیا۔

شاہ: برداول چاہندا تھا جی ماہ قات کرن تے پر جمکیارہا۔

ریاض: بی بال یہ تو محک ہے۔

ناہ: سکھ صوبہ بن پر مبار کباد بی دنی تھی اوہتاں نوں بی تی جیسالولا لَنگرابن گیا ایدے پر ای مبر کرد۔ بانے تے اور کیا امید ہو سکدی ہی۔ پر حوصلہ نہیں پڑیا ہا ہے امبر سرماں بڑے سکھ زمینداراں اور جگیر داراں کے منڈے رکشا چلاندے ایں۔ اور لاریاں کے اڈے مور ہے شکر قندی نہین والے کراڑاں کے منڈے کارخانے لگائی بیٹے ایں چار چار چنیاں کے۔ آپاں کراڑاں کے منڈے کارخانے لگائی بیٹے ایں چار چار چنیاں کے۔ آپاں سکھاں ماں ای جے لیے ایس بھابھی صاحب۔ پر اب اوہناں دی مالی صاحب۔ پر اب اوہناں دی مالی صاحب کے اس کی منٹرے کارخانے شب برات کا حلوہ پڑیا ہوتا ہیں۔

ہدایت: نمیں جی وہ تو ختم ہو گیاسارے کاسارا۔

شاه: کاہے جموث بول رہای کرا ژاجها۔ کمیر نمیں پکائی تیں اج؟

ہدایت: نئیں تی۔

شاہ: دوزخ ماں جائیں گابے ہدیتیا۔ میں اپنیاں اکھال تے دیکھی اے باور چی خانے ماں پڑی دی۔ خان صاحب کھیر کھاؤ گے۔

خان: کمیر کمیر۔

ریاض: کمیرتو میری کمزوری ہے شاہ صاحب۔

شاہ: ابھی لیایا جی اک منٹ ماں۔ اک۔ دو۔ تن۔ چار۔ چار ہمجیاں اور چار پلیٹاں۔ چار ہمجیاں اور چار پلیٹاں۔

رشيد: مير لئ تو يتي بمي نه لائے جا ،

شاہ: ہامیز کرلوؤ جی در میان ماں۔ ابھی لیایا۔ معنڈی ہوئی دی اے فریج کی گئی۔

ہدایت: کماں ہے جی کھیر؟

شاہ: ویلے ویلے کی تنجوی انچھی ہندی اے گھرماں آئے وے مہمان کیا کہن گے۔ بنی ہر مرتبہ سکے وے منہ ای چلا دندے ایں۔ نکال دیجیے۔

ہرایت: کوننی دهیجی جی۔

شاہ: آہ دیکھ تاں کیا چھپا کے رکھی اے گتے پچھے۔ میں شام نوں ای ثوہ لگا کیا تھا ایہدی۔

ہدایت: یه کمیرتو نمیں ₋

شاہ: اورکیاہ۔

ماست: يوليق بي.

شاہ: لیوی اے۔

ہرایت: ہاں تی آپ نے کما تھا کمؤکیوں میں سے فعنڈی ہوا آتی ہے نوئے ہوئے شیشوں پر کاغذ لگا دیتا۔ اس کے لئے بنائی ہے لیئی۔

شاہ: ارے پکڑا میری سکرین کی فیشی سکے بوڈر کی۔

برایت: یه آپ کیاکرد بی بی - بی ؟

شاہ: شرم کریا کر کش۔ متماناں نوں سکے منہ نہیں محرتے بھیجیا کردے شب برات

ك مفتى مال ـ ليامير على يحم يحم اور ركابيال - آجاشاباش ـ

ہدایت: شاہ تی حضور والا میری بات تو نئے۔ یہ تو نلے تھوتھ کے پانی میں نی ہے۔ یہ تو نلے تھوتھ کے پانی میں نی ہے۔ رکئے تی ممریئے شاہ صاحب ایک منٹ میری بات تو سن لیجے۔ یہ آپ کیا غضب کررہے ہیں شاہ صاحب شاہ صاحب۔

(نيز آؤٺ)



خطه لا مورتيرے جال ناروں كوسلام شاه: بدایت: (دورے) ثاہ تی غازیوں کو شهریوں کو شهر سواروں کو سلام شاه: شاه چې حغور شاو صاحب چې شاه چې ـ بدایت: كرى جا بكواه في مال مسال مسال ت سرير قابو ذاليا تھا' نكل منى ہتھ مال شاه: وو بی برہان شاہ بی آئے ہیں۔ ہدایت: كون آيا ٢٠ كا اباسلام-بربان: اوئے برمان تیں کد حرایی سروی ماں۔ شاه: گاؤں سے آیا ہوں تایا ابا۔ برہان: باگلو بند لپیٹ کنال ال یر۔ د کھ ال کیے معندے مورب ای جیے باری شاه: ماں بیہا ٹک اڑئیاؤئیا ہو دے۔ میں نے ابھی جائے پلائی ہے جی گرم کرم ان کو۔ بدایت: کاکا جاہ چتی تیں گرم گرم آئے کے گھری۔ شاه: برہان: ہاں تی۔ کش کھلانا تھا ساتھ ماں کیا منہ لکلیا و ئیا اے سیٹی جہا۔ مکماں بند کر قبیض کا۔ شاه: احِما بی۔ برہان: تیری ماں کا کیا حال ہے بھا بھی صاحب کا؟ شاه: يورے پندرہ دن بخار رہا ہا ابا۔ اب تو احجمی ہیں۔ يربان: شاه: نځ رې ځيمر؟

برہان:

ماں کے پیراں ماں جنت ہویا کردی اے برہان شاہ 'جنی بی ہو سکے خد مت کر شاه: لے اوبدی محدا خبرسال نکالدی بی اے کہ نہیں۔ مدایت: خدا ان کو رہتی دنیا تک سلامت رکھے جی اینے بچوں کے سریر۔ تیں نفیحت نہ کرن دئیں کدے اپنے تے چھوٹیاں نول . شاه: مجمے امال نے بھیجا ہے جی آپ کے پاس۔ برہان: کا ہے بھیجیا اپنی فھنڈ ماں چھوٹی جہی جان نوں۔ شاه: آیا کی مثلنی ہو رہی ہے جی اور انہوں نے بربان: کیناں ماں؟ شاه: ماموں الطاف کے گھر جی۔ شجاعت بھائی کے ساتھ۔ برہان: آئی نال چکرکٹ کے بھراکی طرف۔ ایسا ماہ الطاف نیں سب کش کھائی شاه: جانایں تیرے ھے کا۔ یہ آپ کیا کمہ رہے میں تایا ابا۔ برہان: حضوریه آپ کی آنکھ پر کیا ہوا تی۔ بدایت: کش نہیں' توں کم کرا پناارام نے تینوں میری اکھ تے کیا۔ شاه: یہ تو نیلی سی ہو رہی ہے تایا ابا۔ برہان: ہور ایس عمرماں بلی ہونی تھی اوئے۔ جد موتیا اترن دے قریب ہووے تب شاه: ایے طراں..... خدانه کرے جی بیہ آپ کیا کر دے ہیں۔ بدایت: اماں نے کہا تھا تی کہ وہ ... برہان: تحمی کا پیاایس مینے نئیں ایکے مینے بمیجاں گی روزیاں تے بعد۔ شاه: نمیں جی انہوں نے فرمایا تھا کہ وہ گلوبند جو آپ ان سے لیکر آئ برہان: گلوبند ہاں تیرے گل ماں لپیٹا و ئیا اے۔ شاه: یہ نمیں جی۔ امی کا گلو بند جو آپ ٹانکا لگوانے کے لئے لائے تتھے۔ يربان: میں ر فوگر اں کے محلے ماں رہندا ایں جو میتے پچھے رہا ایں پُی شاه: سونے کا گلوبند تای<u>ا</u> ابا۔

برہان:

شاه: سونے کا گلوبند!

برہان: آپاکو دنیا ہے جی جیزمیں۔

شاه: گلوبند کیابدایت الله ؟

بدایت: وی جی کالی ڈوری والاجو آپ نے پیٹی میں رکھاہ۔

شاه: لژادے تائے سیتیج نوں نار دمونیا جما۔ ہمارے پاکونسا گلو بند اے۔

بدایت: وه جی کالی دوری والا

شاہ: کالی ڈوری والا تاں کد کا پاٹ پٹاگیا تھا جراباں نئیں بن لیاں تھیں او ہے گو جراں کی کڑی نیں۔

ہدایت: وہ نمیں جی۔ آپ تو اون والے گلو بند کا ذکر کر رہے ہیں۔ میں کہ رہا تھا

عقيله بجيله: مامول ساام مامول سلام مامول سلام ـ

بربان: ساام باجی-

شاہ: جاؤیں نہیں تیاتے بولدا۔

عقیلہ بجیلہ: بائے کوں ماموں؟

شاه: مين بحرت بعد ماے نوں سلام كرن آئياں اوكد خر مرياں رئيال اتنا

وقت.....

عقیله: امتحان ہو رہے تھے ماموں۔

عقیلہ: ہم تو پڑھ بڑھ کرنڈ حال ہو تکئیں۔ شاہ: اینا پڑھن کی کیالو ژائے۔ جدیاں

شاہ: اینا پڑھن کی کیالو ژاہے۔ جد نال دل کر دا ہووے تب ہڑ ال کر دیا کرو کالج ال

سجیلہ: ہم نے تو رائے دی تھی ماموں ' باقی کی لڑکیاں نہیں مانیں۔

شاہ: محکمیاں گھراں کیاں تاں کڑیاں پڑھن لگ پڑیاں ایں اج کل' خاندانی ہون ہوں ہمارے زمانے کیاں تاں ہفتے ماں دو دو سٹریکاں کریا کرن کم تے کم' برہان شاہ

M33P Feligap About Environ مجیله: نحمرو بدایت الله! عقیله: رہنے دو جائے وائے۔ ہمیں شیں لگتی سردی۔ خواہ مخواہ ماموں کے ہیے برباد کرتے ہو۔ و يميا بربان شاه ايمه مويًا كردا ات خون كا رشته مويا كه نمين درد بھانجیاں نوں ماے کا۔ بربان: بال بی -اور تمی آندے ای چاہ پر جث کیامیتے کچے بغیر۔ کنیاں پالیاں پائیاں اوے شاه: اخوں؟ بدایت: (خاموش ہے) میں بچھ رہاایں کنیاں پالیاں پائیاں ایں برہان شاہ نوں؟ بدایت: تمن تی ۔ عقيله بجيله: بائ الله تمن! ایس قدر تکھا ہو کے ایرتے گلوبند منگ رہاا ہے۔ شاه: گلوبند ماموں؟ ىجىلە: عقىلە: یہ لپنا ہوا تو ہے اس کے کانوں پر۔

بربان: یه نمیں باجی ۔ سونے کا گلو بند امال نے کا ابا کو ٹانکا لگوانے کے لئے دیا تھا

پچھلے سال۔

عقیله: واه مامول کوئی ساری ب

شاه: خود خيال فرماؤ ـ

ہدایت: وہ بی جب ہم گئے تھے محرم شریف میں نت کااں تب بی بی بی نے میرے سامنے

شاہ: خواجے کا اگاہ ڈڈو کیابولیا اے کوچری کابچہ جما جا جا کے بیٹھ

سجیلہ: باد رکبی خانے میں اور خبردار جو تونے ماموں کی باتوں میں مجھی دخل دیا۔

ہدایت: اچھاجی۔

شاہ: برہاں شاہ اگ مور ھے بیٹھ جا کے باور چی خانے ماں۔

برمان: احجاجی-

شاہ: ماں تے کمنا تھا کوٹ سلا کے دیوے گرم پؤکا۔ آپ تاں دو ہریاں بکلاں مار کے بہندی اے دمسے کیاں۔ انگیشمی بکھا کے۔

عقیلہ: توبہ ماموں' اس کی ماں اور اے گرم کوٹ سلادے!

سجیلہ: کی کنجوس ہے۔ اب و کمچھ کیجئے گا جب کلثوم کی شادی ہو گی تو ایک چھلا بھی نمیں دے گی اسے۔

عقیلہ: سنانمیں تم نے بجیلہ گلو بند تو وہ ماموں کے ذمے ڈال رہی ہے کہ چلو ایک بھاری زبور او ھرہے مل جائے۔

مجیلہ: ہائے میرے ماموں بچا رے۔ کچی جھے تو ان کی شکل دکھے کر ترس آ تا ہے۔ ہائے ماموں آپ کی آ نکھ پر کیا ہوا؟

عقیلہ: چوٹ آگئی ہے ماموں؟

شاہ: نئیں ایسے ای..... ہا یہ حر؟ درد جیا ہندا اے معمولی جہا۔ اوہ تالا کھول بڑی چین کا!

عقیله: احیماماموں۔

شاہ: بھائی صاحب مرحوم نے بی کس جگہ شادی کری۔ میں جدبی روک رہا والد صاحب نوں پر نئیں جی میں تاں تھاای نئیں اوہتاں کیاں نظراں ماں بندہ۔ نئیں سنی میری بات ہا تھجی طرف ہتھ مار گرا جما کرکے۔

عقیله: (دور سے)اد هرماموں!

شاه: نچ کی طرف نول..... گمرا ہتھ ڈال ڈر کا ہتے رہی ایں۔

عقیله: (دورے)ایک ژبه ساہ ماموں۔

شاه: نكال اينون با هر باليا ايد هرميري طرف ـ

سجیلہ: کیاہ ماموں؟

شاہ: ابھی تیرے مورھے آ جاندااے اک منٹ ماں۔

عقیلہ: ہائے ماموں اس میں تو گلوبند ہے۔!

شاہ: ساڈھے چھیاں تولیاں کا اے۔ موتی بھھ ایں۔

سجیله: بهت بی خوبصورت ہے ماموں۔

شاہ: اج کل تاں ایسا سونا ملدا ای نئیں کہیں تے ' میاں راجہ رنجیت عگھ کے بیلے کا اے ' صدی ڈوڈھ صدی تے ہمارے خاندان ماں چلیا آرہا اے ' رات نوں ڈردیاں تاں نئیں کلیاں جاندیاں و ئیاں۔

عقيله بجيله جم مامون!!

شاه: ہاں۔

عقیلہ: ہم نہیں ڈرتے کی ہے۔

شاہ: ایمہ گلوبند لے جاؤ ساتھ اینے۔

عقیلہ بجیلہ بائے اللہ مج ماموں؟

شاہ: اور کیا جھوٹ! مبح سوم بزار لے جانا اپنے شیارے کی دکان پر میرانام لینا اور اپنا سلام کمنا۔ ہلانا بھی ادھے کے تے کانٹے بنا دے 'ادھے کیاں

چو ژیال سیب بلاے والیاں۔

عقیلہ بجیلہ و کس کے سکتے ماموں؟

شاه: چو ژیال عقیله تیرے کئے اور کانے تیرے کنال لئی مجیلہ۔

عقیله مجیله بمیرے مامول زندہ باد۔ میرے مامول زندہ باد!

خان:

خطه لاہور تیرے جاں نثاروں کو سلام۔ شریوں کو غازیوں کوشمسواروں کو سلام۔ شاہ: بن آئے او بن آئے او آپ لی۔ ہوگیا اکھال روشن کہ نئیں۔

اجي واه واه سجان الله - كياكينے شاه صاحب - كيا كينے -خان: ریاض: یہ تواس وقت ہے دیوانے ہوئے کھرتے ہیں شاہ صاحب۔ آپ نے نئیں دیکھیا۔ شاه: ریاض: جی نهیں شاہ صاحب۔ مجھے دراصل اس رات ذرا بائے بائے آپ نے نئیں دیکھیا چینی فنکاراں کا شو' ایسہ کیا غضب و هایا شاه: آپ نے صاجزادہ صاحب۔ رياض: ميں جاي نہيں سكا شاہ صاحب۔ تسیں کا ہتے کھڑ گیاں او یا لے ماری بکریاں کی طراں۔ شاه: دراصل جس ضروری کام کے لئے ہم حاضر ہوئی تحیں اس کے بارے عقيله: ایس تے بڑا دراصل اور کیا ہو سکدا اے جو میں تہاڈی تحویل ماں دے دیا شاه: اے۔ جاؤ ایس وقت رات گمری ہو رہی اے۔ کیکن ماموں وہ بات پیہ تھی اب چلو تاں باجی وہ بات آ کر پھر کرلیں محے ماموں ہے۔ عقیلہ: الحچی بات ہے۔ عقيله مجيله: مامول سلام مامول سلام مامول سلام شاه: وعليكم السلام ـ دهيان تے جائيو ـ چو طرفے نگاہ ڈالدياں وئياں ـ ریاض: ماشاالله بری ذہین بچیاں ہیں۔ میں نے ان کو پہلے بھی۔ (ایکدم) شاہ صاحب یہ آپ کی آنکھ پر کیا ہوا۔ کش نبیں بی ایسے ای چوٹ آگئی معمولی جہی۔ شاه: <u>ج</u>وٺ آڻني آپکو۔ خان: ریاض: محرکیے؟ شاه: اوہ جی شام نوں بیٹھے دے تھے حکیم عطامحمر کے مطب ماں۔ وہاں مباحثہ جیسا چل کھڑیا پنج ست آ دی تھے جی آیاں۔ ریاض: سنس بات پر بحث شروع ہو گئی۔ میں کمیہ رہا تھا بنی انار کلی ماں موٹراں سکوٹراں وغیرہ کا داخلیہ بند ہو جانا چاہی شاه:

دااے تاکہ بندا آسانی تے پیدل چل پھر کے خرید و فروخت کر سکے۔ اوہ نئیں تھے میرے ہم خیال ہندے ' میں عرض کری جی پئی راہ چلدیاں کیاں کھچاں میں بمپر بجدے این گھزی گھڑی۔ وہاں بینسیا و ئیا تھا اک افسر ہڑ کے بولیا آپ دا مطلب اے بئ ہم اپنیاں گڈیاں انار کلی تے باہر پارک کر کے پیراں بھار اندر جایا کرئے۔ میں بولیا کیا حرج اے۔ کڑک کے کمن لگا آپ چیاں بھار اندر جایا کرئے۔ میں بولیا کیا حرج اے۔ کڑک کے کمن لگا آپ چاہندے این بئ ہم اپنے و قار نوں نیلے گنبد پر کلا چیٹر کے انار کلی ماں جایا کرئے سلم بہلے۔ میں کہا جی آپ دا و قار ای کماں اے اور اگر ہے ہاں کرئے سلم بہلے۔ میں کہا جی آپ دا و قار ای کماں اے اور اگر ہے ہاں جینے کرئے میرے کلے پر اگریزی ماں گائی دے کے۔ اکھ تاں نچ گئی جی لیکن نیل جمایز گیا۔ دو تن و تال ماں نھیک ہو جائے گا خود بخود۔

ریاض: کون سے محکمے کے تنے وہ ا ضر؟

شاہ: محکے کے تاں نہیں جی۔ اک پرائیوٹ فیکٹری کے افسرایں۔ باکسے ٹیکٹایل مل ماں ویل فیرا فسرایں۔ بھلا جمانام اے مل کا۔

ریاض: کمال کے ا ضربیں۔

شاہ: میں تاں خود ذر کے رہا کردا ایں ایناں تے بس خواہ مخواہ تے بحث ماں البعطا دیا تھی تاں خواہ مخواہ تے بحث ماں البعطا دیا تھیم صاحب نے۔ صاحبزادہ صاحب اوہ اک شاعر ایں حالا الله افسر صاحب مونیہ لے لوؤ میتے جو کدے او بہناں کا کوئی شعر پڑھیا ہووے میں۔ بس تخاص ای وی کے کہنی جس چھڑ جاندی اے۔

ریاض: اجی ان کے تحکیم کے وہ معنی نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔

شاہ: مطلب چاہے کش کی ہووے ڈر کے ای رہنا چاہی دا اے۔ خان صاحب دیکھیا پھیر چینی ثقافتی وفد کا شو۔

خان: اجی واہ کیا گئے۔

شاہ: کی محبت کی جعلکی چھپائے تے چھپ دی نہیں۔ اک سیٹو کی محبت لی تھی۔ صدر ایوب خان نے اوہ ابھانڈ ا کال پھوڑ دیا لندن میں تقریر کر دے وے۔ صاجزادہ صاحب جب چھ ستبرنوں دشمن نے پاکستان پر حملہ کریا تب یر کھ ہوئی بن مجن کون اے۔ چین تے پاکستان کے سابی اور ثقافتی تعلقات سے کھ ہوئی بن مجن کون اے۔ چین تے پاکستان کے سابی اور ثقافتی تعلقات



صدیوں پرانے ایں 'کندھ کے ساتھ تاں کندھ کمی وی اے نیج مال کیار ہا۔ ریاض: دیوار ہے دیوار تو بھارت کے ساتھ بھی ملی ہوئی ہے شاہ صاحب۔ اوہد ہے بچ ماں چھ سمبر ہمسیا و ئیا اے ۔ خون کی سرجو سماراں دن مجی اوہ شاه: بھلائی نہیں جاسکدی ہم تے۔ ہدایت اوہ بنی چاہ لیا بنا کے دوپیالیاں۔ دو پاليان؟ دو پاليان؟ خان: ریاض: میرے لئے تو رہنے ہی و بیجئے شاہ صاحب ابھی جاکر کھانا کھانا ہے۔ سلیمان: سید تلقین شاہ کے گھر کی خیر بڑا گھرانہ بڑا ٹھکانہ تھم حاکم قائم عزت آ برو دائم کر بھلا ہو بھلا انت بھلے کا بھلا۔ اک منٹ انتظار فرمانا جی۔ کوئی بہت ای غریب فقیر معلوم ہندا اے۔ میں شاه: عاضر ہویا۔ اک دس پیے کا ٹوٹا پکڑا آنواں اینوں بچارے نوں۔ خان: مرور مرور۔ سليمان ـ سليمان ـ شاه: سليمان: جي حضور والا - قبله و کعبه - مرم و محرم -آگياايس بن ديوني پر ـ شاو: سلیمان: تیرا چرے تی میرا آپ کی گلی میں۔ احچھااور ٹیم بنار ہاایں۔ شاو: سلیمان: بنده نوازی ہے۔ غلام پروری ہے ہاشمیاں کے بوہ پر صدالگاندا ایں با قاعدہ میری تعریف ماں۔ شاه: سلیمان: پہلے پھیرے میں بندرہ منٹ حضور والا دو سرے میں میں منٹ۔ اور تيسرے ميں اب آ دھ گھنٹہ لڳاؤں گا۔ کل رات خو د باہر تشریف لائے تھے۔ کون؟ ہاشمی صاحب؟ شاه: سلیمان: حی جناب والا۔ کہنے گلے ماتکتے ہوئے شرم نسیں آتی۔ جوان ہو صحت مند ہو۔ ملازمت کیوں نمیں کر لیتے۔ میں نے کما حضور دلوا دیجئے۔ کہنے لگے ہارے گھریر کام کرو گے۔ میں نے یو چھا تنخواہ؟ بولے بچاس روپے ۔ میں

نے کماجی سیں شکریہ بت مرانی آپ کی۔

شاه: ربانان اوت کااوت

سليمان: تى جناب عالى ـ

شاہ: لگ جا فور أ او منال كے گھر مال نوكر ' پچاہ اوہ دین گے تيد ميتے ليا كريں۔ اندر كيال خبرال مينول بتايا كريں۔

سلیمان: انتی روپے حضور انتی روپے پورے اتنی جناب میں ابھی جاکر حامی بھر ہموں جناب والا۔

شاہ: ابھی نصر جا۔ اید میرای کمٹیا رہیں میرے بوہے پا۔ تیری میدا کی ضرورت پڑنی ایں۔ اگر میں سنو جی کمال کال میدا چیٹر دئیں میرے تعریف مال۔

سليمان: بهت احجها حضور _ جناب والا قبله و كعبه غريب يرور _

شاہ: (کھانتے ہوئے) کوئی بہت ای غریب جیسا فقیر تھا مفلوک الحال جہا۔ دس · پہے لے کے ای خوش ہو گیا۔

ریاض: جی ہاں اس کے لئے اسنے می بہت ہیں۔

بدایت: ید لیج بی چائے۔ سلام علیم بی۔

ریاض: وعلیم اللام- بمئ تم نے بت زحمت کی ہدایت اللہ۔ ارے برہان شاہ میاں تم کب آئے؟

بربان: آج شام بى آيا مون بى ـ

خان: او مو بربان ميال كيا حال ب بيغ خوش مو - الجمع مو -

بربان: بی شکرے اللہ میاں کا۔ پھر آیا جان میں مج چھ کی لاری سے چلا جاؤں ہی۔

ریاض: ارے بھی اتی جلدی؟

برہان: ووجی من آیا جان سے گلوبند لینے آیا تھا امال کا۔

رياض: گلوبند؟

ہدایت: سونے کا زیور نہیں ہو تا جی۔ ان کی والدہ نے شاہ صاحب کو ٹانکا لگوانے کے لئے دیا تھا۔

شاه: کری جابکواه کری جا۔ کو نسا زیو ر اور کو نسا ٹانکااوئے۔

ریاض: اون ہوں......

شاہ: على آپ نے على آپ نے صاجزادہ صاحب مان صاحب سنو جی ۔ غور

تے۔ سنو جی۔ سنو جی۔ سنو جی۔ اور انصاف کرو جی۔ سلیمان: سید تلقین شاہ کے گھر کی خیر..... بڑا گھرانہ بڑا ٹھکانہ نیکی کا دریا تخشیش کا چشمہ تلقین شاہ کے گھر کی خیر...... تلقین شاہ کی بد پشت کا بھلا نیکی کا پتلا۔ نیکی کا خزانہ ایمانداری کا ساگر۔ دیانتہ اری کا سمندر۔

شاہ: ہان رہے او تی من رہے او اک فقیر کمہ رہا ہے میری نیکی کی گوائی دے رہا ہے میری نیکی کی گوائی دے رہا اے بی صاحبرا و صاحب السین میں السین میکاری کے دل کی صدا اے دل تے گوائی دے رہا ہے دل تے گوائی دے رہا ہے ہردے تے بول رہا ہے۔

(فيرْ آؤٺ)



بھاجی بھاجی کماں ہیں آپ بھا' جی ... آيا: آؤ جی نگھ آؤ بھم اللہ کرکے۔ شاه: سلام علیم بھا' جی آیہ میں کیاسن رہی ہوں۔ آيا: شاه: کیاس رے او؟ وه مدایت الله مجھے انجی ملا تھا بازار میں۔ آيا: شاه: والی آرباتھا بزارتی کے جارہاتھا؟ آيا: جارہاتھاجی کوئی سوداوی ، خریدنے۔ شاه: تب کوئی بات نمیں۔ میرا خیال تھاسودا خرید کے آنداد ئیا آپ تے ملیا۔ آيا: شاه: اس نے تو میری جان ہی نکال دی۔ آب دی جان کیے تے نکل منی ایم ی بری دیمہ مال ۔ تند آبإ: وہ کم بخت کمہ رہا تھا۔ شاہ جی جانے کی سوچ رہے ہیں۔ شأه: باہر تاں آندے جاندے ای رہی دا۔ نہیں بھاجی' وہ تو کہ رہا تھا یا کتان سے با ہرجارہ ہیں ۔ آيا: شأه: یاسپورٹ لتی عرمنی گذاری دی اے' اگر بن گیا مینے دیں دیاں ماں تاں تیرے بھاجی نے چلے ای جانا ایں۔ آبا: مچرواپسی کب تک ہو گی؟ شاه: والبي كاكياية اك ' آئ آئ نال آئ نال آئ ول اجان جها مو كيا۔ يه آب كيسي باتمل كررب بين بعاجي! :LT شاه: آیاں تاں دوریش قلندر جیے آدی ایں۔ خان:

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات تو جھا جب غیر کے آگے نہ من تیرا نہ تن

لیجئے خان صاحب بھی آگئے۔ الم: السلام عليم شاه صاحب۔ خان: وعليكم السلام خان صاحب ĻĨ شآه: کوجی خان صاحب کیا حال اے روزیاں کا۔ الله كاشكر ب چل رب بي اور خوب چل رب بي- آپ سائيس-شاه خان: صاحب کتنے روزے رکھے آپ نے......؟ بادید هانمیں ہارے بوہ مورے احترام بھیاوئیا ہے۔ شاه: ہاں تج میں بھی جران مو رہی تھی بھائی کہ یہ آپ نے بوریا کیا لاکا رکھا ہے آيا: عيد پر اٹھا دينا اے جي ايس نول۔ اب تال تھو ڑے اي دن رو گئے ايس شاه: بچارے احزام کے۔ ہدایت اللہ نے تو سارے روزے رکھے ہوں گے! آيا: ہاں جی اوہنے روزہ رکھیا و ئیااے 'ہم نے احترام رکھیا اے 'اکے گھرماں دو شاه: دو برکتاں چل رئیاں ایں۔ ا جازت ہے شاہ صاحب۔ کیا میں حاضر ہو سکتی ہوں؟ :હહ شاه: آؤ آؤلی لی۔ اجازت کتے منگ رہے او' آپ داا پناگھراے۔ السلام عليم جي -ىي: وعليكم السلام -خان: امد جاری آیا صاحب اے۔ ایال وے والد اور جارے آیا صاحب گے۔ شاه: بث بحرا بے تھے سنام ماں۔ ایمہ ٹی ٹی بچاری بہت ای دکھیا جہی آئی اے ہارے محلے ماں۔ ایدے مفادات کی تحمرانی کر رہاایں میں۔ آپ! شاه صاحب آپ!! خان: کیوں مینوں کیا ہویا و ئیا اے ۔ میں کے غریب دا ہتھ نمیں پکڑ سکد اکیا۔ شاه: کر تو کتے ہیں۔ لیکن کہیں اس کا ہاتھ ہی نہ غائب ہو جائے پنچے ہے۔ آيا: مدایت: شاه جی - شاه جی - وه جی مرسزی نهیں دیتا **-**شاه: کون مراوئے؟

مرگامال جی سبزی والا۔ بدایت: کیا ہویا او ہنوں؟ شاه: ہدایت: کمہ رہا ہے جب تک پچھلے مینے کے پانچ روپے نہیں دو گے اس وقت تک میں تہیں ٹوکرے کو ہاتھ بھی نمیں لگانے دوں گا۔ شاه: تیں کیا کرنا اے نو کرے نوں ہتھ لگا کے۔ ہدایت: سزی لنی ہے ہی۔ پانچ روپ کے لے بی بی کولوں۔ بی بی پانچ روپ میں ناں تیرے بوے شاه: ماں۔ یانچ روپے شاو جی! بي بي: ا بھی اٹھ کے نکالدا ایں الماری ماں تے۔ ہائے بنی۔اوں موں دساں کانوٹ شاه: كاتب نكالى جارئى اير - بنج منك شم اين الله على خير كوكى بات نهير تڑالئیں اوئے باتی کے لیاد ئیں۔ اب پکڑنی میرے منہ کی طرف کیا دیکھی جا ربااس_ مدایت: احماجی_ ریاض: اجازت ہے جناب شاہ صاحب۔ آؤ۔ آؤ ہماریاں اکھال کے تاریوں۔ روزہ دارو۔ آؤ۔ شاه: رياض: السلام عليم. وعليكم السلام به شریں اوئے ابھی نہ جائیں۔ اوہ لیا پسلاں اندر تے نکال کے۔ شاه: کیا بی ؟ بدایت: شاه:

اوہ کھل لیا جو نسا تھالی ماں رکھیا و ئیاا ہے۔ ئىچل ـ تھالى..... تھالى..... خان:

بدایت: کوئی تمالی میں چی؟

اندر باور چی خانے ماں رکھی اے ڈولی پر۔ جالیا صاجزادہ صاحب لئی اور بی شاه: ىي كئى-

شاہ صاحب آپ تکل*ف بہت کرتے* ہیں۔

شاہ: تکلف کرن ا_ر ، نیو صاجزادہ صاحب۔ تکلف نہ کرئے تاں ہمارے گھرماں کون آئے۔انسار نوں دوستاں یا راں نوں کھلاندے پلاندے ای رہنا چاہی دااے۔ایمہ لی لی ہے جی ہماری۔

بي بي: السلام عليم تي-

رياض: وعليم السلام ـ

آیا: بھائی ان کی ساری جائیداد کی نمر انی کررہے ہیں۔

شاہ: او جی بندے تے جی نیکی ہو سکے 'کر گزرنی جابی دی اے۔ ایس عمرنے پھیر بار بار موقع کب دیتا ایں۔ بس مختار نامہ لکھیا جاوے میرے نام کا۔ اوبدر بن جائے پاسپورٹ تب جاکے دوئیں کم......

ریاض: آپ پاسپورٹ بنوارے ہیں؟

شاہ: بس جی زیار تاں وغیرہ نوں دل تڑپ رہااے مقام مقدس کیاں' آپاں تا پھر او تھے ای بیٹھ رہتا ایں صاجزادہ صاحب (پلٹ کر) دیکھیو اوہدرای بیٹھ رہا اے باور جی خانے ماں۔ اوئے کمی نہیں تھالی تینوں کھل فروٹ کی۔

ہدایت: (دورے) نمیں جی۔

شاہ: شرجا آکے تیریاں اکھاں کامین سوئج آن کردا ایں تب نظر آئے گی تیوں۔ ایسے بھلا لمن لگی اے۔

ہرایت: د کمھ کیجئے جی میں نے تو سارا باور جی خانہ جیمان مارا۔

شاہ: یہاں رکمی تھی ڈولی پر۔ چھ سٹ مالنے تھے۔ ادھی درجن کے قریب کیلے تھے۔ تھجوراں تھیاں پاڈیڑھ پا کمیاں۔

ہدایت: آپ خرید کرلائے تھے بی؟

شاه: مور تیرے والدنے کرنی تھی ایمہ خریداری۔

شاہ: اوہ لے ہے میں بی کیا بھلکڑایں' اوہ تاں میں رکھی اے اپنی الماری ماں اور کہ رہایں تیتے۔ آجا او ہررای پڑی اے۔

ہدایت: یہ بی آپ اتا سارا پھل کمال سے لے آتے ہیں روز شام کو؟

شاه: بزارت اور کمال تے لیاناتھا۔

بدایت: خرید کرلاتے ہیں جی ہے خرچ کرا

شاه: بال اور کیا۔

مدایت: یه تو بت بری عادت ب جی آپ بت نضول خرچ مو گئے ہیں۔

شاه: میں کش ایبا فضول خرچ بی نئیں۔

ہدایت: تو پھر کیے لاتے ہیں جی آب اتنا سار افروٹ ہرروز شام کو؟

شاه: میتے اگلوانا تاں نہیں چاہندا اصل حقیقت بے

ہدایت: نمیں بی مجھے کیا ضرورت ہے آپ کی رقم ہے۔ آپ کا خرج ہے۔ جتنا بی جاہے کریں۔

شاه: بدایت۔

بدایت: بال بی ـ

شاہ: اوئے میتے نراض ہو گیاایں بیٹا۔

ہدایت: بالکل ہی۔

شاہ: سن ہدایت اللہایمہ پھل جون سامیں لیا ندا ایں شام نوں' ایمہ نانواں خرج کے تاں نئیں لیا ندا۔

بدایت: پرکس طرح لاتے ہیں جی آپ؟

شاہ: محلیاں ماں روزہ محلوان دالے پھریا کردے ایں پھل فردن اور کھجوراں وغیرہ لئے ۔ اگ ادھ مالنا اور دو تمن تھجوراں اوہناں کے سامنے کھیالنددا ایں 'کش انھا کے ساتھ تھلے مال ڈال لیا کردا ایں ۔ پرسوں کاسارا پھل چونے منڈی کی اک گلی کا کٹھا کریا وئیا تھا۔ اج ہانہ نگاں ماں تے لیایا تھا۔

ہدایت: شاہ جی چھوڑ دیں حضور یہ کام۔

شاہ: ' بس ہا بی بی کیاں زمیناں اور جائیداداں کا مختار نامہ بن لین دے ' ایہتے بعد آپاں تنجوس نمیں رہنا۔ جد تاں بڑا فضل ہو جانا ہیں ہمارے پر۔

مرایت: خیریه کام تو میں نمیں ہونے دوں گاانشاء اللہ ۔

شاه: کیوں تمن کا جے نہیں ہون دئیں گااوئ؟

ہدایت: کوں اپنا' انجام بھارت جیسا کرواتے ہیں شاہ صاحب۔ چھو ڈیئے اس لالج کو' چھو ڈیئے اس طمع کو اور ایمان اور اخلاق پر دھیان دیں۔ تاستک اور

عکیولرنہ بنتے۔

ریاض: (آواز دے کر) بھی یہ کیا ہو رہاہے شاہ صاحب۔ بہت دیر کر دی حضور والا نے۔

شاہ: حاضر ہویا جی اک منٹ ماں۔ ہدایت اللہ سوکانوٹ دے رہا تھا۔ بھنوان نوں۔ سویرے سرگی وغیرہ کابند وبست کرن کے واسطے۔

بی بی: اچھاشاہ صاحب پھراب بھری جائیں کے نال کل۔

شاہ: جاں گا ہی ہی ، جاں گا کا ہتے نئیں۔ جنہوں اک مرتبہ بن بھائی کمہ دیئے۔اوہنوں ماں بچاکے آئے بھلے کے گھر تک۔

آیا: بالکل ٹھیک کما آپ نے بھائی۔

شاہ: اپ یار بھارت نے جنہوں لی بھائی بنایا۔ انہوں پچاکے میا برے کے گھر تک۔ یاد ہے آپ نوں ہندی چینی بھائی بھائی کا نعرہ کیا گو نجیا کردا تھا ایشیا

ریاض: جی ہاں بت اچھی طرح سے یاد ہے۔

شاہ: پھیر جد بھیجیاں فوجاں بھارت نے چینی باڈر پر تاں چینی بھائی بھیکے جے رو گئے۔ کرتل مہتہ نے پستول کا پٹا کا چیٹر کے کمیااب تاں آپ نوں لڑتاای پیوؤ ہم آپ نوں بھائی جو کمہ چکے ایں۔

بی بی: اور می بھی آپ کو بھائی بنا چکی ہوں۔

شاہ: کے ہے بی بی آباں تاں بھارت کی بات سارے تھے۔ اب توں جا' سردی بہت ہو رہی اے. ہدایت اللہ!

بدایت: بال جی-

شاہ: ہمری بن نوں گھر چیٹر کے آجا۔

مدایت: احجاجی۔

شاه: آه پکرسسه اوه پکرسسه اور چمیمی تان نکالی نئیں الماری مان تے پھلاں کی۔

مدایت: نکالتا ہوں تی۔

شاه: خان صاحب مالے جی۔

خان: مالئے مالئےمالئے

بدایت: یه کیج جناب.

ریاض: ارے رے رے یہ آپ کیا تکلف پر اتر آئے۔

شاہ: آ پکڑ بہن ہالے دو مالنے کا کے لئی اور تن چار تھجوراں بی ڈال اید ھی بکل ماں۔

بی بی: خدا آپ کو خوش رکھے شاہ جی۔ آپ جیسے لوگ ہیشہ سلامت رہیں۔ چلو بدایت اللہ۔

بدایت: آئے تی۔

نی لی: اچھا بھائی شاہ جی' آپ پھر آئیں گے کل صبح سورے؟

شَاهُ: صَمِع کی نمازتے بعد سورج نکن پر ای آں گا۔

بي بي: اچھاجي خدا حافظ۔

سب: خدا حافظ۔

شاہ: ایسہ بیجاری بہت ای سد ھی جہی خاتون اے۔

آیا: اس پر عنایت کی نظر بی رکھنے گا ہماجی۔

شاه: من تال ايد ها بحائي بن چکيااي جي -

ریاض: و سے بھائی تو نئیں ان جیسے۔

شاہ: نہ جی میں آپ نوں شکل تے ویبالگداایں۔

ریاض: شکل ہے تو خیر نہیں لیکن حرکتوں ہے۔ میرا مطلب ہے۔ مجھی مجھی آپ میں

جى

شاه: توبه كروجى - صاجزاده صاحب ايمه آپ نے كيا بات كرى تلقين شاه

دو موہانمیں ہو جاوے تال دو سری بات اے۔

آیا: خدانه کرے که ہوجائے۔

شاہ: اگر ہووے پیے نکے کی رعایت ال ۔ دو گلا ہون مال لی کو حن نہیں۔
پہلاں بھارت عیسائیاں نوں اپنے بھائی بتاندا رہا۔ جد بھائی او بہال دے
قریب آگئے بہت اور اعتبار بڑھ گیا تب بانیاں نے چپ کرکے گوا پر ہمہ بول
دیا۔ جد لی یاوری وغیرہ سے ای پڑے تھے ہماری طراں۔ پھیرایتال نے بتایا

سکھاں نوں بھائی جد بی سکھ کوئی مطالبہ کرن بھج کے دلی تے کوئی نہ کوئی آجائے اور کیے آپ تاں ہمارے بھائی ایں آپ نوں مطالبہ کرن کی کیالوژ اے۔ لوؤ جی باند راں طراں او ہناں کا گھر کتر کتر کے ای کھرلی جما بنا دیا۔

آبانه کن کا گھر؟

شاہ: سکھاں کا۔ ہا پنجاب او ہماں کا ای تاں تھا' پنج ماں اک نوال شوشہ چیٹر دیا ہمانے صوبے کا۔ اپرتے اک چکوند رلا دتی بئی صوبے کیھ بھے پر گور نراکو ای اور ایمہ جونسا چندی گڑھ نوال شربنیا اے۔ ان اور ہائی کورٹ بی اکو ای اور ایمہ جونسا چندی گڑھ نوال شربنیا اے۔ فرانسیی ڈیزائنر کا ایمہ سفتر کا۔ لوکر و معاینہ چندی گڑھ پر نانواں تاں لگیا سکھاں کساناں زمینداراں اور غیریباں کا اور استعال کرن کا حق مل گیا۔ باشیخ نوں۔

ریاض: خالصہ قوم بچاری بیشہ سے مظلوم رہی ہے۔

شاہ: ایک بمادر اور نرقوم اور رہے مظلوم 'دکھ ہندا اے۔ صاجزادہ صاحب ہم اں زیادہ منہ نمیں کھول دے بئی بھارت سرکار کھے گی 'ایمہ تلقین شاہ اں ہمارا نم ھ قدیم کا دشمن اے۔ ایمہ چک دے رہااے۔ ویسے حقی بات ایمہ ہے تی بئی سکھاں اور مسلماناں ماں بانیئے نے ای بچٹ کا بیج ہویا۔

ریاض: بالکل بجاار شاد فرمایا آپ نے!

شاه:

حضرت بابا گورونانک صاحب اور بابا فرید صاحب دو ہیں خدا کے دروایش بندے اور دوبال کیال با ال گوروگر نق صاحب مال درج ۔ بابا نائک وحدانیت اور ایکنا کے پرستار 'توحید تے اوبنال کا رشتہ اور توحید ای مسلمانی کا نمھ ۔ کے باخیے نے ایسی چکوندر چیٹری دوبال مال بی آء تال رہے ہم توحید کے من والے اور پرے جا پڑے اوہ توحید من والے اور پی مال مداری پیس گیا۔ ساڑھے بست سے رب من والا۔ اوہ ڈگڈگی کھڑکائی اوہ کھڑکائی بی دوبال نول اک ورج کی واج ای نئیں سنن دی۔

ریاض: ای لئے تو کھڑ کائی کہ ایک دو سرے کی بات نہ سن لیں۔

شاہ: سکھال تے کہا گورو مراج کے نور نظراں نوں مسلمان بادشاہ نے کندھ ماں چنوایا۔ ہم تے کہا سکھ ذہب کیاں موٹریان میتاں نوں اصطبل بتایا۔ دویں

تھے ہم گرم بزار اک دوجے تے کیڑیڑے۔

ہارا تاں ہو گیا بچا پاکتان بن کے۔ خالعے گھاٹے ماں رہے۔ صوبہ پہلال اد حا ہویا' پھیرچو تھا حصہ' اب چو تھے جھے نوں لی کتری جا رہے ایں۔

آبا: سنت نتح علم بجارے مرن برت رکھے ہوئے میں اپ حقوق کی خاطر۔

شاه: او متال لني ٦٦ فو جال پنج بي كيال ا مرتسرمان ؤوكريان اور كور كھيال كيال ـ

آیا: وہ کس گئے؟

شاہ: بھارت سرکار نے اوہ رویت نام ماں امر کی فوجیاں دا دل بسلان نوں مس ریٹا فریٹا کو بھیجا اے اور ارے امر سرماں سنت صاحب کا دل لگان نوں ڈوگریاں اور گور کھیاں کیان رجمشاں۔ بھیجیاں ایں۔ اجمل بھارتی حکومت ہر مخص کا دل لگان کے کچھے بڑی اے۔

ریاض: بات یہ ہے شاہ صاحب کہ اب کی بار تو بھارتی حکومت کو سکھوں کے جائز مطالبے کے آگے جھکناہی یزے گا۔

شاہ: آپ دوجیاں دی بات چھوڑو جی' اپنی فکر کرو۔ بھارت سرکار تاں پاکستان نوں کی بھائی بتان نوں پھرر ہی اے۔

رياض: تی۔

شاہ: بہت پراپیگنڈاہ ہو رہا ہے ریڈ بو پر اور اخباراں ماں ہم کاں بھائی بھائی ایس بھارت اور پاکتان اگے ایتاں نے چینیاں کے ساتھ جو کری اے بھائی بھائی بن کے 'اوس ڈرامے کا اور دو سرا ایکٹ پاکتان کے ساتھ سمکیلن لگے

ایں-

ہدایت: چھو ژو باجی ان کو۔

شاه: اچماشاباش چاه رکه چلبے پر مهماناں لئی۔

ریاض: شاہ صاحب آپ ہمیں مہمان سمجھ رہے ہیں۔

(وستک)

ہدایت: آیا بھی آیا۔

شاہ: رہن دے میں خود جاکے دیخد ایں۔ چاد هرجا کے چلیے پر۔

بدایت: احیما بی۔

شاه: ابھی آیا جی اک منٹ ماں.... ہاں بن سلیمان کیا بات اے۔

سلیمان: سلام کی غرض سے آیا تھا حضور انور قبلہ و کعبہ جناب عالی۔

شاہ: ہاشمیاں کے گھر کی کوئی تازہ خبر۔

سلیمان: ہاشمی صاحب تراوی پڑھنے گئے ہیں۔ بیلم صاحب تلاوت کر رہی ہیں۔

از لى لى ياھ رىيى-

شاہ: گلدان کی بابت ال کدے کوئی بات نمیں ہوئی؟

سلیمان: ہروقت ہوتی ہے جناب عالی۔ ہرروز ہوتی ہے قبلہ۔

شاہ: کیا کہندے ایں؟

سلیمان: کہتے ہیں ہم باطل ہے د بنے والے نمیں' خاموش رہنے والے نمیں۔ جس بات کا تہیہ کر چکے ہیں وہ یوری کر کے دم لیں گئے۔

شاه: میتے ملا تاں سہی اک مرتبہ ہاشمی صاحب نوں۔

سلیمان: میں نے دو تین مرتبہ عرض کی تھی کہ پڑوس کے سید تلقین شاہ صاحب آپ سے لمنا چاہتے ہیں کچھ معاملات طے کرنے کو۔

شاہ: پھیر کیا ہو لے؟

سلیمان: فرمانے لگے ان سے بوچھ کر آؤ کہ گل دان کی بات ہے تو آ جائیں' دو سری باتوں کے لئے میرے پاس وقت نہیں۔

شاه: سليمان ـ

سليمان: جي حضور قبله و كعبه جناب عالى -

شاه: تول ميرا بحرانتين بناسكد ا باشمي صاحب نون؟

سلیمان: آپ کے بھائی جناب عالی؟

شاہ: اک مرتبہ ہم نوں ملاوے۔ بھائی بھائی بتا دے ' جمپیاں پوادے۔ بعد میں خودای سمجھ لاں گا۔ اگر ایتاں دا ککھ بی رہ گیا' ہاشمیاں دا تاں میرا ذمہ۔

سليمان: كيامطلب حضور والا؟

شاہ: آپاں او ہناں تے بھارتی تتم کے بھائی بناں گے' اصلی نہیں۔ لو کاں کیا ا کھاں ماں د حول۔ باشمیاں کے گھر پھڑول۔ تیں اک مرتبہ ہم نوں ملادے۔ بھائی 101

بھائی بنا دے۔ محلے مال نعرہ لگوا دے۔ استے بعد آبال خود نبرلال گے۔ جنہوں اک مرتبہ بھائی کہ دیابس لے کے بہہ گئے پتال ماں۔ سلیمان: تلقین ہاشمی بھائی بھائی۔ تلقین ہاشمی بھائی بھائی تلقین ہاشمی بھائی۔ بھائی۔

(فيدْ آؤٺ)



(ائربورث كالاؤنج)

شاہ: اوئے ایمہ تاں ہال اے ' مسافر خانہ نہیں ہندا میشناں پر مسافراں کے بیٹھن نوں۔

بربان: بال تي-

شاہ: بس اوی سمجھ۔ پک کال ٹھیک اے میری۔

برہان: بالکل نمیک ہے تی۔

شاہ: کوٹ و کمیر پیچھے تے مجرائیا و ئیاباں نہیں۔ بٹ بٹ ہوں ہمان نکال دے سے موج کے۔

مومنى: اللهم عليم بعائى صاحب

شاه: آپ كد حربحابهي صاحب؟ يهال كمال؟

مومنى: آپ كوالوداع كنے آئى مول-

شاه: ایمه کیا لیمل کری آپ نے میں ال ال آیا تھا آپ نوں رات۔

موہنی: یہ کیے ہو سکتا ہے بھلا کہ میں آپ کو See off کرنے نہ آؤں۔

شاہ: رات ہار پہنچیا آغاصاحب کا ڈھاکے تے ادھی رات بیلے' میں ہماں گھبرا جہا گیا۔

مومنى: آغاتى كا تار؟

شاہ: آہ اپنا مبار کبادی جبی کا تھا happy safe landing' میں کما لوؤ بئ کیے کیے تاریخا دیئے ایس کور نمنٹ نیس۔

ے یہ مربی دیں ہے ہیں ورستہ موہنی: سامان وغیرہ پہنچ گیا آپ کا؟ یہ

شاه: اوه دیمهو تال بدایت الله که ایا ایک کندے پاجو که رہے ایں۔

مومنی: چلئے جب تک یمال بیٹھتے ہیں۔ ابھی تو بت دریے آپ کے جماز میں۔

برہان: ہیں منٹ رہ مجئے ہیں جی کل۔

شاه: بهت این بیمیال مثال مال تال بندا تمیم کرن خالی کرا لیندا اے۔ بیٹھ جا برہان شاہ!

مومنى: آب كيم پيئى كے بحائى صاحب معندا ياكانى وغيره؟

شاہ: نمیں جی بس مرانی اے آپ دی' بت کش پی لیا پاکستان کا' اللہ اینوں سلامت رکھے۔

مومنى: تم يجد لوم بربان ميان؟

برہان: جی شیں شکریہ۔

مومنی: یه ایک معمولی ساتخف ب بھائی صاحب آپ کے لئے۔

شاه: اسد کیا اسد کیا۔ اسد کیا کری جارے ایں آپ؟

موہنی: بس آپ رکھ لیں اپنے کوٹ کی جیب میں رائے میں کھول کر دیکھئے گا' یمال نہیں۔

شاہ: آپ دی مربانی اے بھابھی صاحب نئیں تاں میتے کش بی نہ ہو سکیا آپ لئی۔

موہنی: کیجئے آپ بی کے دم قدم سے تو رونق تھی ساری۔ ہمارے دل سے پوچھئے کہ آپ کے چلے جانے کے بعد کیا گزرے کی ہم پر۔

لوۋر: وزن زياده ب سرآپ كى چيى كا-

شاه: كيدها..... مِنْ كا؟

لوۋر: بى جناب_

شاه: اوه میرا ملازم کمال اے؟

بدایت: بال تی۔

شاه: کمو تال میں آپ دے ساتھ چلال۔

موہنی: سیس میں اے بیس لے آتی ہوں۔

شاه: جي آپ مناسب سمجموجي- بربان شاه-

يربان: بال يي -

شاہ: دل لگا کے پڑھیا کریں ظالما کمیں اپنے آئے جمارہ جانویں علم کے معاطے

ماں کمتی او ر چلا کی ہیرا کچیری ماں چاتر ۔

برہان: پورے دھیان سے پر حول گا تایا ابا۔

شاہ: چھوٹا جہاتھا تیں اک مرتبہ جد مٹی کی ڈلی اٹھا کے منہ ماں ڈال لئی۔ بھائی نے
اک جہاٹا مار ئیا منہ ماں نے مٹی نکالن نوں۔ میں تھاپاس بیٹھیا و ئیا اخبار دیکھ
رہا۔ جد تیری چیک سی ہاں میں پچھیا نہیں بی کیا ہوئیا پورے ہتھ کا ایک پرڈ
دیا اپنے بھائی کے منہ پر پنج اٹگلال کھب گئیاں کلے مال اوہ ہے۔ شرمندہ
جہا ہو کے بولیا اج تے بعد آپ ای سنبھالو بھا تی اینوں۔ کیا منحوس بات نکال
گیا منہ تے ظالم۔ بھائی ہاں بہت ہون کے جہان ماں برہان شاہ 'پر میرے
بھائی جہا کوئی نہیں تھا ایس جہان ماں۔

برہان: تی۔

شاه: میں لبودیا اوس نوں پر جان نہ دے سکیا۔ میں بی کیالالچی بھائی تھا۔ ساتھ نہ مرگیا۔

بربان: خدا آبكوساامت ركم يا ابا-

قادر: ساماعليكم السلام عليكم برا چكر پياسانوں تے۔

ریاض: پہلے ہم آپ کے گھرینچ۔ وہاں سے پی آئی اے کے دفتر۔ اور پھر.....

شاہ: ہا تاں سارا محلّمہ ای گنھا کر لیائے آپ صاحبزادہ صاحب۔ اوئے تیں کماں سلیمان!

سلیمان: میں حضور قبلہ و کعبہ جناب عالی حضور کی زیارت کو آیا ہوں جی۔

تيورى: اللام عليم شاه صاحب

شاہ: پی بی توں یہاں کد ھرہوائی اڈے یر۔

تیموری: یہ سب لوگ ادھر آرہے تھے۔ آپ کو الوداع کینے۔ میں بھی امی سے اجازت لے کرچلی آئی۔ کچ آپ کے بغیرتو وہ گھرسوناسا ہو گیاہے۔

قادر: توں گھردی گل کرنی ایں بی بی اوہ محلّہ ای سنجا ہو گیا اے سار ا..... مینوں پنن دین کمن لگا قادر بخشا پہلاں دودھ دے ولٹوھے چیٹر آلمجے دی ہی تہ میں کا بیر مشتہ نہیں اللہ اور ہیں۔

تے ۔ میں کہا رہن دے میتھوں نہیں جایا جاندا......

سلیمان: حضور آپ نے اچانک فیصلہ فرمالیا آنا فانا مجھے تھم دیا ہو تا میں سامان وغیرہ

باندھنے کو حاضرخدمت ہو جاتا۔

شاه: بهت خدمت لنی تهاتے نهایت مندا چنگا بولیا...... اب آخری وقت ماں کیا دور میز تھی میلان نہ پینچی دید کا اور ا

ز حمت دینی تھی۔ ایتاں نوں پنج چھ دن اور گھر ماں رہ لین دئیں لی بی۔

تیموری: برے شوق سے سید صاحب! ہم نے تو ان کی لئے بیٹھک بالکل خالی رکھ چھوڑی ہے۔ چھوڑی ہے۔

برہان: ہم الکلے جمع چلے جائیں گے جی گاؤں۔

تیموری: ای تو که ربی تھیں کہ چاہے مینه بحرر ہو تمهار اا پنا گھرہے۔

شاہ: کے جد کرایے یر ای دے دیا ہاں اپنا دا کماں تے رہا۔

تيوري: سي جي يه آپ کيا که رے بير-

مدایت: بک موکیاجی گلدان ـ

شاہ: اور پر چی کہاں اے۔

بدایت: یہ ہے جی مکٹ کے ساتھ متھی کردی ہے انہوں نے۔

شاه: لياشاباش پكزاايد حربه

ہدایت: کراچی جاکر دھیان سے اتروائے گاجی اور اپنے سامنے دو سرے جماز پر جڑھوائے گا۔

شاہ: کے مینوں عقال بتلار ہا اے اوئے اینوں تاں میں جد چیٹروں جد کوئی میرے سینے پر چھنب جو ڑیاں پر چھاؤنی ڈالے گا'ایسے نہیں میں جان دیتا۔

سلیمان: جی حضور والا قبله و کعبه - بنده پرور - جناب عالی - حضور کا قبال بلند رہے -

(اناؤنسمنٹ)

شاہ: لے بنی اناونس منٹ ہو گی جہاز چلن کی۔

ریاض: ابھی تو ایک اور ہو گی شاہ صاحب' آپ تھبرائیں نہیں۔

بربان: الجعامايا اباسلام ـ

تيموري: ارے بھي ابھي تو نميں جارے 'ابھي تو بيں پانچ سات من اور ـ

شاہ: اور سنا قادر بخشابوری میس نے کیاد؟؟

قادر: تستحقی و تی اے پنج کلیان ۔ بلمامتھا کالیاں اکھاں ۔ دیکھیاں بھکھ لیندی اے۔

شاہ: اچھا بنی احیما خدا مبارک کرے۔ تیرے نمییاں ماں ہو وے۔

قادر: اوہ چھی رسان آیا نور محمد تے میں اوہنوں دسیا بی شاہ ہوری تے ٹر کئے ولیت نوں تے رون ہاکا جما ہو گیا۔

سليمان: من خود تمام رات روا رم حضور والا من نه جائ بي نه ناشته كيا ول بو جمل ساموكيا-

شاہ: کی تلقین شاہ آندے ایں سلیماناں اور کی گذر جاندے ایں۔ پانی تکھ جانداے پال بیٹھ تے ندیاں بکدیاں رہندیاں ایں۔ جو اج ہے کل نئیں ' جو کل ہے ہوں نئیں ' روناکا ہے اور ہو کے کید معے لئی بھلا۔

موہنی: بعائی صاحببعائی صاحب۔

شاه: بان جی۔

مومنی: زرااد هرآئے میرے ساتھ تی بال آئے نال۔

شاہ: ہاں تی۔

موہنی: وہ رقبہ وہاں کمڑی رو رہی ہے۔اس سے تو مل کیجے۔

شاه: اید حرلیانا تمااه بنول ـ

موہنی: وہ نہیں آتی ادھر۔ کمہ رہی ہے میں نہیں آؤ تگی۔

شاہ: چلو جی۔ وہیں چلدے ایں۔ کیا شدین لڑکی اے۔

ریاض: کیوں ہدایت اللہ اب آگیا بقین کہ شاہ صاحب واقعی جا رہے ہیں۔

ہدایت: مجھے تو اب بھی یقین نمیں آتا صاحبزادہ صاحب۔ یوں لگتا ہے کہ خواب دیکھ رہا ہوں۔

ریاض: دکیے لو ہدایت اللہ مچھ خواب جب حقیقوں میں تبدیل ہوتے ہیں تو کتنی تکلیف ہوتی ہے.....ارے تہیں کیا ہوا برہان میاں۔

برہان: (روتے ہوئے) کچھ نمیں جی بس ایے ہی۔

تیموری: بھی واہ تم تو بمادر لڑکے ہو بربان شاہ۔

قادر: اید حمی مبادری وی کی کرے نیانے وی ایتھے ساؤے ورگے سانیاں دے کالجے وبڈے گئے ایں۔

سلیمان: ایک دن میں نے حضور شاہ صاحب کو خواب میں دیکھا کہ چھوئے ہے جھولنے میں میٹھے ہیں اور آم کھارہے ہیں۔ میں نے کما حضور والا قبلہ و کعبہ بندہ پروریساں کماں۔ فرمانے لگے یہ ہمارا ہوائی جمازے۔

ریاض: بیک صاحب نظر نمیں آئے بدایت الله۔

برایت: میرے خیال میں ان کو وقت معلوم نمیں ہو گاجی جانے کا۔

رياض: اوروه آباجي شيس آئيس_

بدایت: وه یمال نمین بین جی لا بور مین میخویوره عنی بوکی بین _

رياض: مين مجي سوچ را تفاكه اگر وه يهان مو تين توكس طرح نه آتي بهلا_

شاہ: کے ہے کہ نئیں شیدین جبی 'اوئے روئے کا جے جارہی ایں۔

رقیہ: میکھ نہیں لالا۔ بس ایے ہی۔

موہنی: بس رتیہ 'چ۔ چپ کرو۔ تمو ژی ہی مدت کی تو بات ہے 'کوئی مستقل طور پر تمو ژے ہی جارہے ہیں۔

رقیہ: میں تو کچھ نمیں کہتی باتی۔ میں تو بس بیہ سوچ رہی ہوں کہ اگر کمیں ایساہی ہو سکتا کہ ای شمر لاہور میں رہتے 'ای زمن پر بہتے تو کیا تھا بھلا۔ ہم بدنھیب

ان سے نہ مل مکتے نہ سی۔ رہنے توایک ہی محمری میں۔

شاہ: رقبال تیں موسم بمار کی مبح ایں اور میں سالاں کی شام ایں۔ پالے ماری دی میرے مورجے دو پسراے کھڑے دے دی میرے مورجے بانن جیٹرنی ایں۔ ہنیرے کے بچے۔

رقيه: آپ كوپة نيس نه لالا ـ

شاہ: ری ناں پھرنا سمجھ کی ناسمجھ۔ اوئے میں تینے کئے جمون بول دیاں' تینے کئے نو سربازی لگا دیاں۔ اک گھر تاں ڈین بھی چھٹر دیندی اے۔ مینوں او ہے گیا گزریا تاں نہ سمجھ۔ آولے پکڑ......

رقیہ: یہ کیاہ؟

شاہ: کش نئیں بس ایویں اک چٹی جہی اے 'معمولی جیسی' میتے بعد پڑھ لئیں۔

رقیہ: نمیں میں نمیں لوں گی۔

موہنی: کیاکررہی ہورقیہ لے لوناں

(اناؤنسمنٹ: مسٹرسید تلقین شاہ)

آکیا۔ آہ تاں میرا ناں بولیا اے۔ شاه: تی ہاں آپ کو بلا رہے ہیں۔ موہنی: میری کیالو ژیز گنی ۔ نھیر نھیرین تاں سہی خیر تاں ایں ۔ شاه: كوئى كام ہو گا'كوئى اطلاع ہوگى آپ كے لئے۔ آپ تھبراكيول رہے ہيں' موہنی: جائے تاں جلدی سے کاؤنٹریر۔ اچھابھئی رتیہ لے مجرخدا کے حوالے۔ شاه: رقيه: آ وُ ناں رقبہ ادھر چلیں سب لوگ ادھرجمع ہیں۔ موہنی: آپ جائے میں نمیں آؤں گی۔ رتيه: آؤناں'اب توجماز جانے ہی والا ہے۔ موہنی:

(ذرا ساو تغه)

نىيں باجى ميں نہيں آؤں گی۔

رقيه:

سلام جي بيكم صاحب _ حضور والا _ کمو بھئی سلیمان کیا حال ہے تمہار ا۔ موہنی: جی اللہ کاشکر ہے۔ مریانی ہے اس کی کرم نوازی ہے۔ سليمان: ریاض: ابھی شاہ صاحب کے نام کا اعلان ہوا تھا۔ جی ہاں وہ اد هر ہی گئے ہیں کاؤ نثریر ۔ موہنی: شاید وہ به کمه ویں که آپ نمیں جا سکتے تی۔ بدایت: نھیک ہے ہدایت اللہ شاید ان کا مکث وغیرہ غلط بن گیا ہو۔ بربان: ہاں جی ہو سکتا ہے کہ انھیں روک دیں جانے ہے۔ بدایت: ان طفل تسلیوں ہے کب تک اپنے آپ کو بہلاؤ گئے بدایت اللہ۔ رياض: او جی حد ہو گئی میں تال سمجھیا تھا بنی خدا خرکیا اے۔ شاه: موہنی: پھرکیا بات نکل بھائی صاحب؟ میتے پچھن گلے بن کل مبح پنج چالی پر جا رہی اے آپ کی فلیٹ ولیت نوں۔ شاه: میں کمیا مینوں علم اے محمث اے میرے یا۔ پچھن لگے آپ رات بھر

ہارے مہمان رہنا پند کریں گے ہو کل ماں یاں اپنا کوئی بندوبست اے۔ میں کمااک رات کی تاں بات اے ہو ٹل ماں کیا کراں گا۔ وہاں اپنے سائے کا تحکیم اے ارے لارنس روڈ پر اوہ دے پاقیام کراں گا۔ کار لئی وی اے تحکیم صاحب نے نویں.... بیٹھ جابنی سلیمان کھڑ کا ہے رہیا ہیں۔

سليمان: بس جي حضور جناب عالي قبله و كعبه -

شاہ: قادر بخش خیال رتھیں میرے بیتیج اور ملازم کا ابھی تک ہیں تیرے پا محلے ماں ای۔

قادر: لوؤ جی کوئی کهن آلی گل اے شاہ جی۔ اسیں تے تماڈے وی نو کرتے ایناں دے وی گلام۔

تیموری: آپ فکر کیوں کرتے ہیں سید صاحب مہیں کرائے دار نہ سمجھنے گا۔ اپ گھر کے آدی سمجھئے۔

شاہ: تیری مربانی اے بیٹا کئے کو دن نھیرو مجے لہور ماں اور؟

ہدایت: بس بی اگلے ہفتے چلے جائیں گے۔

برہان: ہاں جی اسکے ہفتے۔

(اناؤ سمنٹ ۔11)

شاه: لووٌ جي حكم آگيا۔ اچھاجي صاجزاده صاحب۔

(وقفہ)

موہنی: ہمائی صاحب کوٹ اٹار دیئے گا جلدی ہے

شاہ: کیوں کیا بات اے.....

موہنی: چلئے رہنے دیجئے یہ آسین اوپر تھینج کیجئے۔ ذرا تھینچے ان کی آسین اوپر کو ریاض میاں۔

شاہ: اودے تاں میں لکوا چکیاایں جی تینے طرال کے۔

موہنی: میں امام ضامن تو باندھ لوں اپنے بھائی کے

شاه: لوؤ بهائي جي نكالياا على كيا كنابال كالجريا وئياب ديد جمانه عقل نه موت ـ

موہنی: بسم اللہ۔

سليمان و قادر ، بدايت: لبم الله الرحمٰن الرحيم -

شاہ: اچھا بھابی صاحب خدا آپ نوں رہندی دنیا تک سلامت رکھے جو آپ نے میرا اینا مان کرئیا۔ لوؤ جی صاحبزا دو صاحب پھیراللہ کے حوالے۔

ریاض: شاه صاحب بشاه صاحب به

شاہ: اچھا بی بھیر زندگی رہی تاں ملاقاتاں ہون گیا نبیں تاں پھرلے بھئ قادر بخشا کہیہ خیا معاف کریں۔

قادر: اید ہے نالوں تے ساڈا جمگاای پھوک جاندوں شاہ جی۔

شاه: ك بن بينا سليمان - السلام عليم -

سلیمان: وعلیم حضور جناب عالی۔ حضور کی یاد تزیاتی رہے گی۔ میرے غلطی معاف فرمائیں قبلہ و کعبہ بندہ نواز۔

شاه: کے بینااب ہرایت اللہ نوں اپنا بڑا بھائی سمجھیں۔

برہان: احیماتی۔

شاُه: کے بیٰ ہدایت میرا منہ تاں نئیں معافی منگن کا' پراے د کھے....

مومنی: بائے بھائی صاحب آب باتھ کیوں جو ژرہے ہیں۔

شاہ: کے ہامیری پک اے اور تیرے پیرمینوں دل تے معاف کروے ہوایت۔

بدایت: (روتے ہوئے) شاہ جی۔ میرے آقا۔ میرے مالک۔ (سکیاں)

شاہ: ہے کہ نئیں الوجہااوہ میری بات تاں س کیا کری جارہاایں۔ چھوڑ میرے پیر۔ پگ تاں میں رکھی تھی تیرے قدماں ماں اور تیں ہے کہ ضیں گدھا جہا۔ بس بیٹا میری راہ کھوٹی ہور ہی ہے۔

موہنی: چھوڑ ہرایت اللہ سب مسافر چلے بھی گئے۔ انہیں دیر ہو رہی ہے۔

بدایت: (سکیاں)

شاہ: اچھالور بن خیر 'اللہ کے حوالے۔ خدا حافظ' ساتھ خوشی کے اپنے گھر ماں سلامت رہو۔

سب: خدا مانظ مندا مانظ مثاه صاحب خدا مانظ م

موہنی: چلواد حرچل کے دیکھیں باہر بنگلے کے پاس۔

رياض: كى بال آئے۔ بدايت الله آؤبر بان مياں۔

(وقفه)

قادر: اوو لغے جاندے ایں 'او جی ساڑ می آلی دے اے اے اے <u>۔</u>

مومنی: کمال مجھے تو نظر نہیں آرہ۔

ریاض: دو پادری معاحب نہیں ہیں سیاہ لباس میں' ان سے ذرا پیچھے وہ دیکھئے وہ انہوں نے میڑمی پر ہیرر کھا۔

مومنی: بال بال نظرات نظرات عدات م

خان: محمر جا۔ نحمر جا ظالم ۔ اک بل کو رک جا۔

سب: خان ماحب آئے۔ خان صاحب آگئے۔

ریاض: (آواز دے کر) شاہ صاحب۔ شاہ صاحب خان صاحب آگئے جی۔

موہنی: اب اتنی دور انہیں آواز کیسے سنائی دے گی ریاض میاں بہت دیر کردی آپ نے خان صاحب۔

خان: ہاں میں نے تو دیر کردی پر اس سے میرے آنسو دیکھنے کو پل بھرکے لئے بھی رکانہ جاسکانہ جا.....نہ جا ظالم نہ جا۔

موہنی: اب تو دروا زو بھی بند ہو گیا خان صاحب۔

خال: اس اپاج جان کو ہزا کمینچیا ہزا کمسیٹا۔ پر میرے مقدر میں دیدار نہیں تھا۔ روئے زیبا کی زیارت نہیں تھی۔ اب میں اس زندہ لاش کو اپنی اس بے کار کو کمال لے جاؤں کد حرلے کرجاؤں۔

(فلائث الميكث)

خان: ہم اللہ ۔ ہم اللہ ۔ اللہ کے حوالے شاہ صاحب خدا کے حوالے ۔

بانہ چیزائے جات ہو نربل جان کے موئے ہردے سے جب جاؤ کے تب مرد گنوں گی توئے

(فيْدْ آوَتْ)



(ہدایت اللہ اور شاہ تی خاموش سور ہے ہیں۔ بھی بھی شاہ صاحب کے ہلکے خرانوں کی آواز آتی ہے)

چوکیدار: خبردار ہو۔ پسرے دار ہو...... (کتے کے بحو نکنے کی آواز) اوئے بے مرادا تا مال نیال او تال تھیو ای نمیں (مچاکے) کمال کے طوفان تولی جار ہا ایں.....(خرائے) چوکیدار: خبردار مو پسرے دار مو شاه: (کوئی چزگرنے کی آواز) شاه: بدایت الله اوئ بدایت الله _ (ہزیزا کر) جی ہاں جی شاہ صاحب۔ بدایت: اوئے ہا کمڑاک جماکیا ہویا۔ بدایت: کمزکایی؟ اوئے تینوں آواز نہیں آئی لاٹو جہا۔ شاه: مجھے تو نہیں سائی دی جی۔ میں تو سو رہاتھا۔ بدایت: سو تاں میں لی رہا تھا مینوں کہاں تے آ^حئی۔ شاه: وہ جی باہروہ چو کیدار لا بھی مارا کرتا ہے زمین پر اس کی بدایت: چوکیدار کی لائفی تیرے بیڑھے مال کمال تے آئے گی۔ شاه: ہدایت: کوئی چوہا ہو گاجی باور چی خانے ہارے بور می خانے ماں چوہ کاکیا کم۔ شاه: بدایت: مجمعی تمجی آجاتے ہیں جی غلط فنمی ہے۔

اوئے تیتے جو ہیاں کی غلط فنمی لی دور نہیں ہندی ہوتیا جما۔ شاه: ہدایت: اب سوجائیں جی مبح بات کریں گے۔ و کمچه کیا چیجتی دے کہ دیا مبح بات کراں گا۔ ایس وفت کیا ترا سونڈ بکس شاه: خراب ہویاد ئیااے۔ بدایت: اس دفت نیند آری ہے تی۔ نیند کیے آری اے اوئے تینوں خالی پیٹ پر؟ شاه: ہدایت: ووجی آپ تو صاجزادہ صاحب کے یمال دعوت کھانے گئے تھے۔ بعد میں رتيه يي لي آئي تميں۔ اوہ کیالین آئی تھی خالی ہتھ۔ شاه: يلاؤ اور شاي كباب لا كى تحييں جي۔ بدایت: یلا اور شای کباب _ شاه: بدایت: ساتھ گر ماہمی تھاجی _۔ شاه: اوئے تیں مینوں کا بنے نہ ہلایا یاجیا۔ آپ تو دعوت کھا کر آئے تھے جی۔ بدایت: تینوں ملا کی تھو کی چڑھی وی ہونی اے۔ شاه: بدایت: بال جی۔ ساراای کھاگیاایں کہ کش باقی بی..... شاه: دو ڈے رکھے ہیں اور چھ سات کباب باقی ہیں۔ بدایت: اور گرمال؟ شاه: ہدایت: اس کاتو میں نے ایک ہی عمزالیا تھا۔ ہو ناایں کوئی پائیے کا شاه: بدايت: بال جي يي كوئي ياؤ ذيره ياؤ كامو كا_ تب تینوں کیا کھڑاک سائی دیتا ایں۔ تینوں تاں میریاں باتاں کی سمجھ نہیں شاه:

ہدایت: ہاں جی نیند آر بی ہے۔

شاه: سوجا پھیرمٹی کیا پتلیاتیج تاں چوہ ای اجھے جو رات نوں جاگدے ایں۔

ایسے تے ای میں تینوں رات نوں روئی نہیں ڈالدا بی کھڑک بڑک رکھیں۔ لیکن کمال جی.....بدایت الله به ہدایت: (فرائے) لوؤ كرلوبات اول موں كيا نو كراں كى نمك حرامي كا زمانه شاه: آگیا اے۔ ایدھے تے تال اک کورایالیا ہندا ڈگ تاں اوہ اٹھا تھا۔ گاہے قصائی کی دکان تے بڑیاں میں چھڑے کھایا کردا۔ آفے کا نقصان ان تال نال ہندا۔ ہدایت اللہ اوئے ہدایت اللہ۔ توبہ جی مردیاں تے شرط بنھ کے ستاویا اے۔ واہ ملازماں واہ (وقفہ) (خرائے) (پھروپیای کھڑکا ہو تاہے۔ چاپ قدموں کی ایک اور کھڑ کا) بدایت: شاوجی شاوجی ـ (خرانے لے رہاہے) شاه: بدایت: شاه می چور چور می شاه می ساه می شاه می صاحب.....ا مُحَدُ جي ـ امامام شاه: تاں پکڑا وہناں نوں مینوں کیامطلع فرمائی جارہا ہیں۔ شاه: مدايت: انححَّ حضور والا ـ شاه: اوئكاتع؟ ہدایت: (سرگوشی) چور شاہ جی چور...... ہمارے برامدے میں گھوم رہاہے۔ (تڑپ کر) کی کما...... چور...... اٹھ کھیرلیٹا و ئیا ہا ہاں کی بنائی جارہا شاه: ایں'لگ اگے۔ بدايت: حليّ جيا نحيّالين شورنه مو بالكل -اوه د کھیا مینوں اوه رہا ٹرنکاں والی کو ٹھڑی کی کھڑکی یا جائیں گا شاه: كمال لگ بن اكے بدايت الله اوئے كيا كرى جا رہا ايں۔ كد حر بھگ رہا ہیں۔ (کمڑ کا) نھیر جا اوئے کتیا کم ذا تا تینوں ہتلانا ہیں مزا تلقین شاہ کے گھرماں آن کا...... کھڑجاایں اگر ہیں آینے اصل کا۔

(چور اور تلقین شاہ دونوں بھاگتے ہیں)

شاہ: کھڑجا.....میں تیرا پی لیتا اے پترالہو......کلیجہ نکال کے چبا جانا ایں کپا ای...... تمیں سوچیا ہونا ایس بن سید تلقین شاہ کمزور جما آدی اے۔ مار لوؤ اید ھے گھر پر دھاوا۔

(کیزلیتا ہے اور زمین پر گرا تا ہے)

اب بول..... بول اوئے..... بتامینوں بولدا کاہتے نہیں۔

(چور اور شاہ تیز تیز سانس لیتے ہیں)

اب نکل میرے ممنوئے تے نکل کے وخامیری اڑاڑ تکی تے۔ اوئے

تم کماں دفع ہو گیا ہیں۔ اید حر آ پکڑ لیا اے چور۔

ہدایت: (دورے) باں بی پر لیا ہے۔

شاه: و بال کیا ککزال کی کو نمزی مال دیکیا کمزا این با ہر نکل ۔

بدایت: آربامون تی۔

شاه: آ دیکھ پکڑلیا ہے۔

بدایت: بان بی پرلیاب بالکل۔

شاہ: چل اوئےاک ری لیا کو ٹھری ماں تے۔

بدایت: لارباموں بی رسی بھی ساتھ میں۔

شاہ: چل اوئے لگ اگے آ جا بیڑے ماں۔ کیا سمجھیا تھا مینوں۔ کیا سمجھے کے

تھسیا تھا گھرماں۔ (قریب آکر) کھڑجا یہاں میری منجی پا۔

مدایت: چل چل اب رکتا کوں جارہا ہے۔ چل سید هی طرح سے۔

شاه: اوئ باكيابدايت الله ـ

ہدایت: چور ہے جی یہ کون شاہ جی۔

چور اور کون ـ شاو: بدایت: میں توایک ہی سمجھاتھاجی۔ میں بی اکو ای سمجھیا تھا۔ کہاں تے پکڑیا؟ شاه: ایمہ ٹرنکاں والی کو ٹھڑی مال تے ہمکن لگا۔ میں ایر تے جا دبو چیا بولو شاه: ہدایت: بات کروشاہ صاحب ہے۔ چور: (خاموش میں) ادئے بھو تکے کہ نہیں کتیو (طمانچہ) شاه: دونول چورجم چور ہیں تی۔ اید حرکیا کرن آئے تھے ہمارے گھرمال۔ شاه: دونون: چوری کرنے۔ چوری کرن واسطے؟ شاه: دونون: بال جي-اوئے چور تاں جھے ستبرنوں آیا کردے ایں ' سیں اپنے دن پہلاں کہاں تے شاه: آ گئے۔ (خاموش ہیں) :192 بولواب سانب كيوں سوتكھ كيا؟ بدایت: سعدى: من توبول ربامون جي-بدایت: میرا چور توبول ربا ہے جی-(طمانچه) تمن بي بول اوئــ شاه: جی بولتا ہوں جناب عالی۔ ايوب: کیوں آیا تھا ہارے گھرماں۔ شاه: لو منے آئے تھے جی آپ کا گھر۔ ايوب: شاه: لٺ ليا پھير؟

ابوب: سيس جي-

198 اوہ بینت لیا نکال کے میری۔ بدایت: احجاتی۔ سعدی: حضور معاف کردیجئے۔ ابوب: خود جاہے چمڑی اد میز دیجئے جناب عالی' ہمیں بولیس کے حوالے نہ سیجئے۔ سعدی: میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں شاہ جی ابوب: ہم تمن دن ہے بھو کے ہیں جناب عالی۔ آپ شاہ آدمی ہیں 'باد شاہ آدمی ہیں شاه: بھے او چورو؟ دونول: بال جي-شاہ: اوہ پلالیا نکال کے ڈب ماں تے۔ ہدایت: ہیں تی۔ شاه: اک اک شای کباب لی لیائی ساتھ ماں۔ بدایت: سی بی ؟ شّاه: . مستر مان اور چا قو بی انتحالیا ـ بدایت: بس تی؟ اوئے ہیں جی ہیں کیا کری جارہا ایں ' پنة نہیں چور بھکھے ایں تنال دنال کے۔ بدایت: اجمایی کیانام اے اوئے تیرا؟

سعدي: ميراتي؟

شاه: میں اپنے چورتے پچھ رہاایں تیتے نئیں۔

الوب: ميرانام في جناب عالى؟

شاه: باں۔

میرا نام چود هری جرنیل خال ہے جناب عالی۔ الوب:

اوئے چور چوہدری تمی کاہتے گھیا ہارے گھرماں؟ شاه:

ابوب: ہمارے گورونے تھم دیا تھاجی۔

کون اے تمہارا کورو؟ شاه:

معدی: سائس گوانڈھ متعاجی۔ سائیں گوانڈھ متھا آہ ا بنا بیری والے تکیئے کا۔ شاه: دونون: بان تی۔ اوہ تاں بہت بھلا آدمی اے ہمارا محلے دار اے اوہنوں کا ہتے بدنام کردے شاه: وی ہم ہے چو ریاں کروا تا ہے جناب عالی۔ ايوب: ہم پہلے بھی کئی گھروں میں ڈاکے ڈال چکے ہیں۔ معدی: جها ژو پھیروی جناب عالی جہاں بھی ڈاکہ مارا۔ الوب: مانے خاں منکرول کے گھرماں تسیں چوری کری تھی۔ شاه: دونول: بال بي -نظام کے گھرماں بی شیں ڈاکہ ڈالیا تھا؟ شاه: دونول: بال جي-کواین صاحب رومن کیتیولک کے گھر پر بھی ہمیں نے ہاتھ صاف کیا تھا۔ ايوب: استانی نذر کے بندے کاننے اور کنگنا کنے اٹارے تھے؟ شاه: سعدی: ووبعی جارای کام تھاجی۔ (طمانچہ) اوئے تمانوں شرم نہ آئی مظلوماں پر ظلم ڈھاندے وے۔ شاه: مورونے کماتھا جناب عالی اس سے تہمار احوصلہ کھل جائے گا۔ ايوب: اور پھرایک دن شاہ صاحب پر ہاتھ صاف کریں گے۔ سعدي: د کیمیا بھیرچور چوہدری' شاہ صاحب کا ہتھ؟ شاه: بت سخت ہے جناب عالی۔ ايوب: حضور آپ ہمیں پولیس کے حوالے تو نہیں کریں گے؟ سعدی: بدایت: کریں مے کریں سے کوں نمیں۔ ہا دے ڈبہ ایناں نول۔ کناں کناں کر ما کھاؤ کے چورو؟ شاه: آدها آدها کانی ہے جناب عالی۔ ايوب: حضور آپ ہمیں پولیس کے حوالے تو نسیں کریں گے۔ سعدي: نمیں کریں گے پدی روئے کیوں جا رہاہے؟

شاو: کاہتے نہیں کراں گے اوئے۔ انچھی طراں تے چھوڈے لہواں گے تماڈے۔ ابوب: ہم بھی پھرپولیس میں شکایت کر دیں گے جناب عالی معاف کرنا۔ شاہ: (طمانچہ) اک چوراک چڑ۔ توں کیا شکایت کریں گا اوئے۔ ابوب: ہم کمیں گے تی انہوں نے ہمیں پکڑتے ہوئے کتا کمہ کرلاکار اتحا۔

بدایت: کواس نه کر۔

اُیوب: ہم چور ہیں جناب عالی۔ ہماری بھی ایک عزت ہے اپنی برادری میں' ہم گالی نہیں من کتے۔

سعدی: چوری ہارا پیشہ ہے اور انسان ہونا ہارا بنیادی حق ہے۔

ہدایت: آپ انہیں بند کریں جی لکڑیوں کی کو نحزی میں۔ میں ابھی لا تا ہوں چو کیدار کو بلا کر۔

شاہ: ربمن دے چوکیدار کی کیالو ژاہے۔ میں کلا ای بہت ایں ایناں نوں بول اوئے تیرے گورونوں شرم نہ آئی گوانڈ ھیاں پر دھاڑا مروان کی؟

ایوب: وہ جی جناب عالی۔ خود تو ہمیں چوری کرنے نہ بھیجتے پر ان کو ان کے بھی بڑے گورونے آڈر دیا تھا کہ بھوبت کا نام لیکر بھیج دے اپنے بالکے' باقی میں خود سنبعال لوں گا۔

شاه: اب بلااین دویں گورواں نوں۔

سعدی: اب تو آپ معافی دیدیں تی پھرالی حرکت نه ہوگ۔ ایک گاس پانی پانا یار۔

شاہ: اوہ دیخ برف ہے تھرموس مال۔

بدایت: رہے دیں جی دفع کریں چوروں کو محند اپانی پلاتے ہیں آپ؟

سعدی: حضور بولیس کو اطلاع نه دیں جی اپنے باتھ سے جاہے ہماری جان مار دیں۔

ايوب: اس د فعه چھو ژ ديں جناب عالي پھراليي غلطي نسيس ہو گي۔

شاہ: مینوں کیا گرنٹی اے ایس بات کی کہ پھرایسی غلطی نہیں ہوئے گی۔

الوب: ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں جناب عالی۔

شاہ: اوے کمپر کا ہے کھائی جارہا ہی گرے 'کا چھلکا تاں اتارے۔

سعدی: کوئی بات نہیں تی۔ ہم تین دن کے بھوکے ہیں شاہ جی۔

شاہ: بیار پڑگئے تاں الٹامیرے مال پر چہ کرا دیتا ایں تمیں بئ۔ ہم نوں شاہ جی نے بیار کریا اے۔

الوب: نسيس جي ہم لکھ كے دينے كو تيار ہيں۔ نہ آپ ہم پر پر چه كرائيں۔ نہ ہم آپ

سعدی: مجمعی آپ کے کام آئیں سے حضور۔

ہدایت: چوروں کا ہمارے ساتھ کیا تعلق؟ تم کیا ہمارے کام آؤگے۔

ایوب: آپ جناب عالی بس ہمارا نام نہ بتا کیں کسی کو۔ ہمارا بھرم رہنے دیں۔ آپ کا یہ احسان

شاه: کیوں بن کرنا میں چوراں پر احسان؟

مدایت: میں لا تا ہوں جی بلا کرچو کیدار کو۔ آپ بھی کمال کررہے ہیں۔

·شاہ: اوئے نمسر تاں سبی اک منٹ ۔

الیوب: آپ کا لما زم بهت گرم مزاج ہے جناب عالی۔

شاہ: ایسے کڑا کے نکالے گا تمہارے بی عمر بھری بلدی چونہ نگاندے نکھے جائے گی۔

مرایت: ان کی مشکیس بانده اول جی پیلے۔

سعدی: ہم بت غریب ہیں شاہ جی۔ تین دن کے بعد روٹی ملی ہے۔

شاہ: اوئے بھکھے او تاں گوانڈ حیاں ای کے سند لگانی تھی۔ کالے منہ والیو۔

الوب: اور كميس لكانے كى ہم ميں ہمت نہيں جناب عالى معافى دے ديں۔

ہدایت: میں پنن پہلوان کو جگا کرلا تا ہوں جی اس کے حوالے کر دیں۔

شاہ: نہ نہ اینویں لت بانبہ تو ژ دے گا عمر بھرکے ایا بج ہو جان گے بیجارے۔

بدایت: توجم کیا کریں جی ان کو یمی سزا لمنی چاہئے۔

شاه: بدایت الله!

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: بہتر تاں ایمہ اے بنی ایناں نوں معاف کردے۔

دونول: بال تي ـ

ہدایت: نہیں جی انہیں تو نہیں معاف کرنا جاہے کچھ ہو جائے۔

جان دے ہدایت اللہ۔ ترس کرنیلی چھتری والاتیتے خوش ہو دے گا۔ شاه: ہدایت: یہ کیا پر واکرتے ہیں نیلی چھتری والے کی؟ یہ تو دہریئے ہیں۔ چور ہیں۔ چل پھیرتی معاف کروے۔ شاه: بدایت الله تیری بری مربانی موگی جناب عالی۔ ايوب: جاؤ اوئے بھگ جاؤ کے نوں کن و کن تمهاری خبر نمیں ہٹلان کی ہم۔ شاو: معاف كرنا جناب عالى- آپ بوے بين- زور آور بين- آپ بادشاه بين-الوب: ہارے صاحب ہیں۔ بات کر جاہنا کیا ایں نہ شاه: ایک کاغذ لکھ و بچئے جی کہ آپ کو ہم سے کوئی شکایت سیں۔ ہم پر پرچہ ايوب: كرانے كا آپ كوكوكى حق نميں۔ سعدى: بال جي-بدایت: دیکهاجیدیکهاشاه صاحب ویکمی ان کی چالاک -اور تیں کیا کریں گا۔ اوبدے جواب مال۔ شاه: ہم بھی تکسیں گے جی ای کاغذیر کہ شاہ صاحب ہمارے صاحب ہیں جو تھم پیر ايوب: ہمیں کریں گے..... سعدی: ہم اس کو ہروفت ہر گھڑی جب بھی سے بلائیں سے بچ را کریں گے۔ شاہ: قائم رہو گے وعدے تے۔ ہدایت: یہ آپ کیا کررہ میں حضور والا۔ ہم چور ہیں جناب عالی کیے نہیں قائم رہیں گے اپنے وعدے پر۔ ايوب: حضور عالی بوے رحمل ہیں۔ ہم آپ کا ہر تھم ہر آؤر سعدی: جس وقت بھی آپ تھم دیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ الوب: کیانام اے تیرا۔ چور چوہدری اور شاه: سعدى: يدى ب تى ميرانام-حضور نہ کریں جی ان کے ساتھ وعدہ نہ کریں۔ بدایت: آہ لے بنی چور چوہدری۔ بڑھا ہتھ اور کمہ میں شاہ صاحب کا تابعدار ایں۔ شاه:

میں شاہ صاحب کا تابعدار ہوں۔

الوب:

شاہ: اور اگے بول اپ دا ہے ہتھ پر ہتھ کھی کا ہتے جارہا ایں بول۔ ایوب: جب بھی شاہ صاحب کو ہماری ضرورت ہوگی جس معالمے میں بھی ان کو ہماری ضرورت ہوگی جس معالمے میں بھی ان کو ہماری مدد در کار ہوگی ہم ان کے اشارے پر حاضر ہو جائیں گے۔ رکھ ہاتھ ہمارے ہاتھوں پر پدی۔

سعدی: یہ لے چوہرری یہ لے۔

ہرایت: میں لاؤں جی چو کیدار کو بلا کر؟

شاہ: اب کیالو زائے چو کیدار کی۔

الوب: اب تو جناب عالى نے ہميں معافى دے دى _

سعدى: توبحى معاف كردے بھائى۔

ہدایت: اچھا چلو میں نے بھی معاف کیا۔ لیکن یاد ر کھنا اگر پھرتم نے....

ايوب: مم كوئي پاگل بين به و قوف بين ـ احسان فراموش بين ـ

سعدی: ہم اپنے وعدے پر قائم رہیں سے بھائی ہدایت اللہ۔

شاہ: دفع ہو جاؤ میریاں اکھاں مورجے تے اور دیکھنا آیندہ اگر نسی پھیرے کے گھرماں چوری کا قصد کریا تاں میتے برا کوئی نہیں ہون لگا۔

اليوب: آپ به فكررين حضور ـ

سعدی: آپ نے ہم پر اتا براا حسان کیا ہے شاہ جی۔

الوب: ہم آپ کو اس نیکی کا بدلہ دیں گے آپ ہمیں آ زما کر تو دیکھیں۔

شاہ: جاؤ اب دفع ہو جاؤ۔ اپنیاں ہو تھیاں ساتھ لے کے۔ نکال ہا ہراوئے ایناں نوں۔

الوب: الإماتي جناب عالى سلام بي -

سعدى: سلام جي-سلام جي بدايت الله جي-

شاہ: جاؤ جاؤ مرد باہر۔ کنڈی لگا ایناں نوں باہر نکال کے۔

ہرایت: وہ جی میری عرض ہے ایک شاہ صاحب حضور خود میں نے میں اور آپ نے

دونول: بائے لوگوہم مارے گئے۔ لوٹے گئے۔ محلے دار سونے والو۔ ہم مارے گئے۔

شاه: اوئے کیا ہویا۔ کیا ہویا۔

ہدایت: کیا بکواس کر رہے ہو۔

دونوں: مارے گئے محلے والو۔ لوٹے گئے۔

سعدی: ہم کو شاہ صاحب نے گھر میں ڈال کے لوٹ لیا۔

ابوب: ہم منذوہ دکھے کے آرہے تھے لوگو۔ ہم کولوٹ لیا۔

دونوں: شاہ نے اور اس کے نوکر نے ہمیں اٹھاکرا پٹے گھر میں ڈال لیا۔ ہمیں مارا۔ ہمیں لوٹا۔ ہمارے میے چین لیئے لوگو۔ سونے والو جاگو ہم لوٹے گئے۔ ہم مارے گئے۔ معصوموں کی مدد کرو۔ دکھیاروں کی مدد کرو۔ سونے والو جاگو۔ تیموں کو لوٹ لیا۔ غریبوں کو مار ڈالا۔ محلے والو ہم مارے گئے۔ ہم لوٹے گئے ہماری مدد کرو۔ ہماری المداد کو پہنچو۔ ہم مارے گئے۔

(فيدْ آؤٺ)



شاه: بمابعی صاحب زمانه اوه نهیں رہا پہلے جیسا۔

بدایت: بال بی ـ

شاہ: اوئے تینوں کیا خبراے کل کی بھو تتی سویاں ماں ادھ۔ تیں کد دیمھیا اوو زمانہ۔

بھابھی: اس نے بھی تھو ژا بہت دیکھا ہو گا بھائی صاحب۔

مرایت: من نے خود تو نمیں جی میرے والد صاحب بتایا کرتے تھے ہاتمیں۔

شاہ: واواوئے تینوں بی لگ منی ہواا جکل کی۔

بدایت: کیوں جی؟

شاہ: جو اپنے ہو نوں والد صاحب کے نام تے پکارن لگ گیاایں۔

بھابھی: یہ تو اچھی بات ہے بھائی صاحب بزر کوں کانام ادب سے لینا چاہئے۔

شاہ: کیا کئے بی ادب کے۔ اجکل کے امیرا مرائفتگو ماں والد صاحب کا ای تذکرہ کریا کردے ایں زیادہ تر۔ اوہ پر سوں سلیمان صاحب نے ملاقات ہوگئی انار کلی ماں' موٹر ماں تے میجی نکال کے بولے شاہ صاحب کدے غریب خانے پر تشریف لیاؤ بی۔

ہدایت: ووجو لمبے سے ہیں بی ریلوے میں۔

شُماہ: اوۓ اوہ ہماں ہمدانی صاحب ایں اوہناں دے والد صاحب نوں ہماں فوت ہوئے لی گیارہ برھے ہو گئے۔

بھابھی: سلیمان صاحب نے کیا کیا ہم؟

شاہ: کار ڈیجما نکال کے دیا جیب مال تے اور بولے گلبرگ نمبر ماں چلے آنا مہتال کے مورجے تے نگھ کے۔ میں کما سلیمان صاحب گلبرک ماں تاں چھی رساں نوں کو نغی نئیں لبھہ دی میں کمال تے لبھہ لال گا۔

ہدایت: آپ نے مجھے جاوید صاحب کے یہاں ہمیجا تھا جی اور میں سارا دن گھوم گھام

کے واپس آگیا تھا۔

شاہ: گلبرگ ماں گھر کبھن گئی اک بندے پا ہوتا جائی دا اے قطب نما۔ اک نقشہ گلبرگ کا اور دو سرا ضلع لہور کا۔ اک چائی دی اے ڈوری' اک سیٹی اور اک بو آل معندے یانی کی۔

بھابھی: بائے اللہ اتنی ساری چزیں کس واسطے؟

شاہ: قطب نما ہی ست معلوم کرن نوں بئی بندا جا کد هر رہا ہے 'نقشہ گلبرگ کا ایس مقصد لتی بئی بندا سر کو سڑک رہے۔

بھابھی: لیکن ضلع لہور کا نقشہ کس لئے؟

شاہ: صلع لہور کا نقشہ ایس مطلب لئی بئ اگر خدا نخواستہ مطلوبہ کو تھی نہ ملے ہاں واپس لاہور اپنے گھر ہاں پہنچ جائے ، کمیں کسے دو سرے ملک ماں ای تاں جا اترے۔

بدایت: اور ری کس لئے شاہ صاحب۔

شاہ: ری تیرے بہے ہو قوف لئی بئ جماں بی معلن کا خطرہ ہو وے اک سرا بکل کے تھمے تے بنمے دو سرا اپنے لک تے۔ تھک ہار کے جد واپس مڑن کا ارادہ کرے تاں ری و ری ہو کے تھمبے تک تاں پہنچ جاوے۔

بدایت: تو محرسی کس کام کی جی؟

شاہ: اوئے گدھیا اگر کمیں ری من جائے تاں سینی بجا کے سابی نوں تاں بلا لوؤئے بن بھائی میاں مینوں اوس تھمبے تک پہنچا دے جمال ادھ نئی ری بر حمی دی اے۔

بھابھی: اور ٹھنڈا پانی اس لئے کہ پیچارا تلاش کرنے والا جب تھک ہار کر سرراہ بیٹھ جائے تو ایک گھونٹ ٹھنڈا پانی پی کر پیاس بجھائے۔

شاه: نمیں جی۔ محندے پانی کا کم بی رسی اورسینی جہااے۔

بدایت: بی بی بی؟

شاہ: اگر ری من جائے اور سیٹی بند ہو جائے بھابھی صاحب تب محمنڈے پانی کی بو تل کم آئے۔

بھابھی: بی!

شاہ: جو کو نغی کی تلاش ماں جادے بندا تب لازم اے کہ بو تل ماں تے تبکا تبکا راہ پر ڈالدا جائے اور تاکامی ہون کی صورت ماں اوہناں تبکیاں پر پیرر کھدا ر کھدا واپس پھیربڑی سڑک پر تھمبے کے پاپینچ جادے۔

بھابھی: ہائے اللہ آپ تو مبالغے سے کام لیتے ہیں۔

شاہ: مبالغہ! پچھو ہاں اپنے حید رصاحب تے چا ماں کو بھی ہاں کرایے پر لے لئی گلبرگ ماں اور جد پہلے دن شام نوں دفتر تے گھر جان گئے ہاں ساؤ جے تن مسلم کھنے گلبرگ ماں محم دے رہے اور اپنا گھرنہ کھوج سکے۔ اوہ ہاں کے نوں اوہناں پر رحم آگیا جو موٹر ماں ہما کے چید اخبار چپٹر آیا اور وہاں کے رضا کارال نے اوہناں نوں گھر پنجایا۔

بھابھی: بائے خدا کے لئے اب ختم کیجئے اس قصے کو۔

شاہ: بھابھی صاحب جیسے لمی نے تمام داء شیر نوں سکھلائے پر اک گر اوتے لکا کے رکھیا ایساای کم انگریز نے کریا۔

ہدایت: انگریزنے بی؟

شاہ: ہاں اور تاں تمام باتاں دیسی بندیاں نوں سکھلا گیا پر ٹاؤن پلین کرن کا گر ساتھ ماں ای لے گیا سمنیہ طور پر۔

بھابھی: آپ بات تو سلیمان صاحب کی کررہے تھے اور بھٹک کد حرگئے۔

شاہ: ہاں اوہ میں کمہ رہا تھا بی سلیمان صاحب نے کمیا ہپتال کے مور ہے تے سدھے چلے آتا کھے ہتھ نوں ہندے دے نیلے اور بنتی رنگ کی کو شی اے۔ والد صاحب۔ باہر برامدے ماں ای ہندے ایں 'آپ نوں کوئی تکلیف نمیں ہون گئی۔

بھابھی: برآمہ میں؟

شاہ: کمن گلے نو کر اجکل ملد انہیں ڈ ھب کا' آپ دی بھابھی نے والد صاحب نو بلالیا اے۔ بن اک تاں ہزرگاں کی خدمت کرن کا موقع ملے گا دو سرے اوہتاں دی برکت رہے گی گھریر۔

ہدایت: کیکن جی وہ برا ہے میں کیوں رہے ہیں؟

شاه: پہنے منہ سودا جو لیا تا ہندا اے والد صاحب نیں۔ جتی ڈالی اور برامہ کے مال

تے ای پونالے کے نکل گئے۔

بھابھی: بائے میرے اللہ۔

شاہ: کمہ رہے تھے شاہ صاحب اجکل گوشت نمیں مل داکم کا۔ پر جدتے والد صاحب آئے ایں گوشت کھان کا مزا آگیا اے۔

بدایت: کین جی به تو شاه صاحب میرے خیال میں

شاہ: ایے ای توں اپنے باپ نوں والد صاحب کمن لگ کیا ایں۔

ہدایت: نمیں جی میں تو ان کو شروع ہی ہے والد صاحب کہتا ہوں جی۔

شاہ: تب ہی مملمنو اے۔ محے زمانیاں کی بات اے بھابھی صاحب ہے۔
لا بہب علیہ کے بوے لڑکے پر تیم کی شادی تھی اور ہم سام تے برات لے
کے کمر محے تھے۔ دربار صاحب کے پچھے تھا تی بجاریاں کا محلہ ' وہاں ڈھکے
تھے ہم جا کے۔ کیا مان آدر کریا بھابھی کے پیکیاں نے ہمارا ' اب تک یاد

ہدایت: مجھے بھی لے جاتے جی ساتھ۔

لے میں کدکیاں باتاں کر رہا ہیں اور ایمہ کو نے موسم ماں سفارش کری جا
رہا اے۔ اوے اوہ تاں جد کی بات اے۔ اک نوجوان تھا۔ سکھ لڑکا
ہمارے ساتھ پڑھیا لخیا' ادھ ر ڑکا پی کے اور پتلون پرتے گرد جھاڑ کے بولیا
سردار جی ہماری سکھ قوم نوں کوئی لیڈر نہیں ملیا' نئیں تاں ہماری بی اک
علیحدہ Identity ہوئی تھی۔ سب نے اک دوجے کی طرف دیکھیا اور
بہت سلای اوہ کی ایمہ بات بی پاڑھوکیا کا ہڑھ نکال کے لیایا اے۔ بھیراس
معالمے پر بحث چل نکل۔ ہم کوئی دو تھنے تک اک دوجے تے الجھے رہے۔
معالمے پر بحث چل نکل۔ ہم کوئی دو تھنے تک اک دوجے تے الجھے رہے۔
ہوکیاں والا کھونڈ اکندھ تے لگا کے بولیا' کا کا جی جد کوئی زور آور اور چار سو
کوکیاں والا کھونڈ اکندھ تے لگا کے بولیا' کا کا جی جد کوئی زور آور اور چار سو
بیہ قوم منہ کی چئی' دل کی کالی دو سری قوم نوں اُلو بنانا چاہندی اے تب اوہ
ایس طراں کے وسوے دو سری قوم کے لوکاں مان ڈالن لگ جاندی اے
تاکہ اوہ اور لی کمزور ہووے اور کے نقطے پر سمی نہ ہوسکے لوؤ بی

کے نے منی کے نے تاں منی پر میرے دل ماں بات بڑی گئی بتل کے کوکے
کی طرال۔ پر تیم سرا وغیرہ بنھ کے لاڑا بنیا ویا تھا' منہ پر رومال رکھ کے
بولن تے مجبور۔ مینوں چو تڈیاں بڑھے بئ بابو ہوراں کی بات اگے بڑھا۔
میرا دھیان تھا تائی کی طرف۔ مسلمان براتیاں لئی بھابھی کے پیکیاں نے
الگ انظام کریا ویا تھا فیروز پورتے تائی بلوا کے۔ کوسے پانی ماں بدام سجنگے
دے تھے کوئی تن سر کچے۔

خان:

شاه:

جناں راہواں تو آنویں جناں راہوں توں جانویں اوہناں راہواں دی مٹی مچمن میریاں اکھاں اینے دن کماں گذارے میرے دل کے مکڑیو۔ میری جان کے جیسچھڑیو۔

خان: ابى رہے دو شاہ صاحب آپ نے ياد بى نميس كيا۔

شاه: ك بي من كي مرتبه بجهيا خان ساحب كا

ہدایت: ہاں بی۔

شاه: منه تے بتا کی مرتبہ۔

بدایت: کوئی وی پندره دفعه ذکر کیامو گاجی آپ نے۔

شاه: جاجھوٹا کمیں کا۔

ہدایت: شاید اس ہے بھی زیادہ کیا ہو ہی۔

شاہ: مینوں تاں ایمہ پچھلے ہفتے تے یاد ای شیں آئے تیں کماں تے دس پندراں . ہنادیا اوئے۔

ہدایت: وہ جی میں.....میں تو..... آپ بی نے تو.....

شاہ: بدایت اللہ جموٹ نمیں بولیا کردے چاہے مطلے پر عموار رکھی دی ہووے۔ شمجھیا کہ نمیں۔ کیالیتا اے تمیں دروغ بیانی کرکے۔ ایس جمان ماں بیٹھ ہاں نئیس رہنا۔

بھابھی: آپ کابھی جواب نہیں بھائی صاحب۔

شاہ: ایمہ کم بڑی مشکل تے آندا اے بھابھی صاحب مماجن کے اور نوں نمیں سکھاندے اپنے کاکیاں نوں ای بتاندے ایں۔ میں تاں بس او مثال ہے تہ ہے۔

سا کے کن ری کے زور پر سکھیا اے ۔ اور ساؤ جی خان صاحب۔ اور کیا سائیں آپ بے وفا آدمی ہیں۔ خان: بدایت: بال جی۔ مجھ سے کملوا بھیجا کہ اب کے جعرات کو میں گھریر نہیں ہوں گا۔ خان: بدایت: اور خود دعوت کھانے ملے گئے۔ اجازت ہے قبلہ شاہ صاحب بندہ پرور۔ آؤ جی آؤ بیک صاحب زے نصیب جو آپ نے کیڑا ماریا۔ آپ شاه: دی راہ تک تک کے تاں..... ریاض: ساتھ اس کارواں کے ہم بھی ہیں شاہ صاحب۔ بم الله ايمه بلخ بخارك كاچند كدحرت جرهيا۔ أو ايد هر آجاؤ شاه: بھابھی صاحب آئے وے ایں۔ اوہو......السلام علیم جی۔ کیئے کیا حال ہے۔ رياض: بھابھی: خدا کا شکر ہے۔ بک: آغاصاحب کی زیارت نہیں ہوئی کئی دن ہے۔ بھائھی: جو حال آپکا ہے وی کیفیت میری ہے آغا صاحب کراجی سے آتے ہیں تو پٹاور چلے جاتے ہیں۔ پٹاورے آتے ہیں تو ڈھاکہ تشریف لے جاتے ہیں۔ بيك: آپ نے بھی تو بچیلا سارا مہینہ چٹا گانگ میں گذارا۔ بعابعي: مهینه کهاں بیک صاحب کل بائیس دن رہے اور حسرت میں تھی ریاض: که کم از کم ایک سال با کیس دن رہے۔ شاه: کوئی انتاس وغیره بھابھی: اب کوئی موسم رو گیا ہے انتاس کا بھائی صاحب۔ اور جونساؤ بیاں مال ملیا کردا اے اوہنوں تاں موسم نہیں بڑھ دا۔ شاه: بهابهمي: بان ووالبته مين بهول حقي _ ریاض: وولیکن به آناً فاناً آپ کااراد و کیے بن گیا چنا گانگ کا۔ اس دن میں شام کو گھر پہنچا تو ملازم نے بتایا کہ بیم صاحب اور آغا صاحب دونوں ڈھاکہ چلے مي جي -

بهابهی: اراده کیا'بس یو نهی بیشے بیشے ایک دم پروگرام بن گیا۔

شاہ: ساتے نہ بنیا کدے ایبا فونو کرام۔

بھابھی: آغاصاحب گاڑی لائے تھے سروس کرا کے 'کنے گئے آؤننگ ہو گا ہیں نے
کما ضرور۔ کہنے گئے کماں؟ میں نے کما جملم چلتے ہیں ناہید کے پاس۔ کہنے
گئے آپ نے پرسوں شام عذرا کے پاس جانے کی خواہش کی تھی۔ میں نے
کما ہائے اللہ وہ تو ڈھاکے میں ہے۔ کہنے گئے جتنی دیر میں جملم پنچیں گے۔
کیجھا تی ہی دیر ڈھاکہ جائے میں گئے گی۔ میں نے کما آغا تی ! کہنے گئے تج !

بدایت: بی بی جی؟

شاه: اوئ بين بي كيا۔ آه تيرے ج ہتھ ذهاكه كه كم ہتھ جملم۔

رياض: پر؟

بھابھی: پھر کیا۔ بس ائر پورٹ پنچ گئے۔ انہی تین کپڑوں میں۔

شاہ: بال جی عور تاں نوں خداتے لمے۔ اور کیا جابی دا تھا۔ آندے وے لی ایسے ای آئے۔

بھابھی: وہ عذرانے زبردی چھ ساڑھیاں خرید دیں ووسوٹ لے دیے Raw سلک کے۔

شاہ: اور بی بی عذراتے اینا نہ ہویا بن اک ڈبد انناس کا بی کے دندی جاہے بیا ا ای کیوں نہ ہندا۔

بھابھی: انتاس میں آپ کو یمال سے لے دوں گی۔

شاہ: دولے کے دینا تی۔

خان: تی جیدو ـ دو

شاہ: اک میرے لئی اک بیک صاحب لئی۔

بيك: اجى نهيں مجھے كيوں خواہ مخواہ آپ شرمندہ كرواتے ہيں۔

بیم: کیج اس میں شرمندگی کی کیابات ہے۔

شاہ: سیس جی ایسی کوئی بات نہیں۔ کیا بات اے اج کش مسوے جے نظر آر ہے

او آپ۔

رياض: جي شين ايي تو کوئي بات شين -

بدایت: مجمع بریثان سے ہیں جی صاحزادہ صاحب ان کا چرہ بتا رہا ہے۔ ریاض: تھکاوٹ کمہ کیجئے۔ اس سے زیادہ تو اور کچھ نہیں۔ بيكم: اب ان کی شادی ہو جانی جائے خان صاحب۔ تی تی راجه کی آئے گی بارات ۔ رتبیلی ہو گی رات خان: میری نمیں خان صاحب ایناں دی کمہ رہے ایں اپنے صاحبزادہ صاحب کی۔ شاه: آپ کی بھی تو عمر کافی ہو گئی شاہ صاحب۔ خان: بيك: آپ بھی دو بول پڑھای کیجئے۔ اب کیا رکھیا اے جی شادی ماں۔ جولی جار چیے بچاکے رکھے ایں شادی تے شاو: تحے مینے بعد مک مکا جانے ایں۔ بھابھی: وہ کیوں ختم ہونے لگے خدانخواستہ۔ آغاصاحب کی کمائی کیاں اے بھلا۔ شاه: بھابھی: ہم کچھ جمع کر کے تھوڑی رکھتے ہیں۔ جو آیا کھایا پیاچل میرے بھائی آگے کی شاه: ایمی حال آپ کیاں دو سریاں بھینال کا ہے جو آیا کھایا پیا جل میرے بھائی بانو بزار۔ چاٹ کھائی کپڑا لیا گھر آ گئے۔ روٹی کھائی سوں رہے۔ شام نوں میاں صاحب نوں کا کا چکا کے سیریر نکل گئے۔ بھابھی: آب تو پھرمبالغے پر اتر آئے بھائی صاحب۔ ریاض: انهی کی باتوں نے مجھے خو فزدہ کرر کھا ہے۔ غورتے بن لوؤ صاجزاد ہ صاحب اگے جو آپ کے دل ماں آئے 'کرو۔ شاه: رياض: جي-جد خاوند اک رہنیہ کما کے گھروالی کی جھولی ماں ڈالدا اے تاں اوہ اوہدے شاه: ماں تے اٹھیانی اپنے کپڑیاں پر اور رکھ رکھاؤ پر خرچ کر دی اے۔ بھابھی: ہائے توبہ۔

بعامی، ہم ہے وہ۔ شاہ: کہندی اے میں تاں گھر کی عزت بنان لئی ایسے ٹھاٹھ باٹھ کر دی ایس نئیں تاں مینوں کیالو ژاہے۔ بیک: اور ہاتی کے پیسے شاہ صاحب؟ شاہ: چوانی اوہ ی خوراک پر لگدی اے کیونکہ ڈیٹنگ دی وجہتے اوہ محض کے کباب ای کھا سکدی اے گھر کا کیلوریاں والا کھانا نئیں۔ دوانی بچیاں کی تعلیم اور گھرکی د کھے پر لگدی اے۔ آنہ اپنے پیکیاں کی مدد امداد لئی۔ دو پہنے خیرات وغیرہ اور دفاعی کمال لئی۔ دو پہنے مبح سورے میاں صاحب لئی بن جاہے تاں بس پر چلے جاؤ جاہے پیدل جاہے سگرٹ ٹی لوؤ ایس رقم کا۔

بھابھی: یہ خوفزدہ کر رہے ہیں ریاض میاں ان کی باتوں پر نہ جاتا۔ آغا صاحب ہے یو چھووہ کس قدر خوش ہیں ازدواجی زندگی ہے۔

شاہ: لوؤ ہے ناں بھولی بات۔ او ہماں نے ازدوا تی زندگی پر نکتہ چینی کر کے اپنے دو گئے ہے۔ دو پہنے بند کرانے ایں روز کے۔ اور لیا بنی بھابھی صاحب لئی۔

بھابھی: کیامنگوارہ ہیں آپ میرے لئے؟

شاہ: چان لیا بتا کے بھابھی صاحب لنی ا مرو داں کی۔

بدایت: بس ی ؟

شّاه: اوه امرود نهیں دے کیا تھا غلام محمہ کالڑ کا؟

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: کالیابتا کے اک رکابی جان کی۔

بھابھی: میں اب جار ہی ہوں بھائی صاحب آپ *سی* خیال میں

شاہ: لیا جلدی دے کے میرے منہ کی طرف کیادیمی جارہایں۔

ہدایت: ان میں تو کیڑے ہیں جی۔

شاہ: اوئے تاں کیا ہویا ایناں نوں پر کیش اے۔ کھا جاندیاں ایں کیڑے کو ژے پچکاں ای۔

بھابھی: میں میں میں.....

شاہ: اپر نبوں نجو ڑ دبا کے کیڑے وغیرہ او تنے ای ساہ محمسٹ جان کے۔

بھابھی: میرے خیال میں ہم اجازت لیں ریاض میاں۔

ریاض: ہی ہاں کافی در ہو گئی ہے۔

شاہ: سیں جی میں نمیں جان دینائش کھا ہے بغیر۔ اپنے سرکے امرود ہم کیدھے

مر مڑھاں گے۔ رياض: كرتمهم سهي شاه صاحب خان صاحب عليَّ گا؟ جي نهيں جي نهيں خان: چلئے بھرریاض میاں......اچھا بھائی صاحب اب اجازت۔ بھابھی: اوئے بتالیاندا چاٹ تیرہتھ ہاں نمیں تنے شن لگے۔ شاه: رياض: نہیں جی شاہ ساحب اب اجازت چاہیں گے آپ ہے۔ بھابھی: احِما بيك صاحب خدا حافظ خدا حافظ بحالي صاحب_ رياض: خدا حافظ اک دم ای چلے گئے اٹھ کے۔ شاه: بيك: وہ امرودوں ہے ڈر کے گئے ہیں شاہ صاحب۔ شاه: جالیا بن اک پلیٹ بنا کے بیک صاحب لئی۔ بيك: آپ تو جانتے ہی ہیں میں مچل ول کم ہی کھا تا ہوں۔ شاه: تن جار تال مكاجاؤ جي۔ بيك: جی سیس شکریه بری مرمانی آپ کی وه دراصل میں اس لئے حاضر ہوا تھا شاہ صاحب کہ اب آپ کو اس وعدے کے مطابق جو آپ نے ہاشمی صاحب سے کیا ہے اور جس میں آپ لی شامل تھے تمبرے فریق دی حثیت تے۔ شاه: بيك: جی ہاں..... اب اس کو یو را کرنے کی طرف کوئی عملی قدم اٹھائے۔ شاه: ہم تاں تیار ایں جی اوبد رتے ای کوئی کوشش نئیں ہو دی۔ یک: اس بات کو آپ مجھ پر چھوڑئے پہلے یہ بتائے کہ آپ کونیا وقت مقرر کرتے ہیں شاه: مِن تان کهنااین بیک صاحب..... بيك: شاه: ین کیار کھیا اے ایس کتی دنیا ماں۔ بيك: بے ٹک۔ شاه: اک نہ اک دن سب کا چلاتا ہو جاتا ہیں کا ہے کے نوں نراض کریئے۔

بالكل فمك كها آب نے۔

ہ من تے رہے 'شانتی تے بیٹمنیے آپس کے جنگزیاں ماں کیار کھیا ویا اے۔ امن تے رہے 'شانتی تے بیٹمنیے آپس کے جنگزیاں ماں کیار کھیا ویا اے۔ شاه:

بي: بهت ہی نیک خیال ہے آپ کا۔

شاه: میں تاں ہاشمی صاحب نوں اپنا چھوٹا بھائی سمجھد اایں جی برادر خور د ۔

بيك: شاه: بيك: بالكل محيك ب_ آپ درست سجيحتے ہيں......

میرے دل ماں او ہناں کی بہت ای عزت اے۔

ہونی بھی جاہئے۔

آپ دی موجودگی مال کرے وے وعدے نوں یابیہ محیل تک پیچان کامیں شاه: فارمولا تلاش كرليا اے يرسوں كا۔

یک: زندہ باد۔ شاہ صاحب یہ تو آپ نے بہت ہی نیک کام کیا۔ کیا ہے وہ فار مولا؟

شاه: ارے آؤاید هرمیرے یا باں بال تھیج لوؤ مو ژھا۔

بيك:

شاه: اوہ کمڑی بند کراوئے۔

بدایت: اجمایی۔

یو ہالگیا دیا اے۔ شاه:

بدایت: بند کر آیا ہوں تی۔

ارے ہوؤ تی۔ شاه:

> بيك: بي-

کن لیاؤ میرے منہ یا۔ شاه:

بک: بی۔ یہ کیجے۔

بیک صاحب۔ شاه:

> بک: ـري.

بیک مباحب ہی۔ شاه:

بيك: 3.3.

شاه: وعدے پر مٹی ڈالوجی۔

.ي!

شاہ: اپ پر کون ہائی کورٹ کا بیلٹ آن لگااے پر دانہ لے کے۔
بیک: یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں شاہ صاحب واہ اچھا فار مولا بتایا آپ
نے آپ کو کچھ میرے بھی عزت کا خیال نمیں میں انصاف پند
انسان ہوں شاہ صاحب کلے میں ساکھ ہے میری
شاہ: اوہ لیا بی چادر میری ہا ہا کیا نمیند آربی اے۔ محتلہ بہت ہوگی تی
اخ بیک صاحب

(CSTA)

(CSTA)

(CSTA)

(CSTA)

(CSTA)

(CSTA)



ہدایت: (گارہاہ)

شمتیں چند اپنے ذمے دم علی کس لئے آئے تھے ہم کیا کر علی

فان: واه وا ثاباش كيا كمنه بدايت الله -

ہدایت: بس جناب مجمی جی پر دھواں ساچھا جا آ ہے خانصاحب تو ایسے شعر منہ سے نکل آتے ہیں۔

خان: بہت اچھا ہدایت اللہ بہت ہی اچھا۔ اب تو تمہاری آواز میں لوچ پیدا ہو گیا ہے۔

ہدایت: آپ کی مربانی ہے خان صاحب۔ استادوں کی نظر ہو تو بندہ کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

خان: ذرا کمل کے گایا کرو سنو

تیری بندہ پروری سے مرے دن گذر رہے ہیں نہ گلہ ہے دوستوں سے نہ شکایت زمانہ ہدایت: خان صاحب آپ تو پھراستاد نمسرے ٹی آپ سے کیا مقابلہ۔

عقیله بجیله: بدایت الله ـ

ہدایت: ہاں تی۔

خان: کون ہے بدایت اللہ 'کون ہے۔

بيد: هم بين خان صاحب 'اور كون مو گا۔

، ات: شاه صاحب کی بھانجیال ہیں حضور۔

عقیلہ: خان صاحب آپ کو شعروں کے سوا اور بھی کچھ آ تا ہے۔

خان: آیا م بهت کھ آیا ہے۔ سب کھ آیا ہے۔

بید: ہم نے تو آج تک شعروں کے سوا آپ کی زبان سے اور کھے نہیں سا۔

خان:

ہم رونے پہ آجائیں تو دریا ہی بمادیں عبنم کی طرح سے ہمیں رونا نہیں آتا

عقیله: مامول کمال گئے ہیں ہدایت اللہ؟

ہدایت: وہ بی باہر گئے ہیں۔ مجھ سے تو بچھ کمہ کر نہیں گئے۔

سجید: تم کرین ہوتے ہوئے بھی سوئے رہتے ہو۔

بدایت: می بی ج

عقيله: اوركياهم؟

ہدایت: نمیں جی میں تو چو تس رہتا ہوں بالکل ۔

سجیلہ: خاک چو کس رہتے ہو تہاری تو شکل ہی بد مووں کی سی ہے۔

عقیلہ: ہروقت چرے پر ہوائیاں می اڑتی رہتی ہیں تمہارے۔

بدایت: ووجی شاه صاحب میرے آقا.... بس جی ان کا رعب بی بہت ہے۔

وی ہوائیاں ی اڑواتے رہتے ہیں مجھ ہے۔ آپ کیا پئیں گی جی ؟

عقيله بجيله: "كچه نبين-

بدايت: كمانا كماليخ ـ

عقيله تجيله: شكريه!

خان: یار بھوک تو مجھے بھی تھی ہے بیٹے۔

عقیلہ: نوکروں ہے اس طرح کی ہاتیں کرنا ہزر گوں کو زیب نہیں دیتا۔

ہدایت: یہ تو میرے استاد ہیں جی ان کے دم قدم سے

نجیله: چپ ر ہو۔

ہدایت: احجابی۔

عقیله: یه دروازے پر بورڈ کس نے لگایا ہے؟

خان: بورژ.... بورژ؟

بچیاد: یہ جو ڈیو ڑھی کے دروازے پر لگاہے۔

ہدایت: یہ بی شاہ صاحب نے ہی لکوایا ہے۔

عقیلہ: کبے لگاہ؟

ہدایت: پرسول بی لگایا تھاجی نیاد فتر کھولا ہے شاہ صاحب نے۔

تجیله: کیمادفتر؟ کس چیز کادفتر؟

ہدایت: یہ تو وہی جانتے ہیں جیلاو بانٹے تھے ہم نے رسم افتال پر۔

مجيله: ميس كول نه باايا؟

ہدایت: میں کیا تھاجی آپ کو بلانے ہوشل ہے۔

عقیله: توجم کهال تحین؟

ہدایت: آپ چاٺ کھانے ^عنی ہوئی تھیں جی۔

عقیلہ: تم ہے کس نے کہا؟

ہرایت: جس بی بی ہے آپ پانچ روپے ادھار لے کر حمیٰ تنحیں ای نے بتایا تھا جی۔ وہ ہوشل کے بیخ پر غمناک ہی جیٹی تھی۔

مجیلہ: یہ نفرنے بت بی تنہوس ہے۔ میں نے تم سے کما نمیں تھا باتی کہ اس سے ادھار نہ لو۔

عقیلہ: اگر ہم نے پچپلی گرمیوں میں اس کے پڑانے پچیس روپے لوٹادیۓ ہوتے تو وہ اِس طرح سے بکواس نہ کرتی ہرگز۔

> > ہدایت: اچھاتی۔

عقیلہ: کواس کرتی ہے بالکل۔

ہدایت: بہتر جی۔

تجیلہ: تم اگر ہوشل میں پھر بھی آؤ تو سوائے ہمارے اور کسی اور سے بات نہ کیا کرو۔

ہدایت: انچاتی۔

سجیلہ: " اور اگر ہم موجود نہ ہوں تو بس کی ہے سے بغیرواپس چلے جایا کرو۔

ہدایت: اچھاتی۔

شاه: آؤ تال سي- التي يي قدم برهاؤ-

آیا: نمیں بھاجی اب تو مجھے اجازت ہی دیجئے۔

```
لے پھراوی بات ..... اوئے کرسیاں ڈال بنی باہر صحن ماں۔ آؤتی اپنے
                                                 گھرتے سک کئی۔
                                            پھر کسی و تت سسی بھاجی۔
                                                                      :LĨ
                                    چ او ہو .... آؤ بی آپاں صاحب۔
                                                                     شاه:
                                             السلام عليكم حضور والا-
                                                                    خان:
                              عاضر ہوئے تی خان صاحب..... آؤتی۔
                                                                    شاه:
                              عقيله بجيله: مامول سلام مامول سلام مامول سلام-
 بم الله اج مال ميريال بعانجيال وي پنجال ويال اي- سلام كرو كرك
                                                                    شاه:
                                                آیاں صاحب نوں۔
                                                       عقبله بجيله: سلام جي
                        وعلیم السلام۔ کیا حال ہے بچیو خیریت سے تو ہو۔
                                                                      آيا:
                                                  عقیلہ بیلہ: میک ہے تی۔
 لووَ ايد هر جيمو كرى ير ...... اوه دو سريال كرسيال بي نكال ..... خان
                                                                    شاه:
                      صاحب کوئی دولتندی وغیرہ پر بی یاد ہے کہ نہیں۔
                                                                     خان:
             جہان میں گزرے
              وقت رملت میں کس کنے زر تھا
لوؤ كرلو بات ـ اليا شعر نهيں جاہيدا بندا نواز ـ اوه بتاؤ جيدھے ماں دولت
                                                                      شاه:
تے محبت کرن کا تذکرہ ..... ہووے ..... دولت نوں حاصل کرن کا گر
                       ہو وئے ...... امیر بنن کا طریقہ بتاند ا ہو وئے۔
                       ماموں یہ آپ نے بور ڈکیا لگوایا ہے ڈیو زمی یر؟
                                                                    عقيله:
ایمہ ہم نے اک کمپنی کھولی گذشتہ جوہاں دناں کی۔ لڈو بنڈے تھے سارے
                                                                    شاه:
                         محلے مال۔ اوئے کوئی ہیں کہ نہیں پڑے وے۔
                                                                    خان:
                                        ہدایت: وہ تو ختم ہو گئے جی سارے۔
                       توں تاں کہ رہا تھا ابھی پڑے ایں گیار اں عد د۔
                                                                     شاه:
```

ہدایت: وہ تومیں نے کل رات کما تھاجی۔

شاه: کل رات!

ہدایت: ہاں تی اس وقت تھے موجو دگیار و کے گیار و ڈیے میں۔

شاو: پھير کيا ہويا او ہنا نوں _

ہدایت: آپ نے ڈبہ طلب فرمایا تھاجی بسترمیں سونے سے پہلے۔

شاه: پھیر کیا ہویا؟

ہدایت: صبح جب میں اٹھاتو بستر بھی خالی تھااور ڈبہ بھی خالی تھا ہی۔ آپ سیرپر تشریف لے جانچکے تھے۔

شاہ: چل چل جاکے پانی رکھ اندر چلیے پر ' با کال کیا بنائی جار ہااے کے کیاں۔

عقیله بجیله: بدایت الله به

بدایت: بال می

عقیله بجیله زېخ دو پانی ـ

بدایت: احیماجی۔

سجیلہ: جس کو ضرورت ہوگی خود اپنے گھر جا کر چائے پی لے گا۔

شاہ: سنیں نمیں بیٹا۔ اوئے توں بتا' کاکیاں کی باتاں پر نہ جا' ابھی تاں نواں نواں کم اے' بزنس ماں خرچ کرناای پڑ دااے۔

آپا: یه کیابرنس به جماجی میرے تو لیے خاک نمیں پڑا۔

شاہ: دوپسر کا آپ نے کنو سنگ کر رہا ایں لیکن آپ پکڑائی نمیں دے رئیاں مینوں-

عقیله: ماموں په بور د آپ کا ماري سمجھ میں نہیں آیا۔

شاہ: اید ہے اغراض و مقاصد چھین بھیج دے ایں 'بس آ جان گے دو تال دنال ماں اور۔

ریاض: دو تین دن میں کیوں حضور والا؟ ہم تو حاضر ہیں غلام ہیں۔ نو کر ہیں۔

شاه: لودُ کیا شرمنده فرمارے او۔ ہا آپاں صاحب نوں نئیں دیمھیا۔

رياض: السلام عليم جي-

آپا: وعليم السلام-

ریاض: وہ دراصل میں آپ کے بورڈ کے بارے میں سوچ رہاتھا۔ یہ کیا چکر ہے شاہ صاحب۔ لوؤاے ہیں نبیں ناں ہم بتان گئے۔ منہ مٹھا کرائے بغیر۔ آپ کے مقالج پر شاه: برنس کا د فتر کھولی<u>ا</u> اے۔ ریاض: مبارک مبارک۔ ہا آیاں صاحب نوں منا رہا ایں بن Receptionist کی نوکری فرمالوؤ شاه: ہارے یہاں لیکن ایتال دے مزاج ماں ای نئیں آر ہی ایمہ بات۔ مجھے بھلا کماں یہ کام آتے ہیں۔ دسویں جماعت تومشکل سے پاس کی۔ اب میہ آيا: ر مسشمی کا کام مجھ سے کماں ہو گا۔ اں میں کو نسے منتزیز ھنے بڑتے ہیں۔ عقيله: بس ایک لپ سنک جائے اچھی می آپ کے بیک میں۔ ىجىلە: عقيله: اور چھوٹا ساشیشہ۔ ادھے ادھے محضے پر لپ سک ملدی رہی۔ ابروں آرئیاں ایس سردیاں شاه: اک بوید اُن اور دو سلائیال نکاتک سوئیشرین دی ربی - بارسٹی کا کم اگر کمیں مینوں ملے تاں میں دا ڑھی منان تک تیار ایں۔ ہائے بھاجی آپ کیسی باتمیں کررہے ہیں۔ آيا: بدایت: میرانجی سوئیٹر بیٹ چکا ہے جی بالکل۔ اوئے توں ابھی تک اید حرای کھڑیا ایں۔ بدایت: جارباموں جی۔ اوہ اتھور لیا اندروں فریج ماں تے نکال کے۔ شاه: عقید بجید: بائے ماموں فریج لے لیا؟ ا یوں تاں ہو گئے بند راں دن لئے نوں۔ شاه:

ماہ۔ ایوں ہاں ہوتے پدراں دن کے وں۔ ریاض: یہ تو آپ نے بہت بی اچھاکیا۔ شاہ: اک سینڈ ہیڈ جہا مل گیا تھا میں کہا گا ہماں کی خدمت ماں کم آئے گا۔ ریاض: سینڈ ہینڈ بہت اچھے مل جاتے ہیں اکثر۔ شاہ: بہت اعلیٰ کنڈیشن اے جی کو کے چمکدے ایس رات نوں۔

ہمایت: یہ لیجئے تی ا^عور۔

شاه: آؤین کژیو کرسیال گاہاں بوهاؤ ۔ لوجی صاحبا وہ صاحب 'خان صاحب انگور

.تى ـ

خان: انگور انگور _

شاه: پلیك مس Receptionist نوں بی بال پكڑا۔

آیا: آپ کے سامنے تو کھانا کھا کے چلی تھی۔

شاه: انگورال کاکیااے ایویں دا زهاں نوں گلا کرن کا بہانہ اے۔

رياض: اول مونه - يه تو كل مح شاه صاحب ـ

خان: بو آری ہے ان میں ہے۔

شاہ: بو۔ ہا دخاؤ کاں مینوں اک دانہ۔ تھو تھو اوئے ایناں ماں بو کماں تے پڑ منی-

ہدایت: پہتن جی۔

شاه: تیں بو ہا کھلا رکھیا تھا فریج کا رات نوں کہ نہیں۔

ہرایت: می نے تو بند کردیا تھا۔

شاہ: لکھ لعنت تیرے جمن والے دنا پر۔ اوئے جد میں تینے کما تھا' فریج کا بوہا کھلا رکھ کے سوئیں تمیں بند کا جے کریا۔

ریاض: فریج کا دروا زہ تو بیشہ بند کر کے بی رکھتے ہیں شاہ صاحب۔

شاہ: او نئیں بی ایمہ دو سری طرح کا فریج ہے ہمارا۔ اید ها بوہا نئیں بند کری دا۔

رياض: وه ڪيوں؟

شاہ: اید می مشین نکل دی اے جی بس باری باری باری اے سفید ہم چینی ک

ریاض: مشین کے بغیر فرتج؟

شاہ: لنڈے نے مل کیا تھا پنتالیاں کا۔ میں شینڈرڈ آف اوٹک اچا کرن لنی خریدلیا۔ ایس نلیق نے او ہدا ہو ہا بند کرد ؟۔

ریاض: ایافرج کس کام کاشاه صاحب

شاہ: آیاں عزت ای بنانی اے صاجزادہ صاحب آیاں کون سامندایانی پیااے

اوہرے مال تے۔

عقیله: فریج کا دروا زه کملا رکھا کرو ہدایت الله-

مجیلہ: خبردار جواے مجمی بند کیا۔

آیا: مجمحے توایک گلاس محند اپانی پلا دو ہدایت اللہ۔

بدایت: اجماتی۔

شاہ: اوے فریج ماں تے لیائیں کمیں گھڑے کے ساتھ کشتی شروع کر دیویں۔

ہدایت: (دورے) اچھاتی۔

ریاض: آپ کے فریج میں پانی کیے معندا مو کا حضور والا۔

شاہ: تحرموں بھر کے رکھی دی اے جی اندر' بو ہا کھول کے آگے کھڑ جاندا اے بی مہمان نوں پتہ نہ گئے۔ فریج ماں تے بوش نکال رہا اے یا تحرموس مال تے یانی انڈیل رہا ہے۔

ریاض: یه تو خوب طریقه سوچا آپ نے۔

شاہ: آیے ای مرسکھان کی سمینی چلائی اے جی صاحبزادہ صاحب آپ تے بھی چار بنج گا کب لیان کی امید بد می وی اے۔

ریاض: ہی ضرور ۔ لیکن یہ برنس آپ کا ہے کس نوعیت کا۔

شاہ: آپ نے بور ڈنٹیں پڑھیاغور تے۔

ریاض: بورڈ تو پڑھا ہے لیکن سمجھ میں نہیں آئی بات امیر بنانے کا وفتر۔ غریبوں کو

امير- اميرول كواور اميراور

شاہ: امیرالا مرابتانے کے آسان طریقے۔ کمٹن ایجٹ سید تلقین شاہ اینڈ سز۔

آپا: لين آپ يال عمائي مح كيا؟

ریاض: ایندٔ سز کیوں شاہ صاحب؟

شاہ: خدا کے گھرتے کدے ہی نا امید نمیں ہوتا چاہی دا صاجزادہ صاحب آ آخراک دن ایس پرنس نے چلنا ایں۔ برنس چلی تاں شادی ہی ہوئی اے آپ دے ایس عمر رسیدہ دوست کی۔ خدا نے فضل بی کرنا ایں استے بعد ہماری جد پشت بی تاں چلنی ایں۔

رياس: جي بال كيول سي

شاہ: میتے بغیر میرا نام لین والا کوئی تاں اور ہونا چاہی دا اے جنہوں میں زندگی کے تمام گر سکھاکے جانواں۔

عقیلہ: تو مامول کب آپ شروع کر رہے ہیں بزنس۔

شاہ: بزنس تاں شروع اے پرسوں کا اک گاہک لگیا و نیا اے اک دے ہور آن کی امید اے۔

رياض: كون كابك لك يكاب

شاہ: اوہ جی سپرڈنٹ اے اک محکمے کا۔ کوئی سال کو رہندا اے اوہ بے ریٹائر ہون مال۔ اوہنوں میں بھانسیا سب تے پہلے۔ زمین دوانی اے اوہنوں مربعے۔

ریاض: محمثن ایجنش بن رہے ہیں آپ کویا۔

شاہ: ویسے نئیں جی زمیناں کا سودا کران والے۔ ہمارا بزنس تاں زالا اے اوہناں تے بکھے۔

آیا: لیکن سس نشم کا بھاجی۔

شاہ: جد آدمی ریٹائر ہون کے قریب آندا اے اور او ہنیں تمام زندگی نمایت پارسائی اور خلوص نیتی تے نوکری کری ہندی اے۔ تب ریٹائر ہون تے سال دو سال ارے اہرے ول ماں زمین لین کا اور مربعے بوان کالاثو بلدا اے۔

ریاض: بی۔

شاہ: ہماری فرم کا کم ایمہ ہووے گاجی بنی اوس لانو ماں تیل ذالے اور اوبدی اگ نوں اور بھڑکائے۔

رياض: كيامطك؟

شاہ: مطلب ایمہ صاجزادہ صاحب بنی اگر کمیں اوہ اپنی پنشن پر قناعت کرکے بیٹھ ربین اوہ اپنی پنشن پر قناعت کرکے بیٹھ میں میں کا یاں خدا کی یاد مال زندگی بسر کرن کا منصوبہ بنائے ہاں او بدھے ایس منصوبے نوں تو ژکے او بدھے دل ماں سوئی دی طمع نوں جگایا جائے گا اور او جنوں ایس کم پر لایا جائے گا بن پنواریاں پچھے دو ژ۔ بنگاں پچھے دو ژ۔ سفارشاں پچھے دو ژ۔ گڑیاں پچھے دو ژ۔ لاریاں پچھے دو ژ۔ مفارشاں پچھے دو ژ۔ گڑیاں پچھے دو ژ۔ لاریاں پچھے دو ژ۔

```
عقبله بجيله: اورتيزاورتيز...... دو ژ دو ژ .........
 او ہنوں ہمارا دفتر ایسہ بتائے گا بنی عزت کش نہیں۔ اور کش نہیں شرافت
                                                                        شاه:
 کش سیس اخلاق کش سیس امن پند قانون پند شری موناکش سیس-
                    رو بے کیچے دوڑ۔ دولت کچیے دوڑ۔ نانویں کچیے دوڑ۔
                                       عقبله بجله: اورتیزاور تیزدوژ ـ دوژ ـ
                      کچھ خدا کا خوف کریں ہماجی اگر آپ اس کی بجائے
                                                                        آيا:
 نیکی کرن کا دفتر کھول لیندے تال کیاای چنگا کردے۔ ایمی کہن گلی تھی تال
                                               تعی کیا بنالیا نیکی کر کے ۔
                                                                         شاه:
                                      کیا نہیں بنالیا خدا کے فضل ہے۔
                                                                         آيا:
                                    کرائے کے مکان ماں رہندی ایں۔
                                                                         شاه:
                                                          جي پالکل -
                                                                         آبإ:
                                                                         ج
شاه:
                             گھر کے دحونے وے کپڑے پہن دی ایں۔
                                                          جي بالكل_
                                                                         آيا:
                                    بھاڑے کے تاکّے ماں بہندی ایں۔
                                                                         شاه:
                                                         نھیک ہے۔
                                                                         آيا:
                            اینے ہتماں تے کم کرکے رونی کھاندی ایں۔
                                                                         شاه:
                                                                         آيا:
                                                                         شاه:
              تاں کیا فیدہ ۔ کنی کو عزت اے ای تیری ایس معاشرے ماں ۔
میرے محلے کی عور تمی مجھ پر جان دیتی ہیں۔ اڑوس پڑوس کی لڑکیاں جو مجھ
                                                                         آيا:
ے کشدہ سکھنے آتی میں میرا نام لے کر جیتی میں۔ اگر مجھے کچھ ہو
                              اوئے فیدہ کیا۔ جھولی ماں کیااے تیرے؟
                                                                         شاه:
                                                                         آياٍ:
                      میرے جھولی میں عزت ہے محبت ہے احترام ہے۔
                                                                         شاه:
     کرا تاں ایسہ ننے چیزاں بنک ماں جمع کوئی ملدی اے تمیوں یاس بک۔
```

آپا: یہ آپ کیا فرما رہے ہیں جماجی۔ آپ کو تو

شاہ: بدایت اللہ آبال صاحب کا نام آنج بن رجنرماں دو سرے گا کہ کی حیت تے۔

ہدایت: احجاجی۔

ریاض: اس کے علاوہ آپ.....

شاہ: اید ہے علاوہ اشیائے خورونی ماں ملاوٹ کے بہتر طریقے ننخ رکھے ایں میرے پاجو بی چاہے تن روپے فی ننخہ دے حساب تے لے سکد ااے۔ پنج ننخے اک ساتھ خریدن والے لئی رعاجی قیمت بارہ روپے۔

رياض: لکين شاه صاحب ميں سمجھتا ہوں......

شاہ: ایس وقت دنیا نوں امیر ہون کا ہلکا چڑھیا ویا اے۔ نانواں اوو بنائے گا جیدھے پااک پالتو ہلکایا وئیا کتا ہووئے گا.... ہنے چاہیا دو روپ لئے اک دندروڈھواد تا۔ دو کتورے منگوائے ایس میں دلاور خال تے۔

ریاض: دیوانے کتے!

شاہ: نمیں او ہے تاں ایجھے بھلے بھیجے ایں۔ او ہناں نوں ہاکان کا کم تاں میری کمپنی کا ہے۔

سجیلہ: ماموں ہمارے ہو شل میں بھی لڑ کیوں کو بہت جنون ہو رہا ہے امیری کا۔

شاہ: اک کوری توں بی لے جائیں ہماری کمپنی کی برانچ مینجر کے طورتے۔

عقیلہ: بتہ نہیں ہمیں وہاں اس کے رکھنے کی اجازت بھی ہو گی یا نہیں۔

شاہ: لے تیری سپرڈنٹ نوں جد پہۃ لگیا او ہنوں تمام جیا جنت لے کے تیری کمرے ماں آ جانا ایں بنی سب نوں اک اک دند بذھا دے۔ چوہاں تے اپر بندے مددن تاں مدل سل میرین گلا کریں

ہون تاں ہول *بیل ریٹ* نگایا کریں۔

مجيله: اجعاجي-

بدایت: لیکن یه آپ سب س کئے کرد ہے ہیں شاہ صاحب۔

شاہ: وولت کمان گئی۔ عزت بنان گئی۔ تیرے جے نو کراں نوں دور تے ترسان گئی۔

ہدایت: آج سے چند سال پلے آپ کتنے اچھے تھے۔

شاہ: اچھاتھا خاک۔ تنخواہ پر گذارہ۔ نیکی پر زور۔ غریب لوکال مال عزت۔ امیر امراتے دور۔ اوہ بی کوئی زندگی تھی ہے وقوفا۔ اب دیکھیں جدتیرے ارد گرد بھمکٹا ہویا لوکال کا بنی شاہ صاحب نوں اک مرتبہ ملا دے چاہے بنے مرضی لے لے تب دیکھیں۔

عقیلہ: پھرتو ہدایت اللہ بھی سوٹ پہنا کرے گا۔

شاہ: انگریزی تے سوا ہو ر کسے زبان ماں گل کری تاں تیرا ہو تھاسیک دنیا ایں۔

رياض: شاه صاحب مين سوچ رېامون-

شاہ: کیندے کے مربعیاں کی بابت نہ سوچنا جی اوہدر پانی مار کردااے۔ تعیم سلیم عثاقی آپ دے یار ایں اوہنال دے ماہے کا سالا لگیا دیا اے۔ دو سرے عثانی آپ دے یار ایں اوہدی بمن بیای دی اے نور محمہ محر کری کے برے بات نور محمہ محر کری کے برے لائے کے درمیانی کاکے تے اوہدر بی آپ زور ڈال سکدے ایں۔

ریاض: گیکن میں تو کچھ اور ہی سوچ رہا ہوں شاہ صاحب۔

شاہ: دوسری سوچ کا ایسہ اے اک ایجنسی لے لوؤ۔ اوہ رجنر پکڑ امیرا نیلا۔ تن ایجنسیاں ایں 'اک تاں ایں ایسہ بگی۔

ریاض: میرا کاروبار تو ٹھیک چل رہاہے شاہ صاحب۔

شاہ: اک کاروبار صاجزادہ صاحب۔ اک؟ صرف اک؟؟ کیا ہو گیا آپ نوں؟..... اک کاروبار اور ایڈے صاجزادہ صاحب۔ ہدایت الله ایناں دے سر پر پانی ڈال محنڈا فرتج مال تے نکال کے.... حد کر دی صاجزادہ صاحب....اک صرف اک کاروبارجی.....

(فيز آؤٺ)



شاه: بدایت۔

بدایت: بال تی۔

شاہ: ارے ہو جابر خور دار۔ پی پر کا ہتے بیضا میں آہ مو ڑھا پکڑ لے۔

بدایت: نمیک موں جی میں بالکل۔

شاه: جمکه تال نسین گلی وی ـ

بدایت: کوئی بات نمیں جی۔

شاہ: تیجے میں کہا نمیں تھا بی وحدت کالونی میں کے کی دعوت نہ منظور کریں۔ ایس کولونی کے لوک بوے حوصلے تے ہر فخص کی دعوت کر دندے ایں۔

بدایت: بال جی۔

شاہ: اور مہمان بچارا کواٹرال کی بھول مبلیاں ماں بیس کے تھننہ ڈو ڑھ تھننہ کمراں مار کے بیجا بھاتا گھرلوٹ آندااے۔

ہدایت: چونسنہ نمبرہتایا تھاجی انہوں نے۔

شاہ: بیائے چونٹھ دیکھے اوہ ربیر نکلیا ہمارے مطلب کاکوئی کوانر؟

ہدایت: شیں جی۔

شماہ: ایسے طراں اپ اوہ آغا عزیز صاحب دھکے وغیرہ کھاکے واپس آگئے تھے جد جعفر صاحب نے او ہناں دی دعوت کری تھی۔ سارا نیر رات نوں انھ اٹھ کے فریج ماں تے برف چوس دارہا۔

مدایت: کوئی بات نمیں جی -

شٰاہ: تیرے لئی ہاں خیر کوئی بات نہیں ہم تاں مارے گئے دعوت کے جامال۔

ہدایت: میں بازار سے لادیتا ہوں جی کھانا آپ کو۔

شاه: بزارتے کونسامفت مل جانا ہیں۔

بدایت: جان ہے اچھی اور کیا چیز ہے جی-

شاہ: جان تے اچھا اے رہنے۔ جان تے اچھا اے نانواں۔ جان نوں پھاہے دینا ایں۔

بدایت: بال جی۔

شاہ: دس روپ ریٹا نوں دیئے پٹلے ہفتے۔ اوبدی بی تسر پوری کرنی اے کہ نمیں۔

ہدایت: مجرکیا ہوا ہی۔

شاہ: تیرے بھانے تاں ہویا ای نہیں کش۔ دس تھے پورے پاکستان کے۔ ہندوستان کاروپۂ نہیں تھاساؤھے نو آنیاں کا۔

برایت: الله بهت دے گاجی۔

شاہ: ویسے تاں اوہدا فعنل اے پر انسان نوں بی تاں کوئی حیلہ کرنا چاہی دااے کہ نہیں۔

ېدايت: ضرو ر جي ـ

شاه: اوه رضائیاں بحروائیاں تھیں تیں کہ نہیں؟

مدایت: مجمروالی میں بی دونوں ہی۔

شاہ: اوہ سنجاف کی تاکی بڑی ہونی اے پیلے رنگ کی۔

ہدایت: وہ میں نے یہاں الماری میں رکھے دی ہے آپ کی کتابوں کے پیچھے۔

شاه: اینول نکال با ہراور اید هی اک سمتھی بنوالے ابراہیم ور زی تے۔

ہدایت: تھیلی ہی۔

شاہ: او ہنوں کمیں لم سلمی جہی می دیوے ساتھ ماں تنانواں بنھ کے۔

مدایت: وه کس گئے بی؟

شاہ: ا ہنا ملہ جیڈ کے جنگی جنگی آٹا منگ لیایا کر۔

ہرایت: یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں تی ؟۔

شاہ: آواز تیری سرمال اے' الکھ جگاندا وئیا بوجایا کر محلے مال اور میرے آن تے پہلے پہلے آٹامنگ لیایا کر۔

بدایت: خدانه کرے جی۔ ہم کوئی فقیر ہیں؟

شاہ: ہے کہ نمیں گد ھا۔ فقیر تاں جو آٹا منگیا کر دے تھے۔ بابا بالا تاتھ کے زمانے

ماں۔ اب تاں باد شاہ منگ دے ایں۔

بدایت: ہارے پاس آنے کی کیا کی ہے جی۔

شاہ: ساڈھیاں ستاراں کامن لے کے آنداایں کہ نہیں؟

ہدایت: ہاں تی۔

شاہ: سردیاں ماں اور منگا ہووے گا کہ شیں؟

بدایت: توکیا ہوا جی۔

شاہ: اگر تیرے ساڑھے ستاراں بچے رہن تاں برااے کیا۔

ہدایت: ہم کیا کریں گے ان ساڑھے....

شاہ: ساڈھے ستاراں اور ساڈے ستاراں۔ ہینتی! ہینتی اور ہینتی ستراور ستر کو دو ہرا کر ہو گئے اک ئے چالی۔ اک ئے چالی کا خرید لوہا۔ بڑے ست کچ ئے ڈال کے منگوا پھر کا کولہ۔ لوہا تا کے ہتھو ژی نے کٹ۔ چار بنا بلماں۔ دو بتا کو ے منگوا پھر کا کولہ۔ لوہا تا کے ہتھو ژی نے کٹ۔ چار بنا بلماں۔ دو بتا کو ے منگوا پھر کا کولہ۔ پاؤیڑھ پاؤیڑھ پاجونسا بچے اوہ ہے تے بنالے جاتو کمانی دار۔

ہدایت: یہ سب کس لئے تی؟

شاه: بدایت میرا سب تش تمی ای این اور مین زیاده دیر ایس دنیا مال رهنا نمین -

شاہ: میں آٹامنگ کے پیے بچانا چاہندا ایں اور پیے بچاکے ہتھیار بنانا چاہندا ایں۔

بدایت: اور ہتھیار بناکر تی؟

شاہ: ہتھیار بناکے پیل بیڑھے پر قبضہ کرنا چاہنا ایں۔

ہدایت: پیپل ویزھے پر جی ؟

شاہ: جہاں پٹ رنگاں اور لکڑ خرادیاں کے گھرایں۔

بدایت: کنین کیوں شاہ جی؟

شاہ: غریب جے لوک ایں شریف جے۔ رقبہ امپھا ہے' کاریگر اعلیٰ ایں۔ تن عار بار چھو ئیاں تھمائیاں اور تلواراں د کھلایاں تب او ہناں نے سم جاتا ایں اور تیرو مستقبل بن جاتا ہیں۔ میرا کیا اے میں تاں کھائی چینی پھر رہا ایں۔ ان

مریا کل دو سرا دن۔

بدایت: لیکن کس لئے شاہ جی۔ ان لوگوں کا قصور بھی ہو کوئی۔

شاہ: قصور کی خاطر نہیں بے ہدیتیا عزت کی خاطرایا کم کرنا ای پڑنا ہے ہم نوں۔

بدایت: عزت کی خاطر؟

شاه: اور کیا۔ گھرمال بیلے بیٹھے کیا کردے ایں آپاں۔

بدایت: اس طرح تو ہم سارے شرمیں بدنام ہو جائمیں گے شاہ جی۔

شاہ: کری ناں جاہلاں جسی بات۔ اوئے جدتوں پیپل بیزھے پر قبضہ کرن کے بعد اوہد رجائیں گا تاں محلے کے بائ تیرے پر پھل برسان گے۔

ہدایت: پیول برسائیں گے؟

شاہ: تیرے گیت گان کے ' تعیدے پر هن کے تیری شان ماں۔

بدایت: گیت گائیں گے؟

شاه: با پزهیانسین تها روزنامه پر تاپ مان اور بلنز اخبار مان بی جد محترمه اندرا گاندهی صاحبه سرینگر تشریف لگیان تب او مهنان پر پیلان کی بارش کری۔

مدایت: پھولوں کی بارش جی؟

شّاہ: برقعہ بوش عور تال نے کری کوئی دو میل لمبا جلوس تھا۔ اخبار نے لخیا اے اور سب اوہنال پر آپال جی آگئے آپال جی آگئے کمہ کے پھل پھینک رہے تھے۔

ہرایت: پھول کیوں پھینک رے تھے جی!

شّاہ: او ہناں نے نیکی جو کری اے تشمیریاں کے ساتھ جیھ ڈویژن فوج بھیج کے –

ہرایت: وہ تو ان کے والد صاحب نے بھیجی تھی –

شاہ: او ہناں کے زمانے ماں تاں چار ڈویژن تھے کل آپ نے دو کا اضافہ فرمایا۔
جد آپ دے والد صاحب گئے تھے۔ تب پتیاں کی بارش کری تھی۔
کشمیریاں نے او ہناں پر – آپ پر کری پھلاں کی بارش – جد ایناں نے بعد
کسی اور اہما پجاری نے آٹھ ڈویژن کری فوج یماں ' تب کشمیریاں نے
او ہناں نوں سیب مارنے ایں۔

ہدایت: یہ تو آپ نے بجیب خبرسائی جی۔

شاہ: غورتے اخبار کا مطالعہ کریا کر اور کن کھول کے او مناں داریڈیوا خیا کر۔ جددی ڈویژن فوج ہو گئی کشمیریاں کی تب اوہدر پھل ہے تاں مک جانے ایں سب پھرای رہ جانے ایں۔

ہدایت: میرا دل نئیں مانتا جی۔

شّاہ: تمیں تاں ایں دعمٰن۔ تیرا دل کب منا ایں۔ خدا کا ناں من میری نفیحت پر عمل کر ہدایت پیل ویڑھے پر جاپڑیئے۔

ہدایت: نمیں جی مجھ سے نمیں ہو تا یہ ظلم۔

شاہ: ایمہ ظلم اے جاہلا ایمہ تاں عین خدمت اے ۔ اگر کہیں تمیں ، و تمین مہیناں ماں لگ لیٹ کے تپل بیڑھے پر قبضہ کرلیا تب اگلے سال تینوں نہرو ہیں پر ائز مل جانا اے ۔ اک لکھ روپیہ نقار ۔

بدایت: لاکه روپیه جی؟

شاہ: صرف جیندیاں لئی مقرر کریا اے ایسہ پرائز او ہتاں نے۔ اگر کہیں مریاں نوں بی مل سکدا تب پسلا نام ہلا کو خاں کا ہونا تھا اور دو سرا ہٹلر کا۔ پر تیا لے تسمت اگر ہے مقدر ماں تاں۔

ہدایت: تال جی خدا مجھے تو معاف ہی رکھے اس ریا کاری ہے۔

شاہ: ویسے اک بات ہے بدایت اللہ۔ لوک خوش بہت ایں بھار نہ سرکارتے جموں تشمیرمال۔

ېدايت: اور جو خوش نتين بين ـ

شّاہ: اوہناں نوں خوش کریا و ئیااے جیل خانے ماں ڈال کے۔

ہدایت: اور جو پھر بھی خوش نمیں ہیں جی۔

شاه: اوه تمس بنيج اير-

ہدایت: کممس بیٹیے بی؟

شاه: تشمیرماں جنے بھی مسلمان ایں اوہ سارے تھس جنھیے ایں۔

ہدایت: مشمیر میں تو سارے ہی مسلمان ہیں جی۔

شٰاہ: لے ہے۔ اوئے اوہ اصلی تشمیری تاں نہیں۔

بدایت: تو پحراصلی تشمیری کون بیں بی؟

سابی۔ بدایت: سای! شاہ: جےہ ڈویژن فوج کے۔ ہدایت: جھے ڈویژن فوج کے! جو نے چھمب جو زیاں ماں رہندے تھے۔ چھین بیٹھئے۔ ہدایت: پہ نمیں جی آپ کیا کہ رہے ہیں۔ میں جارہا ہوں سونے۔ اوئے بات س جاہلا۔ بدایت: بال جی۔ محلال کی بارش نمیں کرانی؟ شاه: نهيں جي مجھے نہيں چاہئے ايسي بارش۔ بدات: شاه: بدایت اللہ۔ ہدایت: باں تی۔ تمیں بورچی کا بورچی رہ جانا ایں ہدایت اللہ پر دھان منتری نئیں بن سکنا۔ شاه: بدایت: مجھے نمیں چاہئے پر دھان منتری۔ اک تیرے جمایو قوف ہمارے سنام ماں ہویا کردا تھا۔ شاه: خان: شاه: خان: بدایت: شاه: خان: شاه:

گل سیکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر ہمی اے خانہ برانداز چن کچھ تو ادھر بھی اک اور آ گئے بھلال کے بیاری۔ آؤجی بھم اللہ خاں صاحب۔ السلام عليم -سلام جی استاد صاحب۔ خان صاحب ہم ہے سورے باہرنہ لکلیا کروجی۔ وه کیوں شاہ صاحب؟ وہ کیوں؟ کہیں لوک آپ ہر تی کھل شنن لگ پڑن۔ اب وہ زمانہ کہاں شاہ صاحب۔ ایک وقت تھاہم پر بلبلیں نثار ہو تی تھیں۔ خان: كيزياں يربلبلال بيشت تان نار ہندياں ايں۔ شاه: خان: شاہ صاحب۔ کیا زمانہ تھا۔ زری کی اچکن' کمر میں تکوار' سر پر لنگی' پاؤں میں سلیم شای ' یہ کالی بھو نرای مو نچیس' جب آپ کی بھابھی کی ڈولی لیکر چلا۔

شاہ: گھوڑی پر سوار ہوئے تھے؟

خان: عراقی گھوڑی 'شاہ صاحب۔

شاہ: لگام کئے پیری تھی؟

خان: میرے تایا مرحوم نے۔

شاہ: جدای گھراپز گئے ۔ نہیں تاں آپ پر بی پھلاں کا ڈ چیرلگ جاناتھا مشک فوُر ماں لما جلیا۔

خان: اجی شاه صاحب بزی جوانی تھی ایسی جوانی وہ جوانی - کیسی جوانی

ریاض: یه کس کی نوجوانی کے تذکرے ہو رہے ہیں۔

شاه: سب دی سانجمی جوانی کا ذکر ہو رہاہے آپ بی بوٹ ڈال دیو۔

ریاض: اچھاا تچا۔ میں سمجھا کسی خاص آدمی کی جوانی کاذکر ہو رہا ہے۔

خان: میری جوانی صاحزاد و صاحب میری میری جوانی -

شاہ: ویسے جوانی بہت ہونی ایں ایناں پر ایسہ تاں اب ای شکل تھیم کرن جبی ہوئی وی اے 'پہلے تاں اجھے ہونے اس میں کیا خان صادب!

خان: بی بی۔

شاہ: آپ نوں ایزن ہور صاحب پاناں بھیج دیئے؟۔ دو کمیں بینے کے ایم بم چلایا کرنا۔

خان: توبه توبه۔

شاہ: بابا کہندا اے ایم بم مار دئیو۔ جو نے مسکے کا حل نظرنہ آوے او تھے ایم بم چلاد ئیو۔ کیا خیال اے ؟

خان: برهابے میں انسان کا دماغ چل جا تا ہے 'شاہ صاحب۔

شاہ: بڑا حساب سرچلدا اے جی دماغ صاجزادہ صاحب اوہ اپ سنام میں مہاشہ رام سرن کے بڑھے کا دماغ پھر گیا اک مرتبہ۔ مہاشہ جی نے اعلان کریا بزار ماں کھڑک' بن بھائیا جی کا دماغ پھڑگیا اے بڑھاپ کی وجہ تے۔ لو کاں نے پچھیا کیا کر دے ایں آپ دے بھائیا جی پاگل بن ماں۔ مہاشہ جی بولے اور تاں کش نہیں کر دے راہ چلدیاں کیاں پگاں اتار اتار کر گھرماں مھینکدے رہندے ایں۔

ریاض: بت مفیدانداز میں دماغ چلا بوے مهاشه جی کا۔

شاہ: بویاں بندیاں کا جد بی دماغ مجردا اے یاں تاں بگاں اتار کے گھر ماں معینکدے اس..... یا دو سریاں پر ایٹم بم مارن کامشورہ دندے اس..... یار مدایت اللہ۔

بدایت: بال تی-

شاہ: ۱۰۰ لیا نکال کے باور چی خانے ماں تے 'اپ صاحبزادہ صاحب آئے ایں۔

رياض: آپ تكلف نه كياليجة شاه صاحب

شاه: ليايار اينال كيال با تال يرنه جايا كر-

ریاض: رہنے دویار ہدایت اللہ۔

شاہ: اینویں کہندے ایں توں لیا ہماں سمی -

بدایت: کیالاؤں جی؟

شّاه: اوه پیزهمی لیا رتمیلی نکال کے صاحبزادہ صاحب نوں اوہدے پر ہمائے۔

ریاض: او ہو میں کچھ اور ہی سمجھا تھا۔

شاہ: لیا جلدی دے کے میرا بیٹا۔

ہدایت: احجاجی۔

شاه: مینوں بی اک من لنی معاف کرناجی۔

خان: كد هرشاه صاحب كد هر؟

شاہ: ابھی حاضر ہویا جی اک کمچے میں ماں' آپ جد تک صاحبزادہ صاحب تے بات کرو۔

ریاض: جی جی ۔ ضرور ۔

خان: پرشاه صاحب علے کمال گئے؟

ریاض: سوکام خان صاحب سو ضرور تیں۔ اندر گئے ہیں شاید باور جی خانے میں۔

بدایت: یه د کمچئے جی رنگیلا پیڑھا۔ ریاض: واه وا بھی یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے ہدایت اللہ ۔ بدایت: یہ جی انہوں نے بھیجا ہے۔ منیر خال صاحب نے لاکل یور سے اساتھ ہی پغام بھیجا ہے کہ یہ شاہ صاحب کماں گئے؟ ریاض: تمهارے پیچیے ہی گئے تھے۔ ہدایت: اندر باور جی خانے میں؟ د<u>یا</u>ض: باں ثایہ۔ بدایت: او هر تو نهیں آئے جی میرا خیال ہے۔ یار ہدایت صبح یاد کرائمیں اک چھی فحنی اے کار پوریشن نوں مالی بند ہو رہی اے کئی دیاں تے۔ ہدایت: آب باہر گئے تھے بی؟ بدبو جہی آر ہی تھی۔ میں سوچیا مہمان جی ماں کیا سوچدے ہون گے۔ دیکھی شاه: رتميلي پيزهي صاجزاده صاحب۔ ریاض: بت خوبصورت ہے۔ یار او انگور تال نکال صاحبزاده صاحب لئی ۔ شاه: ریاض: میں تو اب اجازت جاہوں گاشاہ صاحب بلکہ میں کہنے والا ہی تھا۔ کہ شاه: خان صاحب گذی علی جی۔ خان: بی بی۔ جلدی انھو جی۔ آپ دے اٹھن تک ال اجل کے ممیکدار قد آدم دیوار شاه: ا نمالیندے ایں۔ سارا دے اوئے اپنے استاد نوں۔ ہدایت: ہم اللہ۔ خال: شربه به شربه به رياض: احيماشاه صاحب پيرخدا عانظ **بدایت: خدا حافظ جی استاد صاحب ـ** سجے ہتھ رکھنا جی ایناں نوں کھے یاہے کی نالی فلودہ ہو کی پڑی اے ۔

مبادا اید هرای ره جان جارے سریر۔

مِن کما بحکھ تاں نئیں گلی بدایت؟ شاه: بدایت: نہیں تی میند آری ہے۔ چل کچرمیرا شیر ڈال لے منجی برانڈے میں مال یاوا دنٹ کر کے۔ بدایت: احماجی۔ اوہ یار میری بات سنیں پہلے۔ شاه: ـ تي -بدایت: ڈیو زھی ماں نے چایی اٹھالٹیں ₋ شاه: بدایت: حالی تی؟ بوے اولمے رکمی اے دھیان تے ہتھ ماریں سپ سلو کی دا موسم اے۔ شاه: بدایت: چالی کیسی تی؟ صاجزاده صاحب کی موٹر کی۔ بدایت: موزک چالی؟ شاہ: کم تے کم ساڑھے تین سیر کی ہونی ایں۔ بدایت: آپ نے ان کی موٹر میں سے نکال لی جی-اب کیا لوژ اے او منال نول۔ پر سول بیٹر ی بدلائی اے او منال نے نویں شاه: باره وولٺ کي۔ مدایت: کنین یه جانی کیوں نکال لی جی آپ نے اپنے دوست کی؟ اوئے لوہا نہیں جای دا۔ شاه: بدایت: لوبایی؟ تن برجھے بنن کے اپتے ' نلیے حجم حجم کردے نبتو دی ا کھ جے۔ شاه: بدایت: یه آپ نے کیا کیا حضور والا؟ اوئے کھل برسوانے ایں کہ نہیں؟ شاه: بدایت: برجمے بن کر پیول کمال سے آئیں گے جی۔ جید هی شاہ رگ پر برجھے کی چنج رتھیں گا اوبدے گھرکے لوک کھرلیاں پر شاه: جڑھ کے پیل برسان گے۔ متال کرن گے۔ قصیدے گان گے۔ تر لے کرن

ہدایت: میں نمیں رہتا جی آپ کے یہاں مجھے نمیں چاہئیں ایسے بچول۔ مجھے نمیں چاہئیں ایسے بچول۔ مجھے نمیں چاہیے ایسی زندگی۔
شاہ: اوک ہدایت اللہ۔ اوک میری بات کال من اوک ٹھر کال سی۔
ہدایت اللہ۔ باہر نہ جائیں۔ باہر ہنیرا اے۔ موری رکی وی اے۔
کار پوریشن تی وی اے۔ چور جاگ رہے ایں۔ پچل برسوان دا چانس نہ گنوا ظالما نہ گنوا اللہ اسیرک

(فيذ آؤٺ)

03072728068



(ہتھو ژا چلنے اور رہی لگنے کی آواز)

شاہ: ہتھ جماکے رتی لگاتو جوان آدمی ایں صحت مند۔

سليمان: بهت احيما حضور والا ـ

شاہ: جس تم ماں ہتھ ڈالئے سلیمان اوہنوں برے کے گھر تک پنچا کے واپس مڑیے' سمجھیاں ایں سمجھیا۔

سلیمان: میں تو حضور جان لژا دیتا ہوں۔ مالک کی خاطر قربان ہو جا ۴ ہوں۔

شاہ: ہاکن ال کنے برجھے ہے ایں۔

سلیمان: برجھے تو ہیں جناب والا تمن اور کلماڑی ہے ایک۔

شاہ: تیرے ہتھ مال کیا اے ایس وقت۔

سلیمان: رتی نگار با ہوں بڑے جا قو کو حضور 11 الا۔

شاہ: چھوٹے جاتو کئے ہے ایں کمانی دار۔

سليمان: بانج-

شاہ: اُدب تے بات کریا کر کیا شادے کے پنج کا ہنے میرے متھے ماں ماریا اے بگانواں۔

سليمان: بت بهتر جناب ـ

شاه: تمن ملازم این میرا 'کوئی ا ضرنمین 'سمجھیا۔

سلیمان: بهت خوب۔

شاہ: افسراں نوں تاں حق ہویا کردا اے جید حی جائن بے ادبی کرن' بمنوں جائن ہویا کردا اے جید حل جائن ہے ادبی کرن' بمنوں جائن دبکا مارن' اوہناں نول تنخواہ ای ایس بات کی لمیا کردی اے۔ تمن ملازم ہو کے ایسہ محاورہ کمال تے سکھیا اوئے۔

سلیمان: جن کے یہاں میں پہلے ملازم تھا حضور انور وہ لوگ مجھے ٹوکتے نہیں تھے۔ آپ شاہ صاحب ہیں بندہ نواز ہیں۔ قبلہ و کعبہ ہیں شاہ: ہا محاورے بھے نال برتیں اے تے میرے سانے۔ خوشامدی کے تھال کا۔ تینوں معلوم نئیں خوشامہ تے مغلیہ خاندان کیاں جڑاں کھو کھلیاں فرمادتیاں کا۔

سلیمان: مجھے معلوم ہے جی سب کھے۔

شاه: يخ پيلے جو نساميرا ملازم تعا......

سلیمان: بدایت الله صاحب؟ ـ

شاہ: کدے اکھ مال ڈالیا نمیں اڑکدا تھا۔ ہاں جی تے بھے اوہے کدے بات نئیں تھی کری۔

سلیمان: کوئی بے جارا دبو آدمی ہو گاجی۔

شاه: رتي لکارتي؟

سلیمان: آپ نے خود ہی تو باتوں کاسلمہ شروع فرمایا ہے جی۔

شاه: اب میں خود ای بند فرما رہا ہیں۔

(ہتھو ژا گھ رتی چلے)

سلیمان: وہ جی آپ نے ایڈ وانس کا ذکر فرمایا تھا کہ بیس تاریخ کو دس رویئے دوں گا۔ شاہ: بیہ کوئی نگلمہ تاں نہیں گئی۔ ابھی تاں پڑے ایں ڈھائی تن تھنئے۔

سليمان: مجمح ضرورت تمي جناب والا

شاه: تیری ضرورت نوں میری ضرورت کھاگئی۔

سليمان: كيا فرمايا جناب والا_

شاه: کم پر نکه رکه کم پر-

سلیمان: لیکن یہ جناب نے بات کیا کی۔

شاه: سليمان_

سلیمان: جی بنده نواز به

شاه: تیرا میرا گذار امشکل ای مو ناایس ـ

سلیمان: نمیں جناب یہ آپ کیا فرمارہ ہیں۔ میں تو خادم ہوں حضور والا کا۔

شاه: ایخ پہلے مالکال کی نو کری تیس کا ہتے جھٹری تھی؟

سلیمان: مجوری کے تحت شاہ صاحب قبلہ وہ پہلی کے بجائے تین تاریخ کو تخواہ دیتے تھے۔

شاہ: تن ماں اور پہلی ماں کیا فرق اے ہے ایماناں۔

سليمان: يه آپ نے كيالفظ بولا۔

شاہ: میں کہاتن ماں اور پہلی ماں کیا فرق اے سلیماناں۔

سلیمان: میں کچھ اور ہی سمجھاتھا قبلہ و کعبہ ۔

شاہ: اینویں نا خواہ مخواہ تے لفظاں کی دم پکڑ کے بیٹھ جایا کر۔ اوئے تیں ادبی محفلاں ماں بحث تاں نئیں کردا رہاڈ رامے پر؟

سلیمان: میں تو ان پڑھ انسان ہوں حضور انور۔

شاہ: اوئے بحث کرن ماں کو نسے عالم فاضل ہون کی لو ژپڑ دی اے۔ اینویں اک دو چنجاں ای کرنیاں ہندیاں ایں گھڑی دو گھڑی۔

سليمان: شاه صاحب جي -

شاه: باں۔

سلیمان: وه حضور آپ نے اپنے پہلے ملازم کو کیوں نکال دیا؟

شاه: چورتھاب بدیتا۔

سلیمان: بس حضور ایسے اوگوں نے نوکری کے پیشے کو بدنام کیا ہے۔

شاہ: اک ہماں گٹ گھڑی لے گیا چرا کے میری جونسی میں چین تے لیایا تھا۔ اک لے گیا میرا اینڈی پن ۔ ستاس رو پئے تھے بڑی ڈکشنری ماں اوہ لے گیا نکال کے ۔

سلیمان: آپ نے تمانے اطلاع نمیں کروائی؟

شاہ: میرا دل زم اے نوکراں کے معالمے ماں خاص طور پر۔ سوچیا ہتھکڑی گلے گی ذلیل و خوار ہوئے گا۔ اوہ بری بے عزتی ہووے گی تاب میری پہلے ہوگا۔

سلیمان: آپ تو بت ہی نرم دل انسان معلوم ہوتے ہیں قبلہ۔ دس کے بجائے پندرہ ایڈوانس دے دیجئے۔

شاہ: دیکھ تاں سی تیری کیا سیوا کردا ایں۔ ہاریتی رکھ دے ہتھ تے اور رونی

6

سلیمان: رونی تو شیں ہے آج۔ - كيول' يكائي شيں؟ شاه: سلیمان: آپ نے خود بی تو فرمایا تھا کہ آج رونی پکانے کی ضرورت نہیں۔ اور کل کی تھی جونسی! شاه: سلیمان: وہ تو میرے جو گی تھی صرف میں نے کھالی۔ تیں میتے کچیے بغیر کا ہتے کھائی او ہے؟ شاه: سلیمان: انسان کو زندہ بھی تو رہنا ہے حضور والا۔ شاه: سليمان! آپ نے فرمایا تھا کہ پہلے چاقو اور برجھے تیار کرنا پھر کسی اور کام کو ہاتھ لگانا۔ سليمان: شاه: آپ کے بیماں کا کام بہت مشکل ہے جناب والا۔ سليمان: مشكل بب بهت مشكل جابت كابعلادينا۔ خان: با برچھیاں پر تزیال ڈال دے جھیاک دے کے آؤجی خان صاحب۔ شاه: بدایت الله بدایت الله -خان: کیوں وا جاں مار رہے او جی خان صاحب بسم اللہ تاں کرو۔ آ جاؤ۔ شاه: السلام عليم حضور والا-خان: وعليكم السلام به بامو ژهانگا بئ خان صاحب لني سليمان -شاه: خان: سليمان-سلام کر خان صاحب نوں۔ بے سارا اور مفلس جے انسان ایں پھیرنی شاه: میرے دوست ایں۔ سليمان: السلام عليم خان صاحب؟ اوئے ہتھ کا جے اگے بڑھائی جا رہا ایں انٹر ڈیوس کیا تھوڑیا۔ سلام کر کے شاه: کھونجے ماں کھڑجا آ رام تے۔ بعائی صاحب ' بھائی صاحب! بھابھی: شاه جي حضور شاه صاحب۔ رياض:

میں نے کہا قبلہ شاہ صاحب۔

تن بلانواں اک ساتھ کد ھرتے آ میکیاں. شاه: رياض: شاه صاحب جناب شاه صاحب! سلیمان ہمارے گھرماں خاطریدارت کا رواج نہیں ویسے زبانی نثل بہت کری شاه: دى اے ۔ ذبن ميں ركھيں آؤ جي مربانو ننگھ آؤ اگے آؤ بھا بھي صاحب الحمد الله جو جاري يا د بي آئي يا في يراني آپ نول-بھابھی: آب بت آتے ہیں ہارے یہاں۔ اوہ جی کیا عرض کروں۔ بہہ جاؤ صاجزادہ ساحب باکری پکڑ لوؤ جی بیک شاه: رشيد: شکریه به شکریه به بس کماں کاراں ماں بہل نہیں لگدی۔ جالیا بی سلیمان ایمہ میرے شاه: جگری <u>یا</u>ر ایں سارے۔ سلیمان: بجاار شاد فرمایا ـ بھابھی: یہ کون ہے بھائی صاحب! نو کراے جی۔ نواں رکھیا اے۔ شاه: رياض: بدايت الله كالجه ينة نهيں ڇلا؟ ـ کوئی خبر نہیں ملی جی ہے بدیتے گی۔ بے وفاانسان تھا بیک صاحب۔ شاه: بے و فاتو نہیں لگنا تھا چرے ہے۔ بيك: اییا آدی تو آپ کو ڈھونڈے ہے نہیں ملے گا بھائی صاحب! بھابھی: اوبدیاں عاد تاں گز گئیاں تھیں جی بھابھی صاحب شری راج گویال شاه: ا چاری صاحب کی طراں سوچن لگ گیا تھا۔ رياض: يه آب خرالي مجھتے ہيں شاہ صاحب! خرابی جہی خرابی جی۔ میرا گھراے بھارت کا نمونہ ' ایدھے ماں اجاری جی شاه: جمے او کاں کی منجائش نہیں۔ ہم نوں تاں قید وغیرہ کرن کا زیادہ شوق اے جی۔ اک کو ٹھڑی رکھی دی اے ایس کم لئی۔ کو ٹھڑی۔ آپ نے؟ بيك:

ا دہدر شخ عبداللہ صاحب نوں قید کرئیا وئیا اے ' اید هر ہماری کو نھری خالی

شاه:

اے۔ کم تے کم اک ادھا بندا تاں ہم نوں بی قید کرکے رکھنا جاہی دااے۔ ہمارے گھرمال بی جمہوریت رہندی اے۔ بھابھی: جمہوریت! اوس کھونجے ماں رہندی اے تی اکھال تے اٹھی 'کنال تے بولی' بوبہت مار شاه: بهابهی: وه گھونس ہو گی اند ھی بد بو دار۔ یملاں او ہنوں چکچوندر کیندے تھے'ا جکل اوبدا ناں بدلیا و ئیا ہے۔ شاه: بيك: تام بدلا موا بـ! او ہنوں بھارتی جمہوریت کہی دا اے جی اجکل۔ انھی تاں نہیں زیادہ' ویسے شاه: بدیو بہت مار دی اے تی۔ سلیمان: یہ لے آیا حضور والا ہو تلیں۔ خان: سوذا والرسوذا والر سليمان: گلاس لاؤن يا وه اپنا کيا نام..... بھابھی: گلاسوں کی کیا ضرورت ہے۔ ریاض: اب تو ڈائر کٹ بو تل ہی ہے ہیے ہیں او هرلاؤ پو جی پو میرے منہ کی طرف کیا جھاک رہے او۔ شاه: سلیمان: آپ کے لئے بھی ہے جی انتاس کی ہوتل۔ میرے تاں ساہ ماں تکلیف اے۔ شاه: بھابھی: ہائے خدانخواستہ وہ کیوں؟ یهلاں تاں آرہاتھا ٹھیک ٹھاک! شاه: خان: ليك جائم شاه صاحب ليك جائم . ریاض: شاہ صاحب بدایت اللہ کو میں ناں ڈھونڈ کے لاؤں کہیں ہے؟ رېن د ئيو جي د فع کرو۔ شاه: سلیمان: اب اس کی ضرورت نمیں رہی قبلہ و کعبہ ۔ اب میں جو خدمت کے لئے

عاضر ہو گیا ہوں۔

بیک: تم تو بھی مجھے کچھ نھیک آدی نہیں دکھائی دیتے۔ سلیمان: ہو نہہ ہو نہہدفع دور ہو کدھرتھی آرہی ہے۔ بھابھی: کیا ہے بھئی۔ کیا ہوا سلیمان۔ سلیمان: وہ حضور بچھیا ہے ساتھ والوں کی محلی میں کھلی چھوڑ دیتے ہیں۔ شان بحصر بریا

شاہ: جمجعی اے!

سلیمان: بی جناب۔

شاه: گال کی!

بھابھی: ہائے تو اور کس کی ہو گی۔

شاہ: خبردار جوانیوں باہر نکالیا۔ ایمہ تاں بے بے صاحب کی لاگ اے۔

بھابھی: بے ب صاحب کونے؟

شاہ: آپ من دے نمیں بھارتی ریڈیو جونسا آجکل بتلایا کردا اے بی ہندوستانی
پاکستانی اکو ای چیز ایں۔ اک تہذیب اک تمدن۔ اکو مال کے جائے۔ اکو
خون۔ گؤ ما جد او ہمال کی ما تا اے تال ہماری ہے ہے بھی آ ہے ای ہوی کہ
نمیں آجابین صاحب بچھی نگھ آکڑے۔

يں-

شاہ: اگ تہذیب اک تمرن ماں جایاں کی لڑی ماں پرون کی خاطر۔ ایکلے زمانے میں جو نسااک لڑی ماں پرون کا رواج تھا آجکل بھارت نے او جنوں ماؤر نائز کریا وئیا اے سولیاں ماں پرون تے۔ سولی شنابی پرونڈی اے صاجزادہ صاحب۔

ریاض: کوئی بات نمیں شاہ صاحب ہماری خاموشی میں بھی اک معنی پوشیدہ ہے۔ آپ دیکھتے رہئے۔

شاہ: چھے نتمبرنوں بھارت نے لہور پر جونسا حملہ کریا تھااوہ بی تاں اک تہذیب اور اک تدن اور بھرانوں بھراتے ملن دی خاطر کریا تھا۔ پکی تیہ بزار بند امروا یا جی او ہناں نے ایسی نیک تم نوں پھیلان دی خاطر۔

بھابھی: ہم خوب سبحتے ہیں بھائی صاحب اس نیک کام کو آپ اس کی وضاحت سے

ہمیں معاف ہی رکھیں۔

شاہ:

پرسوں جلندھر کا ریم وا بتا رہا تھا بن محمہ بن قاسم ہمارا بھائی تھا۔ راجہ
داہرنوں کمن کی خاطر آیا۔ لوکاں نوں خدا خبر کیا ہویا اوہ ہے تال یہ ہ شروع
کر دتا۔ اک خدا نوں ہم من دے تھے اک خدا نوں محمود من دا تھا۔ اک
لنگوئی ہم بھ دے تھے اک لنگوئی بایر بھ دا تھا۔ جو نسارنگ احمہ شاہ ابدائی کا
تھا وہی ہمٹری ہماری تھی۔ قاکدا عظم ہمارے بھی لیڈر تھے آپ دے بی۔
جنی دولت برلیاں ٹائیاں نے بنائی او قدر آپ نوں حصہ دلوایا۔ کے۱۸۵ء کی
جنگ آزادی مال جنے مسلمان شہید کروائے اونے ای ہم نے آگریز
مروائے۔ فرق کیا رہ گیا۔ اک مک بھائی کے بھائی۔ اوہی تہذیب اوہی
تدان۔ اک چھ تغبرنوں آپ پر حملہ کیا کریا آپ تال نراض ای ہو گئے۔
دماض: آپ کا کیا خال ہے۔ اس میاری ہے۔ نرائی حقلہ تاریاں کرکہ کی جو اگرائیاں۔

ریاض: آپ کا کیا خیال ہے۔ اب بھارت نے اپی جنگی تیاریاں کم کرلی ہیں پاکتان کے خلاف۔

شاہ: میں کمیا صاحبزادہ صاحب آپ نے اک مرتبہ فرمایا تھا آپ پالوہا پڑیا اے پرانی دیک کا۔

بیگ: ووتو میں نے بھجوا دیاتھا آپ کو۔

شاہ: من ذیڑھ من اور پڑیا ہووے کے کھونج کھانج ماں؟

بيك: بى بىت ؛ جنا آپ چاہیں۔

شاہ: سلیمان نوں بھیجاں آپ کے ساتھ ؟

بيك: اب!اسونت؟

شاه: مبع سی۔

بھابھی: میں نے کہاریاض میاں آپ ابھی بمینمیں کے کچھ دیر۔

ریاض: جی نمیں میں تو تکتنی دیر سے چابیاں تھمار ہا ہوں انگی میں۔

سلیمان: یه باباجی تو سو گئے حضور میرے خیال میں۔

خان: کون بابا۔ ہیں ۔ کس کو کہا بابا۔ نالا ئق گدھے پڑھ کے تو دکھا کمی بحر کا ایک شعریا پھرین مجھ ہے ۔

شاه: پرسى ، پرسى خان ساحب ـ ايسه تال نالا ئق ات بوقوف بى ـ

رياض: چلئے خان صاحب معاف كرو يجئے ۔ آئے بيكم صاحب.... اچھاشاہ صاحب ـ

بهابهي: المجها بمائي صاحب خدا عافظ

بیک: خدا عافظ شاه صاحب۔

شاہ: خدا حافظ جی اللہ کے حوالے خان صاحب نوں جوان ای لے جاؤ جی

ہار ابیڑھالنگھن تے پہلے بڑھایا آجائے۔

شاہ: اوئے تینوں کئے کما تھا ہو تلاں لیان لئی۔

سلیمان: آپ نے خود ہی فرمایا تھا۔ میں تو آندھی کی طرح کیا اور بگو لے کی طرح آیا حضور والا۔

شاه: اوه نکال ری اور متصو ژی۔

سليمان: بت احيما قبله ابهي ليجهّ -

شاہ: ایسہ تمام خرج ہو تلال وغیرہ کا آئے ماں تے نکالناایں سمجھیا کہ نہیں۔

سلیمان: بجاار شاد فرمایا سب نکل آئے گا حضور والا۔

بدایت: السلام علیم بی۔

شاہ: وعلیم السلام کیا حال ہے بھی نکل جا ایسے وقت میرے گھرتے کھڑیا کوڑیا

مدایت: میں تو سلام کرنے حاضر ہوا ہوں جی۔

شاہ: میریاں اکھاں تے دور ہو جا شیا اے نئیں۔

بدایت: بال جی۔

شاہ: سلیمان اینوں دھکے مار کے باہر نکال دے۔

سلیمان: بهت بهتر حضور به چلومیان به

ہدایت: آپ کی طبیعت کیسی ہے جی؟

شاہ: تنوں کیا میری طبیعت تے۔ میں چاہے مراں چاہے جیاں تیری بلاتے۔ باہر نکل جاہر توں ایسے وقت۔

بدایت: انجی جلاجا ما موں جی۔

شاہ: آیا کا ہے ایس مردود ہو تھی لے کے۔

ہدایت: آپ کی یاد آئی تو۔ مجھ سے رہانہ گیاجی۔

شاه: اجمل كيده ما ته لكياد ئيااس؟

ہدایت: محمی کے ساتھ بھی نمیں جی۔

شاه: کهان رہنداایں؟

بدایت: دا تاوربارتی ـ

شاه: اور رونی وغیره؟

ہدایت: بھنڈارامل جاتا ہے تی۔

شاه: ميت ال تي اي احجمار با - اج دو سرا وقت لگ رباا ، بمكه بهانے نوں ـ

بدایت: میں کھے زردہ آپ کے لئے لایا تھاجی۔

شاہ: جااوئے تھالی لیا نکال کے۔

سلیمان: ابھی حضور ایک من میں۔

شاہ: دھوتے دے رومال ماں بھیا و ئیا زر دہ یاں کیں.....

ہدایت: ناخریدا ہے جی بالکل۔

شاو: پہے کمال تے لئے اوئے؟

ہدایت: غبارے بیچا ہوں جی۔ بچوں کے لئے دربار پر۔

شاہ: بالگاری ا-س بلم نوں چاولوں کی یو ٹلی اک طرف رکھ کے۔

مدایت: یه آپ کیا کر رہ میں میرے آ قا کچھ تو خدا کا خوف کیجے۔

سليمان: يه ليجئه تمالي قبله و كعبه .

شاہ: ڈال کے ایدے ماں اور اس پر اپنی رومال رکھ کے اندر لے جا۔

ہدایت: ان ہتھیاروں پر کتنی رقم لگادی آپ نے؟

شاہ: بیماں گھٹ دو سے لگے ایں۔ پہلی نوں اگلی تنخواہ بھی ایناں پر لگا دینی اے سایں

ساری-

ہدایت: اور کھانے پینے کے لئے میرے آتا؟

شاہ: آٹامنگ لیاندے ایں روز کاروز میں اور سلیمان۔

ہدایت: آپ میں کیوں ہلا کو اور بطر کا خون آگیا ہے میرے آقا۔ کس لئے آپ کا

د ماغ چل نکلا ہے۔ کیوں آپ اس قدر ظلم پر اتر آئے ہیں۔

شاہ: میتے کیا پچھدا اے۔ میرے گورو بھارت نے جاکے پچھ آ تاں کھڑا اے دو

قدماں پر۔ لگا رہا اے کہ نئیں سارا نانواں ہتھیاراں پر۔ ڈوب رہا ہے کہ نئیں ساری رقم گولہ و بارود پر۔ اوہ نئیں پچھدا میرے کھیڑے پڑیا رہندا اے۔

ہدایت: جمال راج پاٹ پر مور کھ ٹولہ ہوگا میرے آقا وہاں میں کچھ ہوگا۔ جنآ بھو کی ہواناج کی قلت ہو....

شاہ: کری ناں مور کھاں جی بات خود۔ بھارت تاں آئے دال کا کھاٹا ڈھکو سلا

اے۔ نگا بیت بجا کے باہر کیاں مکاں تے آٹا لے لیا۔ آئے کا خرج بچاکے

اوس رقم کے ہتھیار بتا گئے۔ ان پانی نیج کے گولہ وبارود خرید لیا۔ بھکابن کی
صدا لگان والے توں دا تا ایمہ کدے نئیں پچھدا۔ اوئے فر بی بھکاریا
مگاں کی فیکٹریاں تیں لگاویں۔ ایٹم بم کے کار خانے تیں گڈیں۔ گوا تڈھیاں
پر دھاڑے تیں ماریں۔ تیں کد حرکا تھکھا ایں اوئے۔

مدایت: لیکن حضور آب تو۔

شاہ: میں ایمہ حکمت اوتے ای سکھی اے۔ گوانڈ ھیاں کے کو شحے میں اوہ اٹاں لے کے ای ڈھانے ایں۔ ہاشمیاں کا بوتھا لوہنا اے مشالاں بال کے۔ چھوئیاں چلا کے۔ پناکے چپٹر کے۔ تیں مینوں سمجھیا کیا اے۔ میں ہاشمیاں نوں سکھے تے لین نئیں دیتا۔

ہدایت: آپ کے اردگر دہتھیاروں کا یہ انبار دیکھے کر مجھے اپنی آنکھوں پریقین نہیں آتا میرے آتا۔

شاہ: ابھی تاں اکھاں پرای یقین نئیں آندا اگے اگے دیکھ کناں پر بھی یقین اٹھے جاتا ہیں تیرا۔ سلیمان گد ژی اتار میری کلی پرتے۔

سليمان: بت بمترحضور ـ

شاه: اور جمولی ژال مکلے ماں۔

سليمان. وال في قبله و كعبه ـ

شاه: میری جھولی مینوں پکڑا کوڈیاں والی۔

سليمان: يه ليجئه جناب عالى!

شاه: کھونڈی پکڑا اور پکڑا پناسوٹا۔

سلیمان: یه ربی آپ کی چیزی ـ شاه: انهامنه شال کی طرف ـ

سلیمان: ہے دا تا نذر مولا نیاز حسین۔ ایک چنگی آٹے کا سوال ہے۔ بھوک سے تن لاغریدن پامال ہے۔ جو دے اس کا بھلا جو نہ دے اس کا بھی بھلا۔

ایک چنگی آٹابابالوگوایک منعی گندم فاری۔ بھکے چیاں تے سیاں کے خزانے
لئو۔ دس جنے کی لائغی ایک جنے کا بوجھ بابالوکو۔ ہمارے آئے کا خرچ اٹھاؤ
اور جو گیال ملنگال کیال کراما ٹال دیکھو۔ آٹابابالوکو آٹا۔ گندم بابالوکو فاری۔
کبیرا کھڑا بزار مال مانگے سب کی خیر
نال کاہو سے دوحتی نال کاہو سے بیر

(فيد آؤث)



سليمان: (گارباب)

ارے تیرے من چلے کا سودا ہے کھٹا اور مٹھا تیرے من چلے کاسودا ہے کنجڑے کی تی باٹ ہے دنیا جنس ہے ساری تھنی

تخبرے کی می ہائ ہے دنیا جنس ہے ساری تھنی میٹھی چاہے میٹھی لے لے تھنی چاہے تھنی

تیرے من چلے کاسودا ہے

خاك: بمحلّ واه واه واه سجان الله يهدايت الله تم توخوب نكله ميان مم ن

تو استاد کا نام ارے کون ہو تم

سلیمان: میں سلیمان ہوں حضور والا۔ آپ کا خادم

خان: ارے تو اہمی تک میس برا جمان ہے؟

سليمان: آئے باباتی مینے تفریف رکھئے۔

خان: پھرے بابا کہا تو لکڑی ماروں گا۔ آیا بابا کا بچہ بن کر۔

سلیمان: آپ کی عزت مقصود ہے قبلہ۔

خان: رہے دے میں نہیں کروا یا تجھ سے عزت۔

رشید: ارے بھی کہاں ہیں شاہ صاحب... حاضر ہو سکتا ہوں کیا؟

سلیمان: آئے حضور تشریف لائے قبلہ و کعبہ جناب مرم۔

رشيد: السلام عليم-

خان: وعليم السلام-

رشید: ارے بیال تو خان صاحب تشریف فرما ہیں۔ کیئے حضور مزاج گر امی!

خان: الله كاشكرب بيك صاحب

رشید: کیوں بے چھوکرے شاہ صاحب کد هر ہیں۔ دفترے اب تک نمیں پنجے؟

سلیمان: محمی ضروری کام سے اٹک گئے ہوں گے۔ آپ تشریف رکھئے بس اب

آتے ہی ہوں گے۔ ہاتیں دیکھو کیا بڑھ بڑھ کے بنا آ ہے۔ سلیمان: کیئے حضور آپ کے لئے گرم لاؤں یا محنڈا؟ رشید: نمیں بھی تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ سلیمان: غریب خانے کو اینا گھری سجھنے قبلہ۔ خان: ابے جا آیا بڑا اس گھر کو اپنا بتانے والا۔ ایک دوں۔ رشید: اجی نمیں خان صاحب یوں نمیں جعلاتے۔ بچہ ہے۔ شکل دیکھو بچے کی۔ بڑا نانجار ہے ہے۔ خان: سليمان: من تو خادم مول جناب ' غلام مول آپ لوگول كا .. خان: بحائی صاحب بھائی صاحب _ رياض: سليمان...... سليمان...... رشید: آجائے آجائےاندر آجائے۔ بيكم اور رياض: السلام عليم ـ رشيداورخان: وعليم السلام رشید: وه جن کا روئ روشن دیکھنے آپ آئے ہیں' ان کا انظار ہم بھی کر رہے بائ تو بھائی صاحب نمیں ہیں کیا؟ سلیمان: اہمی دفترے تشریف سیں لائے بیم صاحب۔ تم اچھے ہو میاں؟ کیانام ہے تمہار ا؟ سلیمان: بی اچھا ہوں۔ اس کی مربانی ہے 'عنایت ہے۔ سلیمان میرا نام ہے۔ ریاض: شاہ صاحب نے اتنی دیر تو پہلے مجمی نہیں کی تھی۔ اب به جو آگیا ہے۔ اب ان کا دل گھر میں آنے کو کیوں جاہے گا جملا۔ خان: خان صاحب تو آج اس سلیمان کے پیچیے ہاتھ د حوکے پڑ گئے ہیں۔ رشيد: (سرگوشی) یہ ہے ہی ایبامنحوس۔ رياض: کهوميان خوش تو هويمان؟

سليمان: جي جناب عالي ـ ریاض: شاہ صاحب کے ساتھ دل مل گیاہے تمہارا؟ سليمان: جي بان آدهاتو مل كياب-آدها؟ آدها كيوں ملاسليمان؟ سلیمان: انجی آدهی تخواه لی بیم صاحب رشید: په جمی خوب ربی -سلیمان: تائم بی ایاجارہاہ۔ حضور۔ کرتے کی بدیا ہے۔ بدایت: (گھبراہٹ) سلیمان۔ سلیمان بسترنگاؤ جلدی ہے۔ ریاض اور رشید: شاه صاحب بيكم: بعائي صاحب بعائي صاحب كوكيا موابدايت الله -بدایت: کمرہوعتی موٹرے۔ کس کی نکر۔ کونسی نکر۔ کیسی نکر۔ بدایت: کوئی فکر کی بات نہیں ہے ہوشی ہے صرف۔ بيكم: بعائى صاحب بعائى صاحب بيائى صاحب بيكم: بدایت: آپ انہیں بلائیں نہیں جی-سلیمان: میکسی میں لائے ہویا رکشامیں؟ ہدایت: کندھے پر اٹھاکرلایا ہوں اپنے آ قاکو..... کچھ دودھ ہو گاگھریر؟ سليمان: تھو ڑا ساتھا بندونوا ز۔ بدایت: ذراگرم کرکے جلدی سے لاؤ۔ سیلمان: اوہ تو میں نے بی لیا۔ ملیمان: بیلم صاحب کچھ طبیعت گھبرای رہی تھی ضعف سامحسوس کیااس عاجز نے۔ رشید: بھی تم کمال کے نوکر ہو۔ رياض: سيحھے توہئو۔ ہوا توجھو ژو۔ سليمان: بهت احيما حضور والا ـ لیکن پیر سب کچھ ہوا کیے ؟ کمال ہوئی ان کی عکر؟ کون تھا کمبخت....؟

بدایت: میں تو غبارے چے رہا تھا جی مزنگ چنگی کے پاس جب ایک دھاکا سا ہوا۔ لوگ ادهر بھامے پھر مجمع اکٹھا ہو گیا۔ میں بھی وہاں پنجا۔ توکیا دیکھتا ہوں شاہ صاحب ہے ہوش پڑے ہیں۔ اور دھکا دے کر گرانے والی کار غائب ہو چکی

تم نے اس کا پیچیا کیا ہو تا۔ سنتری کو بتایا ہو تا۔

سنتری پیچارا تو ٹوپ ا تار کر جلدی جلدی ان کی ٹائٹیس دیا رہا تھا...... تکوے مسل ر ہاتھا۔

کون تھا ایبا پر بخت؟

ہدایت: اب کیا خبرجی اتنالا ہور بھرایزا ہے۔

بائے میرے شاہ صاحب۔ بائے میرے جگری دوست۔ خان:

بدایت: وہ تو خیریت گذری ایک ڈاکٹر صاحب کا ادھر گذر ہوا۔ انہوں نے موثر روک کے اپنا بیک نکالا۔ نونٹی لگا کرانسیں دیکھا بھالا اور مجھ سے کہا شکر کرو تہمارے آ قا ٹھیک ٹھاک ہیں۔ صرف شاک پہنچا ہے۔ میں تواپنے غباروں کا و حانگا و ہیں چھوڑ انہیں کندھے پر لاد کے یمال پہنچا ہوں۔ دعا کریں جی انہیں ہوش آ جائے۔

الله فضل کرے گاتم گھبراؤ نہیں بدایت اللہ۔ رشيد:

> بدایت.....بدایت..... شاه:

بدایت: میرانام لیامیرے آقائے۔

سليمان: مين مون حضور والاسليمان - جناب عالى -

آپ ان پر نگاہ رکھیں جی میں ابھی ہماگ کر ملے کے یماں سے دودھ لایا۔ بدایت:

بائے خدایا بھائی صاحب کو تو کچھ نہ ہو۔ ریاض میاں تم آغا صاحب کو بلالاؤ

جلدی ہے۔

ہا کون اے میرے پر جھکیا ویا شاه:

بیم. شاه: میں ہوں بھائی صاحبمیں۔

ہماہمی صاحب ایں۔

جی <u>- میں یو</u> ری آئھیں تو کھول کر دیکھئے ۔ بيلم:

رياض: کیا حال ہے شاہ صاحب یہ میاں صاحب ہیں آپ کے سامنے۔ کیا حال اے جی خریت تے ہاں ایں سارے صاحب۔ شاه: خان: الحمد الله _ الحمد الله _

داغ کل تک تو دعا آپ کی مقبول نہ تھی آج منہ مانگی مراد آپ نے پائی کیو تکر

ميري جتي گئي جي صاجزاد و صاحب منج نيچے د هيان مار ناجي _ شاه:

بيكم: د فع دور۔ لعنت تجیمیئے جوتی پر خدانے آپ کی جان بچائی یہ کیا کم ہے۔ آپ نے ہوش میں آتے ہی جو تی کی تفتیش شروع کر دی۔

شاه: نویں تھی جی بالکل۔

نی تھی تو کیا ہوا شاہ صاحب' اور آجائیں گے جوتے۔ آپ آرام کیجئے۔ رشيد:

نری کی جتی تھی قاسم علی کے ہتھ کی بنائی وی۔ شاه:

ریاض: افوہ۔ آپ ہوش میں آتے ہی س وہم میں پڑھئے۔ شاہ صاحب۔

چھ تتمبرنوں جد ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کریا تب خریدی تھی میں 'شام شاه: کے پنج بچے۔ چار منگ رہا تھا تناں پر سودا تکیا۔ ڈوڑھ تاں میں نقذ دیا اوس نوں باقیاں کا ادھار کریا۔ بجاو پیے تاں خیراو ہے دبی دی رقم سمجھ کے ایسے ای حیثر دینے ایں' اک آنے کا تاں دیندار پھر کی رہا اور جتی پاس نہیں ربی_

یہ رقم میں ادا کردوں گی ساری کی ساری آپ آرام سے لیٹے رہیں۔ شاه:

اوئے ہامیرا گوڈا دہائیں یولے جیے۔

سلیمان: خادم موں حضور کا' نوکر موں' ملازم موں محتاخی نہیں کرسکتا لیکن مجھے آب نے کھانا پکانے اور آٹا مانگنے پر ملازم رکھا ہے حضور 'گھٹا دبانے پر نىيں-

> خان: میں دباؤں گا۔ میں دباؤں گا۔ اپنے یار کے پاؤں میں دباؤں گا۔

ناں ناں خان صاحب کا ہے گنگار فرماندے او میں کہا جی مینوں یہاں شاه: بنجایا کس نے؟

ریاض: آپ کو ہدایت اللہ اٹھا کرلایا ہے۔

شاه: کد حراے اوہ بے بدیتا۔ وہ دودھ لینے گیاہے آپ کے لئے۔ ہے کہ نہیں کمچور ۔ لتاں محمنن کا مارا دو دھ لین کھسک گیا۔ شاه: کیجئے وہ آگیا۔ بدایت: ہوش آگیامیرے آقاکو۔ رشید: خدا کے فضل سے بالکل نھیک ہیں۔ خدایا تیرا لا کھ لاکھ شکر ہے۔ اگر ان کو کچھ ہو جا ؟ تو میں کیا کر؟ میاں بدایت: صاحب ۔ ایک گھونٹ دودھ کیا لیجئے جی۔ میتے نراض تاں نہیں ہدایت۔ شاه: بدایت: غلام این مالک سے کیے ناراض ہو سکتا ہے میرے آتا۔ شاه: ميتے ہتھ آل ملا ظالمال۔ ہدایت: (شاہ کے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہے) (آواز) شاه: سليمان ـ سليمان: جي جناب بنده نواز ـ جا بن تینوں آج تے چھٹی۔ شاه: سلیمان: باره رو ب آپ کی طرف نطح بین جناب عالی وه دے و محتے۔ یماں تے جاسد ھامزنگ چنگی پاناں والے کی د کان پر 'سڑک کے اید حریاں شاه: او د هرمیری نری کی جتی پڑی ہونی ایں۔ تناں کی تاں اوہ اٹھا لے' باقی کے نو مبح آکے لے لئیں۔ سلیمان: اجی مجھے کہاں ملے گی وہ جوتی اور میرے کس کام کی۔ بدایت: جوتی تو آپ کی میری جیب میں ہے۔ شاہ: اٹھالٹی تھی وہاں تے؟ بدایت: بال جی-شاہ: زورتے مارسلیمان کے سرمال۔ بدایت: سی جی ؟ سلیمان: اجی واہ یہ آپ کیا فرمارہ ہیں۔ کوئی نداق سمجھ رکھاہے آپ نے 'باور پی

258 موں ۔ ٹرینڈ خانساماں ہوں ' کوئی گھسیارا نہیں ہوں **۔** ہدایت: یه لو بھائی باره روپے اور شور نه مجاؤ۔ شاه صاحب کی طبیعت نھیک نہیں۔ سلیمان: یه باره تم این گروے دے رہے ہو؟ ہدایت: حمہیں اس سے کیا۔ تمہیں آم کھانے سے غرض ہے یا پیڑ گئنے ہے؟ سلیمان: شکریه جناب مرمانی آپ سب حفرات اور قبله و کعبه کو سلام وعليم السلام _ بدایت: یه تکمه لگاکر ذرا او نجے ہو جائیں میرے آتا۔ احیمااحیما.....اوئے آولیا ہی بھابھی صاحب لنی کش_ شاه: بتيم: آپ تکلیف نه فرمائین خواو مخواو ـ ریاض: اس دفت آپ کو آرام کی ضرورت ہے شاہ صاحب۔ بس جی کیا آ رام روگیااے ایس زندگی ماں صاجزاوہ صاحب۔ شاه: رشيد: وہ شاہ صاحب آپ نے نمبر نوٹ نہیں کیا موٹر کا؟ نمبر كد حرتے نوث كردا۔ اوہے تاں جاندے وے تے پاس جماماريا اور لا ثو شاه: کی طراں تھما دیا بچ سڑک ماں۔

ہدایت: کچربھی حضور آپ نمبرد کھتے تو سمی۔

میں کوئی جو تش کاعلم جان دا ایں ہدایت _ یا چل تاں میرے ساتھ یا ہر س^وک شاه: یر اور ڈیری مجڑلے ہتھ ماں اگر چوہاں موٹراں ماں تے تناں کی نمبریلیٹ کی بتی جلدی وی ہووے تاں میری داڑھی من دئیں چوراہے ماں۔ ریاض: سیجھ لوگ بمپروں پر نمبر لکھوائے پھرتے ہیں۔

جونے نویں امیر ہوئے ایں کلیم چے بچے کے اوہ بمپراں پر نمبر لخواندے ایں شاه: .ي-

بيكم: اس کاکیا فائدہ بھائی صاحب۔

شاه: تاکہ کچپان ماں اسانی رہے۔ جس طراں کپتان کے موڈھے پر تن کھل لگے ہندے ایں جی بیک صاحب۔ اوے طرال نو دولیتے کے بمیریر نمبر لخیا ہندا اے۔ ایسہ نشانی اے جی کی اوہدی پچیان کی۔

ہدایت: آپ زیادہ باتیں نہ کریں جی۔

: باتان کاہتے نہ کراں میرا تاں کلیجہ لومیا دیتا اے۔ ہا پرسوں ہمارے دفتر پا سنتری نے اک گڈی روکی۔ ریشی قبیض والا چلا رہا تھا سونے کے بٹن لگے تھے تھے ماں۔ سپای نے پاس جاکے کما جناب عالی! یہ آپ نے بڑی ہے اور دال کیالخوایا و ئیااے نمبرپلیٹ پر۔ صاحب تاں گرج کے پڑیا۔ بولیا۔

This is my national language. I dont know the id by I am fond of my mother tongue you sepahi. I am fond of my mother tongue you sepahi. I am fond of my mother tongue you sepahi. I all of the probability of the probability

بیگم: اب اس معاملے میں میں کیا عرض کر علق ہوں۔ حروف اور اعداد سے متعلق میرامطالعہ محدود ہے بہت۔

شاہ: نیا اک ہمینار ہو رہائے نمبر پلیٹ اور حروف ابجد پر۔ ایسیاں ہا تال کے فیلے جمنار ای کریا کردااے۔

ریاض: سمنار؟

شاه: بال جي-

رشید: کماں ہو رہاہے؟

شاہ: کوئی طے بات نئیں جی میرا مطلب تھا بھئی ہو سکد اے ۔ تن ای تھانواں ایں جی ۔ یاں آرٹ کونسل ماں ۔ یاں بی اینڈ کے سینسر ماں ۔ یا پاکستان کونسل

ہم بھی چلیں گے ریاض میاں۔ شاه: پہلاں گذی تاں لے لوؤ جی بھابھی صاحب۔ سیمناراں ماں پیدل نئیں جائی بدایت: آب لیك جائین جی شاه صاحب لے بھی اید ھرچوٹ تگی اے کو لھے پر۔ شاو: ہدایت: میں این لا تا ہوں جی گرم کر کے سینکنے کے لئے۔ اوہ تاں خدا بھلا کرے ساکاں کااوہناں تے اٹھایا مینوں بھج کے ۔ شاه: جيم. شاك؟ اوہ سٹاک نئیں ہندے جو نسے سکولاں کے منڈے بریاں بمن کے چوراہ شاه: ماں ٹرا فک سنتریاں کا ہتھ بٹایا کر دے اس ۔ ریاض: اوہ یہ سکاؤٹوں کے بارے میں کمہ رہے ہیں۔ باں جی او بی۔ بس اک بیلی کے جھیا کے جہا کم ہوئیا۔ مینوں تاں ایس قدر شاه: ای نظریزیا یک اک کا کا چلا ر ہاتھا گڈی بار ہ تیرھیاں برھیاں کا۔ بتيم: باره تيره برس کا؟ شاه: لوؤ الیں نول نئیں معلوم۔ ایمہ تال بہت تخر کی بات اے اجل کے نو دولتیاں ماں بی جھونی تے چھونی عمر کا' کاکا' کاکی گڈی چلاوے بغیر کسنس ریاض: یہ آپ کیا کمہ رہے ہیں شاہ صاحب۔ شاه: حد کری صاحبزادہ صاحب' آپ نوں نمیں کدے اتفاق ہویا بریاں کیاں محفلاں ماں جان کا۔ اک بار جیلانی صاحب لے گئے مینوں ہاو س وار ننگ کی ہادی وار ننگ نہیں بھائی صاحب' ہاوی وار منگ۔ شاه: اوہ جو لی می جی۔ اود هر دو بیگم صاحب تھیں کھو نجے ماں او ہناں یا مینوں جگہ مل گئی۔ اک بولی میرا شوشو ابھی یو رے باراں کا نہیں ہویا اور گڈی چلاندا

اے اپنے ڈیڈی کی۔ دو سری تھی سانو لے جسے رنگ کی۔ جو ڑے گئے وے

اور ساڑھی برھی دی تھی اوپر سے کم تے کم ست ساڑھے ست سے گ۔ ہمل کے کمن لگی۔ ہائے میرا باجی تو ابھی پورے نو کا بھی نمیں ہویا اور سیڈان چلاند اے بچو نجاں کی سپیڈیر۔

پیر نئیں اپڑ دے پورے طور پر بریک تے۔ دوجی ہس کے بولی ہاؤ سویٹ۔ ہاؤ سویٹ آف باجی۔ اب جو میں دھیان ماریا بھابھی صاحب تاں میری دیسہ کنب گئی۔

يكم: كيا ہوا

اوہ جونسی تھی ہاں باتی کی ای سانولی جی ۔ سانے کے خال کی کڑی تھی ۔

ہی جہری ایس کما بیک صاحب کیا پنڈا تھا بی اوبدا اور کیا کم وخایا کردی تھی ۔

ہانس پر چڑھ کے باجیاں ڈالیاں کردی تھی 'اک ہتھ اور اک ہی بیند کے ۔ آیا شیر سکھ او ہناں نوں سال کے سال اک بوری آٹا اور اک بکرا دے کے اوبناں کا تماشہ دکھایا کردا تھا ہم سب نوں۔ بڑی نای گرای نفی تھی اوبناں کا تماشہ دکھایا کردا تھا ہم سب نوں۔ بڑی نای گرای نفی تھی ۔

ہی جہری اوور دور تک کلا جگی وی تھی اید ھی ۔

رشید: یه آب کیا که رہے میں شاہ صاحب۔

شاہ: اب اوبدھا نام بیکم عرفان المغلوظی اے بی ' بڑا کاروبار اے دوہناں دا فیکڑیاں کا۔

رشید: آپ کو د حو کا ہوا ہے شایہ۔

شاہ: ایسہ تاں سدھی جنی بات اے بیک صاحب۔ اید سے ماں دھوکے دھرے کی مخبائش ای نئیں۔ جونسی بیکم صاحب اپنے جھوٹے کاکے نول موز چلان لئی چاہیاں دیوے اور بھیراوہدی ڈرائیوری پر گخر کرے' یاں تاں او خود نئی اے نئیں تاں نئال کی اولاد اے۔ آپ چاہے تحقیق کرکے نخ لوؤ۔

يكم: باع الله يه آب كياكه رب بن بحالى صاحب

شاہ: ضیح عرض کر رہا ایں جی۔ ہتھ کنگن نوں آری کمی۔ آپ چاہ تفیش کر لوؤ۔ اگر میری بات غلط نکلے تاں۔

> رشید: بھی میرے خیال میں اب شاہ صاحب کو آرام کرنا جائے۔ ریاض: جی ہاں بھی میں عرض کرنے والا تھا۔

خان صاحب گذی چلی جی نمبریلیث والی۔ شاه:

> خان: یی بی۔

بیگم: شاہ: احچما بحائی صاحب اب آرام سیجئے گااور ملئے جلئے گانہیں۔

نبیں جی نہیں' کہاں ہلنا جلنا ای<u>ں</u>۔

ہدایت: آپ بے فکر رہیں جی میں جو ہوں ان کے پاس۔

رياض: احجا حضور پھر.... ہیں ہیں انھے گانہیں۔

خدا حافظ شاه صاحب آئے خان صاحب چلیں۔ رشيد:

خان: تی ضرور ضرور

بیگم: شاه: خدا حافظ بمائی صاحب۔

اللہ کے حوالے بی ساتھ خوشی کے جاؤ اور ساتھ خوشی کے آؤ۔

شاه: بدایت ـ

بدایت: بال جی۔

شاہ: ہابہ جاموڑھے پر۔

بدایت: نحیک ہوں جی میں بالکل ۔

جان دا ایں میرے دل ماں تیری ^{کس} قدر محبت اے۔ شاه:

بدایت: جانا ہوں میرے آتا۔

د نیاوالے نہیں شمجھے ان پڑھ ایں مور کھ۔ شاه:

بدایت: بال یی ـ

شاه: اوہ موم بتیاں نکال میرے تھلیے ماں تے۔

بدایت: موم بتیان جی؟

شاه: يوم انقلاب لني لياں تھيں۔

ہدایت: یوم انقلاب کے لئے شاہ صاحب!

اج بنیادی جمهوریت کے کونش مال صدر ابوب کی تقریر سی۔ دل خوش شاه: کریا او ہے میرا۔

بدایت: بال بی۔

نکتہ چینی کرن والے بہت مل جان گے ہرایت بات کی تہہ نوں کوئی کوئی پہنچے شاه:

گامال كالال ـ

بدایت: ب شک بی۔

شاہ: ویسے میری جان بہت ظلم کریا اے صدر نے۔

بدایت: وه کیاجی۔

شاه:

شاہ: او قاف کا محکمہ بنا کے اور سجادہ نشیناں نوں مقبریاں تے نکال کے۔ اُٹھ ساڈ ہے اُٹھ سال ہو گئے ایس مینوں سید بنے وے نوں۔ ایس وقت تک میں لی اگ ادھ مقبرے کا متولی ہونا تھا۔ میرے سجے کھبے نانویں کی بارش ہونی محمی 'پر نمیں تھی اپنی قسمت۔

بدایت: الله نیک کمائی دے جی۔

شاہ: اوے اللہ تاں دے رہا ہے پر آپاں نوں تیں نئیں جابی دی نیک کمائی۔

ہرایت: خدانہ کرے تی یہ آپ نے کیا کما۔

جد سارا جمال بدی کی کمائی تے محضرے اڑا رہااے۔ اور افحدے بہندے اپنے آپ تے توجہ بٹان لئی دوجیاں پر کلتہ چینی کر رہا اے۔ تب آپاں دوہاں نے میں اور تیں۔ ہدایت اللہ نیک کمائی کا بدی کی طرف بیندل موڑ دی اں کون می قیامت آگئی۔

(نيدُ آؤٺ)



(حاضرین کاشور: بالکل ٹھیک ہے۔ بالکل درست ہے۔ بجاہے۔ صحیح ہے)

شاه: او میری بات تال سنو مینول بی تش عرض کرن کامو قع عطا فرماؤ۔

بيك: جي جي فرمائي اي لئے تو آپ كو زحمت دى ہے يمال آنے كى ۔

شاہ: عرض ایمہ ہے جناب حاضرین مجلس' اب میری بات غور سے سنتا جی کمیں چھوٹامنہ بڑی بات کمہ کے اینوں ردای فرماد ئیو۔

ناز: آپ کمیں تو سمی سید صاحب 'ہم غور ہے بن رہے ہیں۔

شاہ: بات میں اک نئی آپ دی خدمت ماں عرض کرن کی جسارت کر رہا ایں' ذرا اید ھے پر توجہ فرمانا۔

بیک: بی بی ہے۔

شاہ: اوہ بات ایمہ ہے بیک صاحب بنی اج تے سال بھرپرے جو بات میں کمہ چکیا ایں او ہے اک انچ نئیں لمنا آباں نمیں ۔

بیک: واه یه کیابات موئی۔ آپ تو کهانتها میں یماں صاف دل لے کر آیا موں۔

شاه: ساتھ ای ساتھ صاف د ماغ بی لیایا ایں جی میں اس جگہ پر۔

ہاشمی: دیکھیئے شاہ صاحب آپ بات کو الجھارے ہیں خواہ مخواہ اور بات الجھنے کے نتائج اجھے نمیں ہوتے۔

شاہ: ہادیکھیا آپ نے بیک صاحب کیا فرما رہے ایں ہاشمی جی۔ اور بٹھاؤ ہم نوں اک دوجے کے ساتھے۔

ہاشمی: میرامطلب اس سے ہرگزیہ نہیں شاہ صاحب جو آپ سمجھے ہیں۔ میں تو بس ای قدر عرض کر رہا تھا کہ بات البھانے سے اور پیچید گیاں بڑھتی ہیں۔ اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

شاہ: ہون بی خرابیاں پیدا ہاری بلاتے۔ ہارا کیا جانا ایں۔ محلے ماں ای خون خرابہ ہوناایں ناں اور محلے کے لوک کونسے ہمارے مای کے پترایں۔

ملاحظہ فرمایا آب نے بیک صاحب ان کے بات کرنے کا طریقہ۔ :jt شاه: آیاں تے کا ایس بات ای ہندی اے کاکی صاحب۔ خوشی کے خوشی ڈونٹ یلے۔ لئو و جی پھیر خد ا حافظ! یک: ارے ارے کہاں چلے آپ۔ میں آپ کے منہ کی طرف د کمچہ رہا ہوں اور آپ سیدھے - بھاؤ بات ہی نہیں کرتے ۔ تھم کروجی بیک صاحب ہم ال تھم کے بندے ایں۔ شاه: یک: ا چھے تھم کے بندے ہیں آپ۔ آپ کو تو میں سمجھتا ہوں بے پیندے کالوثا کمنا چاہیے۔ مجھی اد حرلز ھک جاتے ہیں مجھی اد حر۔ ا یمه کیابات کری آپ نے بیک صاحب! آپاں تاں ندھ قدیم تے اکو بات پر شاه: ا ژے دے ایں اور اوے پر اڑے رہنا ایں جائے جمکا بک جاوے۔ ہاشمی: یہ کیا آپ نے کم علموں کی می بات کی معاف سیجئے۔ آپ کا گھر تیاہ ہونے سے کوئی ہمیں خوشی تو نہ ہوگی۔ شاه: دل ماں جاہے ہو وے ای۔ میں ان آدمیوں میں سے نمیں شاہ صاحب جو اوپر سے اور ہوتے ہیں اور ہاشمی: اندرے اور۔ میرا ظاہرباطن ایک ساہے۔ شاه: ایمہ آپ دی ذاتی ہو قونی اے جی معاف کرنا۔ آپ نے کا ہے رکھیا ویا اے ایبارویه - انسان کا ندر اور ہونا جای دا اے ' با ہراور -ہاشمی: میراضمیراس بات کی اجازت نهیں دیتا۔ چھتر ماروا ہے ضمیرنوں ہمنگی پر کس کے چوراہے مال۔ شاه: سید صاحب آپ کاوقت ضائع ہو ؟ ہے اور ان کا بھی۔ ناز: څخ: بال بی -آپ اصل معاملے کی طرف آئیں کہ جارا وہ گلدان جس پر آپ عرصہ درازے بعنہ کئے بیٹھے ہیں' آپ دیتے ہیں یا نہیں؟ شاه: (خاموش ہے) بيد: شاہ صاحب آپ سے کیا سوال کیا گیا ہے۔ میں کیا جی موسم تاں اچھا ہو رہا ہے اج کل۔ کمیں اکر ان حاصوں نے س

جائے تب بہت ای اچھار ہے ۔ جی ہاں۔ سردیوں میں خٹک موسم بہت خطر ناک ہو تا ہے۔ ایک تو نصلوں کو ہاشمی: نقصان پنچاہے دو سرے انسانوں کی صحت پر براا ثریز آ ہے۔ آپ کون ہے موسم نوں پند فرماندے ایں زیادہ تر؟ شاه: مجھے ذاتی طور پر تو گرمیوں کاموسم پیند ہے۔ ہاشمی: الما کیا کہنے گرمیاں کے۔ کولر لگیا ویا ہووے۔ امب خربوزے کٹ کے شاه: رکھے دے ہون۔ خس کی لیٹ آرہی ہووے کندھاں تے۔ آپ یہ کیامئلہ لے بیٹھے ہیں۔ پیج میں ابو۔ ناز: ہاشمی: ا نمیں' جو بھی یہ بات کرنا چاہیں کرنے دو بیٹا۔ لكن صاحب مير المحرمهمل باتوں كا اكھاڑہ تو نہيں۔ آخر كوئى تك ہونى بيد: چاہیے اس مختلو میں۔ آب نے میرے ساتھ وعد و کریا تھا ہاشمی صاحب بئ ہرمعالمے پر مخطَّلو کرال شاه: جی ہاں میں اپنے وعدے پر قائم ہوں۔ ہاشمی: ا چھا ایمہ بتاؤ بن قد بردھان کا کوئی اچھا جمانسخہ معلوم اے آپ نوں۔ شاه: صاحب مجھے تو مجمی دلچیں نہیں ہوئی ایسے نسخوں سے لیکن پڑھا ہے اخباروں ہاشمی: میں کہ ملک چین میں ایک بونی ہوتی ہے۔ شاه: کیانام لیا آپ نے؟ چین میں ایک بونی ہوتی ہے بہاڑی متم کی۔ مجھے اس کانام تویاد نہیں۔ ہاشمی: چلو جی رہن دیو' وہاں جائے کون لیا سکد ااے ایسہ گل بکاؤ کی کی بوٹی۔ شاه: ابو آپ کیاباتی کررہے ہیں پلیزا :jt میرا ایناں تے وعدہ تھا بن۔ ہر معالمے پر منعتگو کراں گے ہم۔ کوئی خاص شاه: مئلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ لکن یمال محض فضول باتیں کرنے کے لئے شیں بلایا میں نے آپ کو۔اپ بيك: اختلافات دور كرنے كے لئے ہر قتم كى بات كى جا سكتى ہے البتہ۔ باشمى: کوئی بات نہیں بیک صاحب۔ آپ انہیں باتیں کرنے دیں۔ میرے طرف

ہے تھلی چھٹی ہے۔ ابو آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ نہیں جانتے ناں انہیں اچھی طرح ہے۔ کوئی بات نہیں بیٹا۔ کوئی بات نہیں۔ بال جی تو جو گلدان آپ کے ڈرائگ روم میں رکھا ہے اور جے میں

:jt

ہاشمی:

بيك:

میں کہا بھکھ تے بجن کا کیا طریقہ ہو سکد ۱۱ے۔ آپ دے خیال ماں؟ شاه: ہاشمی: میرے خیال میں بھوک' افلاس اور قحط سے لڑنے کے لیئے انسان کو سب ے پہلے امن اور سکون کی علاش کرنی جائے این اندر' این با ہر'اینے ارد گرو۔ اس کے بعد اسے تن من سے تغییری کاموں کی طرف متوجه ہو جانا چاہئے۔

اچھاسونائس طراں تے کٹھا کریا جاسکد ااے؟ شاه:

> بيد: عج او ہو۔

میں آپ کامطلب نہیں سمجما۔ کیماسونا 'کس کاسونا؟ ہاشمی:

میری بھاتی یا سونا اے گھڑیا ویا تیسہ تو لے اور بیسہ تو لے پاسے کی اٹ کا ثوثا شاه: اوہ میں اوبدے قبضے تے کس طرال نکلوا سکد اایں۔

وہ ملکیت کس کی ہے شاہ صاحب؟

ہاشی: ملکیت تاں اوے کی اے پر اب میں اوبدے پر قبضہ کرن کاخواہشمند ایں۔ شاه:

> باشى: اگر میں آپ کی جگہ ہو تا تو سے کام نہ کرتا۔

> > شاه: 925

یہ بے ایمانی ہے شاہ صاحب! سرا سرناانصافی ہے اور ظلم ہے۔ ہاشمی:

لوؤ جي ٻاويخ ليا بيك صاحب ـ سلاما عليم ايتھے اي ميرا اور ايتال دا شاه: اختلاف ہو گیا۔ اے کہاں چل سکدے ایں ہم۔ لوؤ جی سلاماعلیم۔ خدا حافظ کڑے تیں تاں کدے کدے گیڑا مار دی رہاکر' تیرے باپ تے تاں ہماری

بنی نئیںلوؤ جی۔

ارے بھی یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا نداق ہے۔ مجیب چکنے گھڑے ہی آپ شاہ صاحب!

اوؤ جی خدا حافظ کھیر کدے سمی ہاشی صاحب! میرے اوبدر ممان شاه: یہ آپ کیا کر رہے ہیں سید صاحب! بات ابھی ہوئی نمیں اور بھاگ بھی ناز: اور مجھے کیوں بلایا تھا پھراگر اس طرح سے بھاگنا تھا آپ کو۔ څخ: بھیر کدے سبی سائیں۔ آہ تال کھڑیا اے نواب شاہ۔ جد دل کرے جلے شاه: غنور! وہ دروا زہ بند کر دو اچھی طرح ہے اور باہر نکل کر کنڈی نگا دو۔ ہاں یک: جی اب بات کرو۔ بس جی اب کیابات رو گئی اے ۔ دو سرے معالمے پر ای اختلاف پیدا ہو گیا۔ شاه: میرے اور اینال دے در میان۔ ایک بی تو بات ہے سید صاحب! اس کے علاوہ جمیں آپ سے کیا لینا دینا :;t اوہ کوئی کل کڑے؟ شاه: اجی وی گلدان والی جس پر آپ نے اس قدر اود هم مچایا تھا کو تھے پر جڑھ بيك: څخ: جو میں لایا تھانواب شاہ ہے ہاشمی صاحب کے لئے۔ اوہ نواب شاہ تے۔ نواب شاہ میرا دیکھیا ویا اے جی۔ کالی مٹی اور نمی تے شاه: بو تجل ہوا۔ کیا کیاہ پیدا ہندی اے اوس علاقے ماں ' سجان اللہ ۔ ماتمي: -33 پنج گھرتھے مرداراں کے اوہ ر'اپنے شام کے' تن جو ژیاں بیلاں کیا چلدیاں شاه: تھیں بھدوڑ کے تیلیاں کیاں۔ ایسی ہٹھلی جہی زمین کری دی تھی ساکہ مار

ووجی گلدان کے بارے میںاب دیکھئے یہ آئے بیٹے ہیں شخ

:jt

شاه:

صاحب جولے کر آئے تھے۔

آپ فیخ صاحب ایں جی؟

:5 .ئ! میخ سعدی کیاں تے تاں آپ دا کوئی ناطہ نئیں؟ شاه: شخ: جي شيں۔ شاه: جدی آپ دا چرہ علم وادب تے خالی نظر آندا اے۔ بيك: آپ کر کیا رہے ہیں شاہ صاحب۔ سید حی طرح گلدان پر آجائے اور ہمارے ساتھ ساتھ اپنی ذات کو بھی دھو کانہ دیجئے۔ شاه: ہاں جی کروبات گلدان کی۔ آیاں او ہتے انکاری تاں نئیں۔ تن فٹ تاں لمبا اے جی اور اک فٹ جو ژااے۔ نیچے جار لتاں لگیاں ویاں ایں' بتل کیاں' یونے تن تن فٹ لمیاں۔ کیا پتل اے اور کیا چینی اے۔ یہ اٹھار حویں صدی کے چینی صناعی کا کام ہے جناب والا۔ شاه: اب تاں اور بی ترقی کر لئی جی چین نے ' بت زیادہ' اوہ ٹول وغیرہ دیکھی دے اے مارکیٹ' میری تاں ہوش تم ہو گئی۔ باکیاا پنانام لیندے ایں اوبدا کیمرہ جو نسا مور تاں وغیرہ تھجیاں کر دے ایں۔ پنجاھاں کا لیایا ہمارا مینجر ر کشن تے اور گیار ہ سو دے رہا تھا اک گورا اوبدا۔ نئیں بچیا۔ ا تيما جناب مجھے تو اجازت ديجئے گھر۔ اوہ جی گلدان کی بات تاں نج ماں ای رہی جا رہی اے۔ ایسے آپ نوں شاه: شتالی ہو وے تاں چلے جاؤ بیثک ۔ ہاں جی ہاشمی صاحب بات سیجئے۔ (کھنکار کر) عرض ہیہ ہے ہا دیکھو جی ایتاں نمیں کھنگورا ماریا میرا دل لوہن نوں۔ میں تاں نہیں کردا بالتمي: شاه: آپ تے بات۔ ہاشمی: میں معذرت جاہتا ہوں...... نمیں جی اب نہیں ہو سکدی گل **۔** شاه: واه' ہو کیوں نہیں عتی۔ بيك: ایناں نے کھنگو را کا ہتے ماریا بھری محفل ماں۔ شاه: وہ تو ابو کا گلا خراب ہے کئی دن ہے۔ :jt

شاہ: آں پہلے گلا ٹھیک کراؤ ایتاں دا۔ یاں تاں نمکین پانی کے غرارے کرلین یا ملٹمی پان ماب ڈال کے چوئ تن مرتبہ۔ سب تے بہتر اک اور علاج اے ہاشمی صاحب۔

ہاشمی: بی۔

مناہ: پان کی جز نمیں ہندی۔ ہا پنساریاں کے پاہویا کردی اے۔ آنے کی بہت اے۔ اب تاں خیر جنگ کا زمانہ ایں دو پیمیاں کی بہت مل جاؤ تن چار دن نکل جانے ایں' آپ دے۔ اوہ منہ ماں رکھیا کرو۔ بس چو نی نمیں خود بخود لعاب کاٹ کردا رہے گا۔ میں کیا ہاشمی صاحب۔

ہاشمی: ہی۔

شاہ: پرانے زمانیاں کے حکما بی کیا کیا تت نکال گئے ایں جی۔ لواج کل کیاں لکھ ولیتی دوایاں کھالوؤ کیا مجال جو

بیک: یہ آپ کد حرکی بات کد حرلے جا رہے ہیں شاہ صاحب 'سیدھے سبھاؤ ان سے گلدان کی بات سیجئے محفل میں۔

شاہ: کیوں اپنے ہمسائے تے ہمدر دی کرنا کوئی جرم اے ۔ اگر ایناں نوں تکلیف -

اے تاں.....

بیگ: آپ اس بات کو رہنے دیں۔ بہت بہت مہانی آپ کی۔ اصل واقعے کی طرف آئیں۔

شاہ: کیوں آپ نے ہم نوں ایباای کھٹور سمجھیا ویا اے۔ ایباای شگدل جانیا ویا اے۔ ایباای شگدل جانیا ویا اے۔ ہمارے ہمسائے نوں تکلیف ہو وے اور ہم بیٹھے منہ تکدے رہئے۔ اپنا جی جان ٹاں او ہدے پروں وار کے پھٹک دیئے!۔ ہم انسان ایں بیک صاحب۔ سینے ماں لو تحزا اے لہو کارسیا دیا۔ کوئی پھر کا ٹوٹا نہیں۔

بیگ: اچھاا چھا آپ کی بڑی مگرہانی۔ لیکن جس کام کے لئے آپ کو زحمت دی ہے وہ تو طے یا جائے عزت ہے۔

شاہ: ہاں جی کیوں نہیں۔

ناز: دیکھئے تو سید صاحب کتنے لوگوں کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ کس قدر پریثان

شاہ: ہا محلے والیاں نوں خوب چکر دتی وی اے آپ دے مبرنے۔ تمام کے تمام میرے خلاف ہوئے وے ایں۔

باشمی: جمیں کیا ضرورت تھی شاہ صاحب کسی کو سکھانے پڑھانے کی وہ تو

.....

شاہ: اوہ خدا دا شکر ہے بئ اک تاں کھونجے کا دانے معنن والا میرے حق ماں اے اور دو سمرا نیمن کو کٹ سوار کے یاٹ وغیرہ جو نسا بنایا کر دااے۔

بیگ: چلئے بت الحجی بات ہے۔ اب ان کا قصہ چھوڑیئے اور یہاں کی بات سیجئے یہاں کی۔

خان:

جلوے مری نگاہ میں کون و مکاں کے ہیں مجھ سے کمال چھپیں گے وہ ایسے کمال کے ہیں

شاہ: ایمہ میرے دوست ایں جی نمایت جگری۔ بڑی زور دار آواز اے ایناں کی۔ خود تال بڈھے ہو گئے' آواز ابھی تک جوان اے۔

ہدایت: یہ جی خان صاحب آئے ہیں جی۔

خان: اللام عليم.

سب: وعليكم السلام ـ

شاہ: ایناں نوں ایتھے کا ہے لے آیا ایں میرے کچھے۔

ہدایت: فرماتے تھے جمال بھی شاہ صاحب ہیں مجھے وہیں لے چلو۔

خان: بی بی۔

ہدایت: اور جب انہوں نے زور دیا تو میں مجبور ہو گیااور پھر صاحبزادہ صاحب بھی اٹھ کرتیار ہو گئے۔

شاہ: اوہ کی تشریف لیائے ایں؟

ما جزاده: بی جناب بنده بھی حاضرے ۔ اتن دیر اکیلے بینے نہیں سکتا تھا دہاں۔

بيك: آجائي صاحب آجائي - تشريف ركيي - آپ بحى فان صاحب -

ناز: جی سال یہ کری خال ہے۔

صاجزاده: شکریه ـ

ناز: تم بھی آجاؤ ہدایت اللہ۔ ادھراور بھی کرسیاں رکھی ہیں۔ ادھرے آجاؤ۔

بدایت: کی بهت احجا۔

صاحبزادہ: ہاں تو مجرہو رہی ہے بات طے گلدان کی۔

شاه: آپتے کینے کیا۔

صاحبزادہ: وہ اس دن آپ آئی تھیں تاں اور آپ بھی تشریف لائے تھے اپ بیک صاحب۔

بیک: بی بی ہی۔

ہدایت: ہاں جی بہت ہی اچھی بات ہے۔ اگریہ مسئلہ طے ہو جائے۔ جو چیز کسی کی آج دین ہے' دو کل بھی دین ہے۔

شاہ: ایمہ نمبودری اے جی ہمارے گھر کا۔

خان: بالکل نمحیک کہتا ہے' بجا کہتا ہے۔ حق بحق دار رسید ہو تا چاہئے۔ اور جلد ہو تا جائے۔

شاہ: آپ شری راجکو پال اچاریہ کے ہم خیال ایں' دیسے انگریزی نہیں پڑھ سکدے۔

صاحبزادہ: چلئے اب فروی باتیں چھو ڑیئے او راس جھڑے کو نیٹائے۔

شاہ: غصہ نہ کرنا جی ہم ایناں نوں پیارتے رام منو ہرلوہیا کما کر دے ایں گھرماں۔ عام طور تے حق کی بات کر دے ایں 'کدے کدے گھروالیاں کی ربگ لی رکھ جاندے ایں۔

بيك: خير چھو ڑے ان باتوں كو 'آپ پھرسب كو بركالے گئے۔ جي ہاشمي صاحب؟۔

ہاشمی: وہ بی قصہ تو ب اہل مخلہ کو معلوم ہے اور مجھ سے زیادہ اہل مخلہ جانتے

ہیں کہ میرے ایک دوست نے چینی کا یہ گلدان ہمیں نواب شاہ ہے....۔

شاه: جونساهارااے۔

ماشمی: بهیجااور ان بهائی صاحب کی معرفت روانه کیا۔ پی

سے: روانہ نمیں صاحب میں تو اسے خود لے کے آیا تھا ہتھیلی کے پھوڑے کی طرح۔ دو گھٹے تو میں جناب ہائمی صاحب کا گھرڈ ھونڈ تارہا۔

شاه: اگے بات کروشتالی۔

باغی: نخخ: اب آپ ہی بتائیں کہ کیا ہوا تھا۔ جب میں چٹی لیکریماں پنچا اور چٹی اکتے سے اتروائی تو ہاشمی صاحب کے یمال گھریر کوئی موجود نہیں تھا۔ میں نے سامنے حلوائی کی دکان ہے دودھ لجے حلوائی کی بات کر رہااے۔ شاه: . اور چٹی کھول کراس میں ہے یہ شینڈ والا گلدان نکالا۔ حلوائی کو د کھایا اور کها بھائی بیہ دیکھ لوا چھی طرح سے صحیح سالم ہے اسے ہاشی صاحب تک پنجانا ہے اوریہ تمہارا کام ہے۔ اتنے میں سے حضرت بھی آئیکے وہاں۔ شاه: بإذرا زبان ملاحظه فرمانا بيك صاحب بی تی نمیک ہے آپ آگے چلئے۔ انہوں نے جلدی ہے کہا او و بیہ گلدان ہاشمی صاحب کو پنچانا ہے۔ میں پہنچا دو نگا۔ مجھے دے دیجئے ۔ اور پیشتراس کے کہ میں کچھ کہتا یہ اپنے ملازم کو بلا كرڭلدان ہاتھوں ہاتھ اپنے گھرلے گئے۔ كيوں بمئى۔ مدایت: بال بی من بی افعاکر اندر لے گیا تھا۔ اب بتائے شاہ صاحب۔ اب تملق ہے آپ کی قلعی۔ نہیں ایسے نہیں بیک صاحب شریف آدی ہیں اپنی ذمہ داری محسوس کرتے بالتمي: ئيں۔ لوؤ جی بات میں کرن نوں تیار ایں گلدان پر اور کھل کے کرن نوں تیار شاه: ایں۔اب میں بھگ دا نئیں ایس تے۔ لیکن اُبتدا تے گل ہوئے گی اور اخیر تک پنچ کی۔ ہاشمی: بالکل ٹھیک ہے۔ ہاں جی سید صاحب۔ آپ کے دوست بھی سب موجود ہیں یہاں۔ :jt ایمہ کاں غدار ایں سارے اگر میں ڈینس آف اعذیا رول نہ لگا کے رکھیا شاه: ویا ہووے ایتاں دے سربر تاں ایمہ مینوں ایس گھرماں ای نہ رہن دین۔ ہاں جی تواہے موضوع سے بھٹکئے نمیں۔ بيك:

بالكل نبيس - بركز نبيس - گلدان كلدان كلدان ميس كوئي ايدها ذكر

شاه:

کردے وے سنگ دانہیں۔ اول تاں بات ایمہ اے باشی صاحب....۔

ہاشمی: بی۔

شاہ: بن ایس گلدان کی ابتدا چینی کار میروں کی کار میری تے ہوئی۔

ہاشمی: ہی۔

شاہ: مینوں ایس بات پر اعتراض اے جی بئ اتنے بڑے گلدان کئی ایسی نازک چینی نہیں تھی استعال کرنی۔

شاہ: دیکھو تی۔ ابتداتے بات کرنی ہے جی ایدے متعلق' ایمہ بات مقرر اے ہمارے درمیان۔

باشمى: بى بار ب شك ب شك

شاہ: پتل کیاں لتاں کدی ہی مناسب نہیں معلوم ہندیاں ایسی اعلیٰ درجہ خاص کی چینی کے ساتھ 'ہمارے اوہدر جیتو منڈی ماں کم کریا کردا تھا اک بابا پتل کا۔
کیا کہنے جیسے کھل گلاب کا کھڑیا ہووے۔ لوؤ جی یقین کر کے جانتا بابے کی عمر
کم تے کم اسیاں کی ہونی ایں 'چھوٹی جسی تجینی تھی او ہدے یا اور اک ہتھوڑی بس اینویں ڈوڈی جیسی لیکن کیا کھل بتاندا تھا جی سجان اللہ۔

ہدایت: وہ جی آپ پہلے فیصلہ تو کریں۔

شاه: دیمیا گھر ماں کیا بچھوپیدا ہویا اے۔

سیخ: ابن وہ بالکل ٹھیک کمہ رہا ہے شاہ صاحب۔ وہ بھی تو شامل تھا اٹھا پہنچانے میں گلدان کے۔

ناز: آپاصل بات پر تو آتے ہی نمیں سید صاحب۔

شاہ: کیوں جی حق انساف تے بات کرنا' میں گلدان کی بات کر رہا ایس کہ نہیں۔ اشھ

باشمى: بى بال بالكل بالكل ـ

شاہ: لوؤ بی صاجزادہ صاحب ایس گلدان کی اگر ^۳اریخ دی طرف توجہ دیئے تب سانوں بہت دور جانا پڑ دا اے۔ جد طلب ماں شیشے کا سامان بنیا کردا تھا تب ملک چین کے برتال نے ایس قدر ترقی کری دی تھی۔

بیگ: دیکھئے شاہ صاحب آپ ساری بات چھوڑیئے مقدم مو خرکی اور سید حمی

طرح یہ بتائے کہ آپ وہ امانت لوٹاتے ہیں کہ نمیں جو ایک سادہ لوح آد می آپ کو شریف آد می سمجھ کردے گیا تھا۔

شاه: کوئنی امانت جی ـ

ہدایت: کی جی گلدان کی۔

شاه: اینوں میں کس طراں لوٹا سکد ااس جی۔

میک: کیوں اوٹا کیوں نمیں <u>ع</u>لقے۔

شاہ: اوہ جی ایمہ ملکیت ہیں ہاشمی صاحب کی اے۔

بیک: تو پھردیں ان کو!

شاہ: میں او ہناں تے کچیے بغیر کے نوں کیے دے سکد اس جی۔

بیک: ارے باباانی کو۔ اننی کو ہاشی صاحب کو دیتا ہے جن کی یہ ملکت ہے۔

شاہ: پر میں اپنا قبضہ کس طرال تے میٹر سکد اایں جی۔

شیخ: میں اس کو طوائی کو بلا کے لا م ہوں جس کے سامنے میں نے بیٹی کھولی تھی۔

شاه: كون؟ بلاحلوا كي!

شخ: یه جو سامنے بیٹھتا ہے۔ باہر د کان نمیں ہے اس کی۔

شاه: تب اوه بمي كهال حمي جيد هے مال تعا گلدان ـ

باشمى: ووتو بلا حلوائي جمو رسيا تفاكر آكر.

شاہ: آپ دے کھرجی؟

از: تیاں۔

شاه: كيون اوه كابنون؟

ناز: کیوں؟ آپ کو کچھ اعتراض ہے سید صاحب۔

شاہ: دیکھیا جی آپ نے۔ ملاحظہ فرمایا بیک صاحب پیٹی اٹھا کے گھرماں لے گئے۔ میرے ساتھ طے کروجی گلدان کا مقدمہ کا ہتے لے گئے جی آپ پیٹی ۔اوے بھوتیا جماجد اٹھا کے اندر لگیا تھا کاں مڑکے نہیں آنا تھا اپنے چاہے حلوائی پا

<u>پیٹی اٹھان نوں۔</u>

ہدایت: عمیا تھاجی پر بلے نے میرے الٹے ہاتھ پر کڑ چھا مار کے پیٹی دھروالی تھی وہں۔اس کوشاید ہماری بدنیتی کاعلم ہو گیا تھاجی۔ شاہ: ہائمی صاحب۔ میرے تے بات کرو ہی چٹی گی۔ بیک صاحب نیاں کراؤ ہی نیک مجلس کے۔ ہم نوں پہلے چٹی لیا کے دئیو جد ہم بات کراں گے آپ تے۔ چٹی لیا کے دئیو ہماری چٹی کا ہتے چھڑ دتی تیں نے ہدیتیا.....یک صاحب ہماری چٹی دواؤ جیہائمی صاحب چٹی لیا کے دئیو ہماری......

(فيز آؤث)



ناز: اب جو اس دکھیاری غم کی ماری شنزادی کی نظر شنزادے پر پڑی تو بڑی حرروئی اور پھر نہیں۔ حیران ہوئی۔ پہلے تو اے دکھے کر روئی اور پھر نہیں۔

بدایت: کون جی وه شنرادی؟

بربان: تم ج من نه بولو بدايت الله -

ہدایت: وہ جی پوچھنے میں کیا حرج ہے چھوٹے شاہ صاحب۔

برہان: صاف تو سمجھ آرہی ہے بات۔ تم خواہ مخواہ جے میں ٹوک دیتے ہو۔ اچھا باتی پھرکیا ہوا۔

ناز: لوجی بربان میاں شزادہ تھا بڑے مضبوط ارادے اور طاقت ورجم کا مالک اس نے محو ڑے کو در خت کے شخے سے باندھا۔

بدایت: ای در نت سے جمال شنرادی بیٹی ہوئی تھی؟

برمان: تم ا پنا کام کئے جاؤ آرام ہے۔ یہ کمانی تمهارے لئے نہیں ہے۔

ناز: نمیں بھی اسے بھی نفنے دو۔

برہان: نمیں باجی یہ ایے ہی ٹانگ اڑا تا ہے چے میں آئے ادحر چل کے بیٹیس تایا جان کے کمرے میں۔

بدایت: احیماجی اب نمیں بولوں گا۔

ناز: لوجی برہان میاں جب شزاد و گھوڑے کو در خت سے باندھ چکاارے ہدایت اللہ سے تم کس طرح سے ہنڈیا لگاتے ہو۔ مصالحہ الگ بھون کے رکالی میں ڈال لیا ہے۔ آلو ایک طرف ابال کے رکھے ہیں۔ اب کوشت کو دم دینے لگے ہو۔

ہدایت: وہ بی مرد باور چی ای طرح پکاتے ہیں۔

نأز: اتالباكاماس طرح توسارا دن ايك بى منذيا برلك جاتا مو كا-

بربان: ہاری رحوں بھی ای طرح پکاتی ہے باتی-



ہدایت: وہ تو بی تھی کے سارے پکاتی ہے ہنڈیا۔ اعدے بھی تھی میں ابالتی ہے۔

ناز: ارے یہ تم کیا کمہ رہے ہو۔

برہان: اچھاباتی پھر کیا ہوا۔

ناز: اوجی شزادے نے آگے بڑھ کر شزادی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ہدایت: محمو ژے پر سے کا تنمی ا تار دی یا ویسے ہی بند می رہنے دی اس پر!

برہان: ہدایت اللہ تہیں سمجھ نہیں ہے تو بکواس کیوں کرتے ہو خواہ مخواہ۔

ناز: اول ہوں۔ یہ بہت بری بات ہے۔ برہان میاں بروں سے اس طرح شیں بولا کرتے۔

برہان: تو چلئے اندر چلتے ہیں ایا ابا کے کمرے میں۔

بدایت: احیماجی اب سیس بولوں گا۔

ناز: شنرادے نے بوجہا کمو بی بی تم پہلے ہنی کیوں اور پھرروئی کس لئے۔ شنرادی بولی ہنی اس لئے۔ شنرادی بولی ہنی اس لئے کہ میں نے تمین سال بعد پہلی مرتبہ ایک آدم زاد کی شکل دیکھی اور روئی اس لئے کہ ابھی ایک جن آئے گااور تمہارا بنة پاکر تمہیں قبل کردے گا۔

ہدایت: جن نہیں جی' دیو تھاوہ تواور اس نے کہاتھا......احچما جی میں نہیں پولٹا جی

برہان: ادھرچلیں باجی ۔ یہ نمیں رہ سکتا ہو لے بغیر۔

ناز: نمیں بھی اے بھی تو ہو لئے کا حق ہے آخر...... ہدایت اللہ جن اور دیو ایک ہی بات ہوتی ہے۔

ہدایت: اچھاتی۔

ناز: اب جناب جو نہی شنرادے نے بیہ بات سنی تو ہدایت اللہ تم کڑ چھی دیوار کے ساتھ کیوں کمڑی کرتے ہو؟ ہنڈیا پہ کیوں نہیں دھرتے۔

شاہ: اوئے میں کید می آواز بن رہاایں اپنے غریب خانے پر۔ کون چیک رہا ہے متادی طرال اینال کھولیاں مال۔

كا اباسلام - سلام في كا ابا ـ برہان: اوئے توں کد آیا ایں اید حرآ ارے آ ظالما کیا لکڑ جمایحانا جیسا تھکیا شاه: کمٹرا ایں..... نج میں اچھا تاں رہا۔ جي باں۔ برہان: ىيد صاحب سلام عليم ـ :jt وعلیم السلام کڑے تیں کد کی آئی وی ایں۔ شاه: جی ابھی آئی تھی کوئی یانچ منٹ ہوئے۔ ناز: اوئے بوزنیا جماا یوں کنستریر کا ہے بہایا ہویا اے۔ اچھی عزت کری اے شاه: تیں یزوسیاں کی۔ بدایت: وه تی به خود بی بینه تنس میں نے توان نھیک ہے سید صاحب میں بڑے مزے میں بیٹھی ہوں۔ :jt کنستراے پرانا اک یاسہ کھایا ویا اے زنگ کا 'کہیں منٹ مٹا گیا تاں بعد ماں شاه: جی کوئی بات نہیں میں گروں گی نہیں۔ :jt تیرے گرن کی تاں کوئی نمیں کڑے معسیا ویا کنستر کوئی باراں آنے تے کم شاه: اں کیا تھیک کرے گا۔ ہاتوں ٹولی نویں خریدی اے اوئے۔ عيدير لي تقي جي -برہان: و خا تاں مینوں کنے کی اے ۔ شاه: تحمیارہ روپے کی جی۔ بربان: شاه: تن لينے ایں میتے۔ ہدایت: ہیں تی۔ اوئے بانڈی کی طرف تکہ رکھ بھانڈیا جہیا اید حرکیا جھاکی جاناں ایں میری شاه: ہدایت: وہ بی آپ تو بکڑی باندھتے ہیں بی میں اس لئے یوچھ رہاتھا۔ ر ہین دے اینویں نال خواہی نخواہی پچھن بیٹھ جایا کر۔ جدوے ہم نے اپنے شاه: یروسیاں تے تعلقات اچھے کرے ایں ' کوئی میتے کش کی پچھدا اے تال

مینوں زہرلگ دا اے کیوں کڑے۔

ناز: کول سید صاحب ہم ایسے ہی ہیں کیا!

شاہ: نہیں توں تاں بہت انچھی ایں 'تیرے والدتے ہمارا ساتھ نہیں نہھدا۔ ویسے انچھاانسان او بی اے۔ ہاکنسترتے اٹھ کھڑاب۔

ناز: اچمایی۔

شاہ: (جاتے ہوئے) اود هر آجاؤ میرے کمرے ماں اوئے اوہ اخبار لے گیا تھا خلیغہ اپنی دو کان پر؟

ہدایت: جی نمیں آپ کے کرے میں بی رکھاہے۔

شاه: باليا بچيال لني كش اوئ آه بلي كيد مي بحردي ابيره مال-

ہرایت: قریش صاحب کی ہوگی جی۔

شاہ: (واپس آکر) ایمہ کاہتے آگئی جارے گھر کس جھاک پر۔

بدایت: پنه شین جی ـ

شاہ: اینوں پکڑیں بوہامار کے۔

بدایت: بین تی؟

شاه: چل د فعه کراب تاں سردیاں ای گزر گیاں۔

ناز: سردیوں کالمی سے کیا تعلق سید صاحب۔

شاہ: اوہ دستانے جصے خریدن کا ارادہ تھا ایس بار پوشین کے 'خیر اب تاں سردیاں ای گزر گیاں...... نکال باہریار ایس نوں کمیں کوئی چوہا وغیرہ ای مار کے پھینک جائے۔

مرایت: چوہ کمال میں جی جارے گریں۔

شّاہ: چل ریمن وے خود ای کمیہ کھا کے نکل جائے گی۔ اک مرتبہ اینوں خود ای تجربہ کرلین دے ہمارے گھر کا۔ آؤ بنی اود هر چل کے بیٹھ دے ایں اید هر تاں بگھار دغیرہ تے زکام ہون کا ندیشہ اے۔

بدایت: مجمار تو کوئی شیں نگا رہاجی۔

شاہ: اوئے نگا نمیں رہا تاں کمن پر بی پابندی اے کوئی۔ ہم تاں پانی گرم کرن نوں بی جمعار نگانای بولیا کر دے ایر چلئے باجی ہایا ابا کے کمرے میں چلتے ہیں۔ برہان: الحمی بات ہے۔ ناز: خان:

چتم ما روش که اس بے درد کا دل شاد ہے دیدهٔ برخول جارا ساغر سر شار دوست ليخ خانصاحب بمي آميے۔

:jt

برایت الله برایت الله _ خان:

شاه: ا کے نگھ آؤ جی سد ہے ای میرے غریب کمرے ماں۔

-3.3 خان:

خانعيادب ملام عليم _ برہان:

خان: اوئے بربان میاں۔ جیتے رہو سلامت رہو۔ تم کب آئے میاں۔

بي آج ي آيا ہوں۔ برہان:

اور توسب خیریت ہے گاؤں میں۔ خان:

بی اللہ کا شکرے _۔ برہان:

اوہو۔ یہ دیکھا آپ نے شاہ صاحب کیرالہ کے سابق وزیر اعلیٰ نمبودری ناز: گر فار کرلئے گئے۔

شاه: اوئے ایمہ کیا کری جاری ایں۔ تینوں خبر نمیں ہم ہندوستان کے واخلی معاملات ماں وخل شیں وے سکدے۔

میں تو بیہ خبریز ھە رېي موں اخبار میں۔ ناز: شاه:

ر بین دے ایسے جگہ پر مٹھپ دے ایس خبر نوں۔ جد وعدہ کریا اے تم نے منے اور آثنی کے ساتھ سارے معاملات نبٹان کا تب الی خریز هن تے تیرا

ناز: آپ میری نیت پر کیوں شبہ کرتے ہیں سید معاجب۔ شاه:

بس رہین دے ایس خرنوں تنقیحاں نہیں نکالیا کر دے۔

خان: یہ ٹھیک کمہ رہے ہیں بیٹا۔

شاه: ہم نوں اک بھر پور کو شش کرنی جاہی دی اے ہمسایہ ملکاں تے اچھے ۔

پیدا کرن کی۔ چین کے ساتھ ہمارے بھرانواں جیسے تعلقات ایں۔ روس تے پچھلے دو تن سالاں تے غلط فہمیاں دور ہو گیاں اور آشقند ملاقات ماں اوہ نے پاکتان کا خلوص او ر موقف محسوس کر لیا۔ اب ہندوستان کی ہمسایہ اے ہمارا' اید ہے ساتھ کی تشمیر کا معالمہ طے ہندے ای دیکھنا کیا تعلقات ہو جاندے ایں۔

ناز: سی بات سکھ لیڈر ماسر ہارا تھے نے کی ہے اپنے بیان میں کہ

شاہ: بس ایتھے ای روک دے اوہناں دے بیان نول بی۔

ناز: ي چيا ۽ جي اخبار مي -

شاہ: تشجع او ہو چھپن دے۔ ایمنہ کیا ضروری اے بنی جونسی بات اخبار ماں چھپے اوہ بر ضرور ای پڑھی جاوے۔ جد وعدہ ای کر لیا بنی ہم او ہتاں دے اندرونی

معالمے ماں دخل نہیں دیاں مے تب بولنا ای کا ہے۔

خان: یہ ٹھیک کتے ہیں بٹی۔ جانے دو۔

ناز: ہی بت اچھا آپ بجا فرماتے ہیں۔

بدایت: ووجی صاجزادو صاحب تشریف لائے ہیں۔

رياض: السلام عليم-

سب: وعليكم السلام -

شاه: آؤجی ارے آجاؤ ہمارے یا۔

بربان: السلام عليم-

رياض: وعليم السلام - كموميال تم كب آئ!

شاہ: ابھی آیا اے بی شام کے وقت۔ ہاٹولی وظالنی صاحبزادہ صاحب نوں۔

برہان: اچھاجی۔

شاہ: ویسے تاں بھابھی ہماری کما کر دی اے کش نمیں بن دا مکش نمیں جڑ دا اور لڑکے نوں گیار و کی ٹو بی لے کے دتی اے نویں۔

ریاض: په ټوبت بی احجمی بات ہے۔

شاہ: عیدیر کنے ہوئے تھے تینوں عیدی کے۔

بربان: سازمے چار روپے ہی۔

شاہ: ماے نے کنے رہے۔

برمان: دوجی_

شاه: برا شاه بریام نبیا کجرد اقعا 'شرم آنی جای وی نقی او ہنوں۔

ناز: دوروپ کم بین شاه صاحب؟

شاہ: دوروپے ہاں ہم نے اس عید پر اپنی چوہڑی کے نیانے نوں دتے تھے۔

بدایت: بین جی؟

شاه: اوئے توں کیا کر رہا ایں اید هر۔ او دحر کو فتے جل جانے ایں سارے۔

خان: بیں تی!

شاہ: منہ کرارا کرن نوں دل جاہ رہاتھا میں نے کمالیا چھیاک دے سیریکا تیمہ۔

بدایت: بی بی جی؟

شاہ: اوئے توں کیا ہیں جی ہیں جی کری جا رہا ایں چھرے جہیا منہ نکال کے۔ صاحبزادہ صاحب نوں یانی پلالیا کے گھڑے ماں تے۔

ریاض: می نمیں مجمے تو پاس نئیں۔

شاہ: نہ ہووے جی پیاس۔ گھر مال آئے دے مہمان نوں سکے منہ کا ہے بہائی رکھئے۔ جاجاکے لیا کچ دے گلاس ماں۔

ہدایت: انچابی۔

ناز: ہمارا گلدان تو تھیک ٹھاک ہے شاہ صاحب!

شاہ: کے اوہنوں کیا ہونا تھا کڑے۔ بڑیا ویا اے کھونجے ماں۔

ریاض: کب ہو رہی ہے اس کی واپسی؟

شاہ: بس ہااک دو ملاقاتاں ہو جان ہاشمی صاحب تے۔ بڑے ایتھے آدی ایس جی
ہاشکی صاحب۔ ہم نے تاں ایسا ہمسایہ ناں دیکھیا نہ شیا۔ بہت شریف آدی
اس تی۔

ناز: آپکی سریانی ہے۔

شاہ: اک اوہ بیک معاجب سوار ہوئے دے ایں ہماری گردن پر۔ جد محلے ماں ایسا زور آورنیاں کران والا ہووے تب نیونا ای پڑدا اے جی خان صاحب۔

خان: بی بی ۔

ریاض: ارے اب تو آپ بھی اخبار لینے گئے شاہ صاحب۔
شاہ: باں بی اخبارتے بغیر کمال گذار اہندا اے ایس دور مال ۔
ہدایت: یہ بی ظیفے کا ہے۔ اس کی دکان سے لا تا ہوں میں۔
شاہ: تنیوں کہنے کما تھا اید حمر آن نول ۔
ہدایت: پانی لایا ہوں بی صاحبزادہ صاحب کے لئے۔
شاہ: پو بی شتابی تے اور واپس کروا یوں گلاس ۔
میاض: جب تک ہم پانی چتے ہیں ہدایت اللہ تم پیس کھڑے رہو۔
ہدایت: اچھا تی ۔
ہرایت: اچھا تی ۔
ہرایش: لیجئے شاہ صاحب یہ ملاحظہ فرمائے۔ یہ پڑھا آپ نے ۔
ہرایش: کے ای کا ایک ۔

ریاض: مجارت کے و زیرِ خارجہ سردار سورن شکمہ اور و زیرِ د فاع......

شاه: سورن تنگه صاحب کمو جی ۔

ریاض: اچھاجی۔ سرار سورن عظم صاحب اور وزیر دفاع مسٹرچوہان صاحب نے آج دلی کے ایک عام جلے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تشمیر بھارت کا انوٹ انگ ہے اور رہے گااور اس کا اعلان تاشقند

خان: كياكياكيا؟؟؟

شاه: کوئی بات نمیں جی ایمہ او ہناں کا تکمیہ کلام ہویا ویا اے۔

رياض: بي_

شاه:

کی اوکاں نوں عادت ہویا کردی اے جی کوئی لفظ یاں فقرہ باتاں ماں دہران
کی۔ اور ہمارے سنام ماں اک بیؤاری تھا او ہنوں عادت تھی کمن کی اید حر
گیا اود حرگیا اور گل کل ماں ایسہ فقرہ لگایا کردا تھا۔ میتے لمیا کمن لگا اید حرگیا
اود حرگیا آپ دے تایا صاحب کا کیا حال اے ۔ میں بولیا شکر اے خدا کا۔
کمن لگا تلقین شاہ جی ایناں کیمٹے کیاں در داں نے مار لیا۔ اک ممینہ اور
دس دن منجی پر پڑیا رہا اید حرگیا اود حرگیا کوئی افاقہ ای نئیں ہویا۔ ایسے
طراں ایناں کا تکیہ کلام بنیا دیا اے اٹوٹ انگ اور تکیہ کلام پر کوئی پابندی
نئیں اعلان تاشقند ماں۔ اگ تاں بڑھو۔

ریاض: وزیر خارجہ سردار سورن عکھ صاحب نے کما ہے کہ ہم نے سئلہ تشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ میں جو پو زیشن اختیار کی تھی اس میں کوئی رد و بدل نمیں ہوا۔

شاه: لوؤبس بات واضح ہو گئی۔

ناز: كيامطلب؟

شاہ: کیا مطلب؟ کڑے تیں ایم۔ آکیے پاس کرلیا جد تینوں ایس قدر معمولی بات کاعلم نمیں بنی ہندوستان نے اقوام متحدہ میں کیا وعدہ کریا تھا۔

ئاز: تى؟

شاه:

شاہ: ہندوستان ایس بو زیشن پر اقوام متحدہ ماں قائم اے بن اوہنوں کشمیر ماں رائے شاری کرانی اے۔ اور ایسہ وعدہ کشمیری عوام نے اور سیکورٹی کونسل نے اور ساری دنیا تے دستخط کر کے کریا دیا اے۔ اوہ کھول ہاں میری الماری اور نکال سوہے رنگ کی فائل تینوں سیکورٹی کونسل کے رہز و لیوشن دخانواں۔

رياض: آب غلط تمجيم بين شاه معاحب

شاہ: ہاں اب ہماری دا ڑھی ماں کمیہ ڈالو ممندی کی جگہ۔ میں اور سردار سورن شکھ مساحب اکو عمر کے ایں۔ میں اوہناں دی بات صحیح سمجھد اایں یاں آپ کل کے کاکے۔

ناز: ووجی به میراخیال ہے ۔ درامل میں سے سمجھتی ہوں

سن کاکی جد ہماری ہندوستان تے یاری ہوگئی۔ چھلیاں ہماقیاں پر ڈالی مٹی۔
اک دوجے نوں اپنا ہمایہ سمجھیا تب پاکستان کب ایمہ گوارا کرے گائی
اوہ ہے ہمایہ اور دوست ملک پر کوئی تقید کرے اور کے کیوں بنی آپ
دے ہمایہ ملک نے عالمی ادارے تے کریا دیا دعدہ کیوں نہ پورا کیتا۔ ہم
تے کد کن جانی ایس ایسی بات۔ ہم نے ہما ایسی کمنااے چپ کراوئے تیں
دیر نوں ہے ایمان سمجھیا اے۔ خبردار جو ایسی بات منہ پر لایا۔ اج جلسہ عام
ماں مردار سورن عکمہ صاحب نے بی کمہ دیا بنی اقوام متحدہ ماں جو پوزیشن
ہم نے اختیار کری اے اور جو وعدہ کریا اے اوہ اپان کراں گے۔

لیکن شاہ صاحب ہندوستان کے بوے بوے سمجھد ار اور لا ئق لیڈر :;t بس ایتھے ای روک دے ایس بات نوں۔ تیرے دل تے کالک نہیں گئی سکتے شاه: کی۔ ہمائے کی عزت اور ساکھ بتانا دو سرے ہمائے کا فرض اے۔ سمجی ایں کہ نہیں۔ بى بال-:;t ا فوہ یونے وس ہو گئے میں معذرت چاہتا ہوں شاہ صاحب۔ رياض: میں میں میں ایمہ کیا ہویا آپ نوں۔ شاه: مجمع ایک دوست کو لینے شیشن جانا تھا نو چالیس پر خان صاحب چکے رياض: خان: .ي.ي. میں بھی چلتی ہوں شاہ صاحب۔ ناز: رياض: احيماً شاه صاحب عجرسي المحل مفت جلدي يجيئ خان صاحببدایت الله بهت بهت شکریه میان - خان صاحب جلدی جلدی جلدي ـ احيماشاه صاحب خدا حافظ ـ خدا حافظ...... خدا حافظ جی۔ خدا طافظ اللہ کے حوالے۔ میں کما کیا بصبحو کا جمالگا کے شاه: ساریاں نوں پٹ لگئے محمیاں کی طراں..... موٹراں والیاں کے بی لوک کیا دوانے ہوی<u>ا</u> کردے ایں۔ -LILC برہان: شاه: ہاں بی۔ وہ جی میں حاضر ہوا تھا۔ برہان: سامنے تاں نظر آ رہاایں بوری میں دے کلے کی طرال کی کاہتے جارہاایں۔ شاه: وہ جی امال نے کما ہے کہ ان کاجو وس تولے سونا آپ کے پاس ہے..... برہان: ایتھے ای روک دے ایس بات نوں۔ خبردار جو تیں سونے کی بات کری۔ شاه: پھیرہارا منہ کالا کرائیں گا۔

سونا ہو نڈ ہمسایہ ملک کا اندرونی معاملہ ہے اور آیاں اوہدے ماں دخل نسیں

CS CamScanner

شاه:

بدایت: کیوں جی۔

دے کتے۔

برہان: سونا بونڈ شیں جی وہ سونا جو امال نے

شاہ: سونے کا نام ای نہیں لے سکدا توں برہان شاہ۔ آپاں نہیں دخل دینا ایس معاملے ماں۔

ہرایت: وہ جی آپ کمال کرتے ہیں شاہ صاحب۔

شاہ: بالکل نمیں۔ ہرگز نمیں۔ ایس گھرماں کوئی سونے کا ناں نمیں لے سکتا کے بی زبان ماں۔ کل کلال خواہ مخواہ نارا نشکی آوے۔ ہم نے وعدہ کریا ویا اے۔ ایس لفظ نول تال چیمٹرنا ای نمیں آبال۔ خبردار جو فیر کما پاویا جما۔ روٹی کھا۔ پانی پی۔ بسترا لے۔ دو دن رہ۔ چار دن رہ خبردار جو ہم نے کیتے دے وعدے تے پھران کی کوشش کری۔

ہدایت: شاہ صاحب سے وہ نمیں جی۔ آپ برہان شاہ کی بات تو سننے ۔ وہ جی کمال ہے۔ شاہ صاحب سے وہ نمیں جی۔ آپ سنیں تو سمی۔

برہان: ایا آپ سمجے نمیں۔ آپ میری بات تو شئے۔ ایک بات۔ صرف ایک بات۔ آیا ابا عد موسی آیا ابا۔

(نيد آؤٺ)

03012128068



خان:

فانی ہم تو جیتے بی وہ میت ہیں بے مورو کفن غربت جس کو راس نہ آئی اور وطن بھی چھوٹ گیا ریاض:اور وطن بھی چھوٹ گیا۔ بدایت اللہ!

خان: بدایت الله۔

رياض: بدايت الله - بدايتالله -

مدایت: شیت.

خان: ارے کیوں؟

ریاض: کیابات ہے؟

بدایت: آست بولئے ہی۔ آست۔

ریاض: کیوں خرتوہ؟

ہدایت: شاہ صاحب دو سرے کرے میں نماز پڑھ رہے ہیں جی۔

خان رياض: بين!!

ہدایت: نماز پڑھ رہے جی شاہ صاحب۔

خان: شاه ماحب اور نماز!!

رياض: اين سيد تلقين شاه صاحب!!

ہدایت: ہاں تی۔

خان: بات کیاہ؟

ہدایت: شام ے نفل پرھ رے ہیں تی۔

ریاض: وو کس بات کے؟

ہدایت: مجھ سے فرمانے لکے ایک لوٹایانی کا بحر کرلاؤ۔

رياض: پر؟

ہدایت: میں نے لوٹا بھر کرر کھ دیا جی۔

خان: پر؟

ہدایت: آپ نے وضو فرمایا اور حدے میں گر گئے۔

ریاض: شکرانے کے نفل پڑھتے ہوں گے۔

ہدایت: نیس جی کفارے کے۔

خان: ووكس بات كا؟

ہدایت: کمنے لگے ہدایت اللہ میرے دل پر بہت بوجھ ہے۔ میرا سمیر مجھے سونے نہیں دیتا۔ میں خدا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گا۔

رباض: گناہوں کی معافی؟

ہدایت: کمہ رہے تنے میں ایک بار پھرا ہے بیتم بھتیج کا پی ٹی او ان کے گھرے نکال لایا ہوں۔ اور میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہاہے۔

ریاض: پرلے آئے لی۔ نی۔ او؟

بدایت: بی بال گاؤں کئے تھے نال اپن بھابھی صاحبہ کی صند و پتی سے نکال لائے۔

رياض: انسين بنائ بغير؟

بدایت: بی۔

ریاض: نکال لائے تھے تو ضمیر کو ملامت کرناہی تھا۔

ہدایت: پنة نمیں بی انہیں کیا ہو ؟ جارہا ہے۔ پہلے تو اجھے بھلے تھے۔

ریاض: پہلے سبمی اچھے بھلے ہوتے ہیں ہدایت اللہ۔ پھرجب وہ اد حراد حرکی چکا چوند دیکھتے ہیں تو ان کے اختیار میں نہیں رہتا اور وہ بے ایمانی کے ریلے میں بہنے . لگتے ہیں۔

خان: اب لوٹادیا ہے انہوں نے پی۔ ئی۔ او؟

ہدایت: جی نمیں لوٹایا تو نمیں کمہ رہے تھے کفارہ ادا کر دوں گا۔ خدا سے معافی مانگوں گا۔ لیکن پی ٹی اوا پنے پاس ہی رکھوں گا۔

ریاض: لاحول ولا قوق - ایسی معافی مانگنے سے فائدہ؟

ہدایت: پنہ نہیں جی۔ وہ تو نہی سمجھتے ہیں کہ معافی مائلنے سے ان کے سارے گناہ دمل جائیں گے۔ اور ان کے ضمیر کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔ شاه: اوئ باكت با مال كرر باايس بدايت الله؟

ہرایت: (دور سے) یہ جی صاحبزادہ صاحب تشریف لائے ہیں۔

شاه: کے ای این؟

خان: ساتھ اس کارواں کے ہم بھی ہیں۔

شاہ: آؤ بی بسم اللہ۔ اید حرتشریف لیاؤ ہمارے کلبۃ احزال ماں۔

ریاض: آرہ ہیں شاہ ساحب۔

شاہ: توں غنور الرحیم ایں۔ بادشاہاں کا بادشاہ اور شمنشاہاں کا شمنشاہ۔ تیرے خزانیاں ماں کس بات کا کھاٹا ہے۔

رياض خان: اللام عليم

شاه: وعليم السلام - آؤجي تشريف ركمواود حركد حربيثه مح تنع ملازم يا-

ریاض وہ آپ نماز پڑھ رہے تھے ہم نے سوچاکیوں مخل ہوں آپ کے

شاہ: آپ دے آن تک تال میں مکائی بیٹا تھا۔ اک تی رو می تھی سواوہ ختم ہو چکی اے۔

خان: واه واسجان الله ـ

شاہ: خان صاحب جدتے ہماری آپ دی ملاقات ہوئی اے لکھاں ای شعر آپ نے ہم نوں ساجیٹرے۔

خان: بی بی۔

شاہ: اج اک شعر مجے تے بابا بھت كبير كا مارے ذہن مال بي محم رہا اے۔

رياض: بت خوب!

شاه: فرماندے ایں۔

کیرا کمڑا بزار مال مانکے سب کی خیر نہ کاہو سے دوئی اور نہ کاہو سے بیر

خاك: واو دا سِحان الله ـ

شاہ: کیا نتشہ تھیج گئے ایں جی بھکت صاحب۔ یہ بریاں کے بڑے ای کم ہویا کردے ایں صاحزاد و صاحب.... ہدایت اللہ ۔ ہدایت اللہ ۔

ہدایت: (دورے) بال تی۔

شاه: اید حرآبی و ہاں کیا کو تھی ماں کڑ بھن رہا ہیں۔

ہدایت: آیا تی۔

شاہ: حضرت موج دریا صاحب دی بابت قصہ کر دے ایں بی اک مرتبہ آپ عبادت اللی ماں مشغول تھے......

بدایت: بال یی ـ

شاه: اوو میں کها بی یان کھلا صاجزاد و صاحب نوں۔

خان: پان پان شاه ماحب پان!

شاہ: اوہ بڑا نکال میرے کوٹ کی جیب مال تے۔

بدایت: انجابی۔

ریاض: یہ آپ کیا تکلف کرنے لکے ہیں شاہ صاحب۔

شاه: نكاليا بنوا؟

بدایت: بال بی ـ

ریاض: یہ آج آپ کیا نضول خرچی کے موڈ میں آگئے ہیں۔

شاه: كحول ايس نوں۔

ہدایت: اچھاجی۔

شاه: اوئ ايد حرتے نہيں ازباکا بإپياں والا خانہ کھول۔

ریاض: رہنے دو ہدایت اللہ 'میں نے کماشاہ صاحب کیوں خواہ مخواہ آپ پیے ضائع کرتے ہیں۔

شاه: كموليا پييال والاخانه؟

بدایت: بال جی۔

شاہ: اید سے ماں اک پان کا بیڑا رکھیا اے اوہ نکال کے دے ادھا صاجزادہ صاحب نوں ادھاخان صاحب نوں۔

ریاض: پان بؤے میں شاو ساحب؟

شاہ: کھے ماں کش تکلیف تھی تی دس کو دن ہوئے جد خریدیا تھا۔ تاں چوہاں کھنٹال بعد کھے نوں آرام جیہا آگیا خود ای۔ پان کھان کی نوبت نہ آئی۔ میں لپیٹ کے جیب ماں ڈال لیا ابیتے بعد بھل گیا۔

مرایت: یه دس دن پرانا ہے جی پان؟

شاه: میں تاں بھل ای گیا تھا اج جد موچی نوں توپے لگان نو دئیا بڑا تب یاد آیا۔ کھاؤتی۔

رياض: عمريه

شاه: اوهاخان صاحب نوں بی دیؤجی۔ بزرگاں کا تیرک ای ہویا کردا اے۔

خان: بی بی۔

شاہ: جابی تمی سریر کاہتے چڑھ کے کھڑ کیا ایں۔

بدایت: احجاتی۔

ریاض: شاہ صاحب ایسا وفادار ملازم آپ کو کماں سے مل گیا۔

شاہ: ساجزادہ صاحب۔ نیت صاف اور کمیسہ پر۔ انسان خود نیک دل ہو وے۔ با اخلاق ہو وے۔ ہمدر د ہو وے۔ اوہرے گر د ایسے لوکاں کا جمکمٹا لگ جایا کردااے۔

ریاض: وہ تو ٹھیک ہے شاہ صاحب کین

شاہ: اب دیکھو میرے دوستاں کا حلقہ۔ اک تے اک اعلیٰ انسان پڑیا اے او ہناں ماں۔

خان: بی بی۔

شاه: بااب یارای قادر صاحب کیا کئے۔

رياض: قادر صاحب!

ہرایت: دوجی فروز پور روڈ والے۔

شاه: ادئے توں اہمی تک ایتھے ای کھڑیا ویا ایں۔

ہرایت: جارہاہوں تی۔

ریاض: چلئے کوئی بات نمیں شاہ صاحب آپ بات کریں۔

شاہ: اوہ قادر صاحب کے والد بمار ہو گئے تی سرگود سے ماں۔ آنا فانا فالج گریا اوہناں پر۔ منجی تے لگ گئے۔ ویسے صحت بہت انچمی تھی۔ قادر صاحب نول تار لمیابال بچ لے کے اور گھرماں تالا ڈال کے سجنے سرگود سے نول۔

ریاض: جی ہاں وہ تو جانا ہی تھا۔

شاہ: تن مینے باب دی پی کے ساتھ گلے رہے۔ بہت خدمت کری ہی او ہنال نے بوھے کی۔ لیکن قسمت نوں نہیں تھا منظور ' فوت ہو گئے بابا صاحب۔

خان: اناالله واناعليه راجعون

شاہ: سوا مہینہ کر کے لوٹے جی سرگودھے تے قادر صاحب۔ جد گھر کھولیا آکے اں مٹی اور گردو غبارتے ایٹا ویا تھاجیے بھونچال کے بعد بچے کھراں کا حال ہویا کرداائے۔

ریاض: جی ہاں وہ تو ظاہرہے۔

شاہ: میز کے کھونج ماں روشندان نے لے کے میلفون ۔ میز کے نیچ بچے دور کے دیے دیا ہے۔ دیے وے تھے بلی نے۔

ہدایت: بری خونخوار ہے جی ان کی ملی۔

شاه: تیں یہاں ای کھڑیا ایں باگڑ بلیا!

بدایت: احجاتی۔

شاہ: موری ماں تے نگھ کے آنڈ ھیاں کوانڈیاں کے گھرتے چوری چھپے کش کھائی آیا کردی۔

بدایت: یا چوباوغیره مارلیتی مو گی۔

شُاہ: اج کل کیاں بلیاں کد مار دیاں ایں چوہا۔ اج کل ^{تاں} اوہ فلاش کمیلیا کر دے ایں دویں بینھ کے۔

شاہ: او ہتاں نوں کیا ہو ناتھا۔ بس اک چکر جہا آیا اور بے ہوش ہو کے ٹھا دے کے گرے کیلری ماں۔

ریاض: چار مینے سے گھرجو بند تھا آئیجن کی کمی ہو گئی ہو گی کمروں میں۔

ہدایت: والد کی موت کا بہت مدمہ ہو تا ہے صاجزادہ صاحب فواہ کتنی بھی عمر کا کیوں نہ ہو۔

شاه: ایسه بات نمین تمی

رياض: جي!

شاہ: میلفون کابل پڑیا تھا تمیری ماں پشلے مینے کا۔ پنج کاں اوہ سے ماں ٹرنگ کالال

درج تعیاں۔ اور باتی تعیاں سیکڑیاں ای لوکل کالاں۔ دو تے اور نہیاں کا بل تھا تی۔ جد ہوش آیا قادر صاحب نوں تب سکتے سدھے میلفون کے دفتر ماں۔ بابو بولیا تی آپ کا فیلفون چاہے چلے ناچلے 'چاہے اوہدے پر جالا تخیاں ہووے 'چاہے خراب رہا ہووے تن مینے۔ آپ دا میٹر تاں چلدا رہا اے۔ ہم کاں میٹر دے حماب تے بل بنا ندے ایں۔ لوؤ تی سوسو کے تاں دو نکالے اوہناں نے جیب مال تے پنجاہاں کا اک نکالیا اور دماں دماں کے نکالے وہناں نے جیب مال تے پنجاہاں کا اک نکالیا اور دماں دماں کے نکالے چار۔ رسید کٹا کے گھر آگئے۔ اوس دن تے خاموش بیٹھے رہندے ایس موڑھے پر۔ افسوس کرن والے آندے ایس اور قادر صاحب اوہناں تے زبانی گل کی نمیں کردے۔ مبادا میٹرچل بڑے فیلفون کا۔

ریاض: یہ تو آپ نے تجیب بات بتائی۔

شاہ: میں ایمہ عرض کر رہا تھا صاجزادہ صاحب 'بنی ایسے ایسے بھلے لوک پڑے ایں جی ہمارے حلقہ احباب ماں' اکھ ماں پایاں نئیں رڈ کدے۔ دکھ سہر رہے ویں منہ تے نئیں بولدے۔

ریاض: جی ہاں ہزاروں افراد ایسے پڑے ہیں شاہ صاحب۔

خان: بی بی۔

عقيله بجيله: مامول سلام مامول سلام مامول سلام -

شاہ: اوتے کیا ہو گیا تمانوں مرغیاں کی طرح کا تکڑے مار دیاں مجردیاں او۔

عقیلہ: ماموں جب انسان خوشی ہے بھرپور ہو تب الی ہی آواز تکلتی ہے۔

رياض: خوشى كس بات كى بچو!

بچیلہ: اپ ماموں کو دیکھنے کی 'اپنے ماموں سے ملنے کی۔

عقیلہ: ہارے ماموں تو ہمارے لئے بس ایک سمبل ہیں۔

بجیلہ: ہمارے آئیڈیل ہیں ماموں۔ ہم سے تو جو کوئی پوچھتا ہے کہ تم زندگی میں کیا بنتا جاہتی ہو تو ہم یک زبان ہو کر کہتی ہیں۔

دونول: مامول جيسي - مامول جيسي - مامول جيسي -

شاہ: تہماری مرمانی اے کڑے ہم تاں بے حقیقت جے انسان ایں۔

بجیله: ایسے نال کما کریں آپ ماموں۔ آپ میں وہ کونی بات نمیں جو دو سرول

میں ہے۔

شاہ: جس طرال تمهارا آئیڈیل تمهارا ماموں تلقین شاہ اے اوے طرال ہمارا آئیڈیل بی اے اک۔

ریاض: آپ کی ذره نوازی بے شاه ماحب!

شاه: آپ نوں کینے کمااے تی آئیڈیل 'آپ ال منتے لی گئے گذرے ایں۔

خان: ووكون ب شاه ماحب؟

شاه: اشرف خان ماحب

رياض: اشرف خان!

مجیله: وه ملتان روژ والے!

شاہ: ہاں بالکل اوی۔ لدیمانے میں ناکھے تھے تی او ہناں کے۔ بزرگاں کا آپس ماں بڑا میل ملاپ تھا۔ پھیراوہ ہمارے تے اگے نکھے گئے۔

عقیلہ: کوئی بھی نمیں ماموں آپ بھی انشااللہ ان کی طرح ہو جائیں کے ایک دن۔

شاہ: سارا لہور اوہنال دی عزت کر دا اے جی۔ جد جاؤ دس بارال کرسیال دے دالیاں ویاں ہندیاں ایس لان مال اوک جمک سے ساامال کر دے

ایں-

ریاض: کوئی بت ی بھلے آدی ہو گئے۔

شاہ: امیر آدمی ایں جی۔ بھلے تاں ایسے خاص نہیں۔ ساری عمر لہور ماں ای مخداری۔ پہلاں بڑے ڈاکٹانے مورجے بیٹھ کے لوکاں کیاں چشیاں لخیاکر وے تھے۔ پھیرڈوڈھ لکھ کاکلیم داخل کرکے اک کو نغی لے لئی ملتان روڈ پر۔ نتمی تاں پرانی جی لیکن زمین واہ دائتمی ساتھ ماں باراں کنال۔

رياض: بي!

شاه:

اک کنال چای رقبہ تھا کے کا کو تھی کی پشت پر اوہ ڈال لیا اپ حاطے مال۔
بے بے عمد ال کا جب شو ہر فوت ہویا اے تب بھگ دو ژکر کے اوہ کی رقم
نکلوا کے دتی بنکال مال تے۔ انشور نش کمپنی تے کلیم دوایا بچاری ہوہ نول۔
ساڈھے اٹھ ہزار کال اوہنول دیا اور اک لکھ تینی ہزار کا اپ پار کھیا۔
اوہ ے تے لوہ کے بیپال کا بیار کیا۔ چھ مربعے خریدے سرگودھے مال۔

اب تن تال مالی ایں اوہنال کے۔ دو ڈرا ئیور ایں۔ تن گذیاں ایں۔ اک وکیل ملازم رکھیا ویا اے 'بخ سوپر۔ بارہ چودہ کرسیاں ایں پلاٹک کی تندی تے بنیاں ویاں جیدھے پر لوک آکے بیٹھ دے ایں سلام کرن لئی۔ بڑا مرتبہ دیا اے قدرت نیں۔

عقیلہ: ان کی لڑکی ہمارے ساتھ کالج میں پڑھتی ہے۔ ہمیں ہرروز ٹک شاپ میں ٹریٹ دیتی ہے۔

شاہ: توں او ہدیاں کتاباں وغیرہ اٹھا کے کچھے کچلدی ایں؟

عقیلہ: باں ماموں جب وہ نٹ بال کھیلتی ہے تو اس کی کتابیں اور سو ئیٹروغیرہ میں ہی سنبھالتی ہوں۔

شاہ: شاباش! ماے تے ہاں تیں ای سانی نکل۔

سجیلہ: اور ہم دونوں بہنیں اے موٹر تک چھو ڑنے بھی جاتی ہیں ماموں۔

شاہ: شاباش کڑے او ہنوں آئیڈیل بناؤ اگر بنانا ای اے۔ مامے ماں کیا رکھیا اے۔

مجیلہ: نیس مامولِ انشااللہ ایک دن آپ کاشار بھی شرفامیں ہونے لگے گا۔

شاہ: خدا کرے کمیں لگ جائے ہمارا بی دا۔ ابھی تاں منمیرای نمیں چین لین دندا۔

ریاض: اشرف خان صاحب منمیر کا کیا بند و بست کرتے ہیں۔

شاہ: اک تال جی اوہ ہروقت کم مال معروف رہندے ایں۔ لوکال کا تا تا ہمی رکھدے ایں اوہ ہروقت کم مال معروف رہندے ایں اوکال کا تا تا ہمی اوہ رکھدے ایں اپنے ساتھ اور ضمیر نول کدے ایساموقع نہیں دندے بئی اوہ اشرف خان نول کلا و کمھ کے اوہنال پر حملہ کرے۔ دو سرے اوہ کش گولیال جیال کھایا کر دے ایں۔ مینول بتایا تھا اوہنال دا نام۔ میں مجل گیا جی صاحبزادہ صاحب۔

ریاض: کوئی و نامن وغیرو؟

شاہ: نمیں جی اوہ کھا کے آدمی چاہے کلا بی ہووے ضمیراوہدے پر کاٹ نمیں کر سکدا۔ بھلا جہانام تھا جی او ہنا کا۔

رياض: ٹرا کولائيزر تو نبيں؟

باں ہاں ہاں اہو ای نام بتایا تھا جی اوہتاں نیں۔ اوئے ہدایت اللہ ہا شاه: اک پر جی لیائیں کاغذ کی۔ ہدایت: (دورے)اجمابی۔ مینوں کخ کے دے جاناں جی اوہتاں وا ناں۔ شاه: ریاض: میں آپ کے لئے ایک شیشی لیتا ہی کیوں نہ آؤں۔ کیا کہنے صاجزادہ صاحب نیکی اور پچھ پچھ ۔ شاه: بدایت: به کیج جی کاغذ۔ اب نمیں رہی اوئے ضرورت کاغذ کی۔ میں تینے کمہ رہا تھا میرے دوستاں شاه: کے طلقے ماں اک تے اک اعلیٰ انسان پڑیا اے۔ بدایت: ایمایی-ریاض: شاه صاحب میں اب آپ سے اجازت لوں گا۔ ایی نبیں جی منرورت مولیاں کی شتابی - کل سی -شاه: ریاض: سمولیوں کے لئے نہیں جا رہا ہوں۔ مجھے ایک کام ہے اپنا ذاتی....... پھر خان ماحب کیاارادے ہیں! منرور چلوں کا ضرور چلوں گا...... میں نے کہاشاہ صاحب تمجی غریب خانے خان: ىرىجى آئے۔ اوہ بمریاں کا کو ثما چمت لیا آپ نے؟ شاه: جي بال كب كا؟ خان: چلو ٹھیک اے پھیراب کے عیدتے سہی جی خان صاحب۔ شاو: احمایی۔ خان: رياض: چليس خان صاحب - احجماجي سلام عليم -سلام عليكم - سلام عليكم - خدا حافظ -سب: میں کیااوئے ہدایت اللہ ہاکڑیاں لٹی لیاناں تھاکش۔ شاه: بدایت: کیابی؟ اوئے کش ای لے آ۔ شاه: نبیں ماموں ہم ہو شل سے کھانا کھا کے چلی تھیں۔ عقبله:

شاه: تش یلاای دے بنی ایتاں نوں۔ ہائے نہیں ماموں خدا کی متم ذرای بھی جگہ نہیں ہے۔ بجله: اوئے یار اوہ لیا تاں لمونیڈ کی بوتل۔ شاه: بدایت: بس می؟ لمونیڈ کی بوتل لیا اد می ادی کرلین گئیاں دونوں بھیناں۔ شاه: یں بی۔ بدایت: کمونیڈ کی بوٹل جوننی پشلے سال توں لیایا تھا رقیاں گئی اوہ اوہنے یک شمیں بدایت: وه بوش تو تم هو منی تنمی جی ـ مم كمال موكى تقى اوه تال من ممانه كريا تفا- كھو كھے والے تے۔ اوه نكال ال كريال كريال كريان كمذے تے پائى دى تريال ـ اوبدے كچے يزيا اے چھوٹا کنبترجس مال لوگڑ بھریا ویا اے۔ اوس لوگڑ مال لپیٹ کے رکمی دی اے جمیاک دے کے نکال لیا۔ بدایت: ایمایی۔ شاه: کڑیاں بی کیایا د کرن گیاں مانے کے محر آیاں تھیں۔ ماموں آپ خرچیلے بہت ہو گئے ہیں۔ یج۔ بجيل: ا شرف خان نے بتایا اے بن سوشل ہو نابت ضروری اے نانواں بنان لئی۔ شاه: عقيله: تو آپ لوگوں پر چے خرچ کریں "محروالوں کی خاطر کرنے سے فائدہ۔ شاه: ر بن دے بن ہدایت اللہ بوتل نوں۔ پھیر کم آ جائے گی کدے۔ (دورے)اچمایی۔ بدایت: بھابھی: بمائی صاحب۔ بعائی صاحب.. شاه: ہامیں کید می آوا زین رہاایں کو کل جی۔ بعاني: (ہنتے ہوئے) السلام علیم۔ عقيله بجيله السلام عليم جي جان-بھائیمی: ارے لڑ کیوتم اس وقت یہاں کہاں۔ ہم ماموں سے ملنے آئی تھیں چی جان۔ بجيله:

بھالی: ہوشل ہے۔اس دفت؟

عقيله: بي بال-

بھاتی: اور تمہارے امتحان نزدیک ہیں' پتہ ہے ناں تہیں۔

مجیلہ: بی ہاں احمی طرح سے معلوم ہے۔ شاہ: میں کیائش ہارے یار دی بناؤ۔ آ

شاہ: میں کیا کش ہمارے یار دی ساؤ۔ آغا صاحب تاں ہم تے نارض جے ای ہو مجئے۔

بھالی: تم چلولڑ کیو۔ ابھی ای وقت۔ اور یہ کوئی وقت نمیں ہے ماموں سے ملنے کا۔

عقیلہ: کیکن چی جان ہم آزاد ملک کے آزاد شری ہیں ،

تجیلہ: محمومنا پھرنا' ملنا ملانا' اظمار کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ ہم پر اظمار کی پابندی نبیں لگا سکتیں۔

بهاني: مين كمه ري مول اثمواي وقت اور چلوسيد هي موسل كو متمجيس!

بدایت: بال بی می بھی ان سے کی کمد رہا تھا بی سلام علیم۔

شاه: اوئے تیں پھیر آکیاایں اندر۔

بدايت: عالى ق

بھائی: کمو ہرایت اللہ کیا حال ہے؟

ہدایت: تی اچھاہ۔

بھانی: تم چلومقیلہ بجیلہ ای وقت اٹھو۔ جلدی کرو سنا کہ نہیں تم نے میں کیا کہہ رہی موں۔

عقيله: مامون جان سلام-

شاہ: وعلیم اللام بیا۔ میں خود آنواں گا تسارے ہوسل۔ با چاجی نوں بی ال

عقيله تجيله: سلام!

بھائی: وعلیم السلام۔ شاباش بری اچھی بیٹیاں ہیں میری۔ بھائی صاحب' یہ میں نے کیاسا ہے؟

شاه: کیاجی؟

بهاني: آپ بربان شاه كاني أن او كجر نكال لائے بين كاؤں جاكر۔

شاه: پر حی جی جی او بری ضرورت پر حتی تھی جی۔

بھانی: کیا ضرورت پڑھئی تھی اس کی آپ کو۔

شاه: اوه جی نمبرد یکمناتحااو بدا۔

بھالی: وہ کیوں؟

شاہ: اوہ میرے چیتے نہیں رہاتھاایس وجہ تے۔

بھائی: بھائی صاحب آپ کو پچھے خدا کا خوف رہا ہے کہ نہیں۔ آپ میں پرانی شرافت کا کوئی ذرہ باتی رہا ہے یا نہیں؟ آپ کو خدا کو جان دیتا ہے یا نہیں؟ یہ آپ کو ہو کیا گیا ہے؟

شاہ: میں کمہ رہاایں جی بنی آپ نوں کیا ہو گیااے۔

بھائی: آپ نے بیٹیم بجینے کا حصہ کھایا۔ اس کی جائیداد پر قبضہ کیا۔ لے دے کے یہ آخری چیز پی ٹی او رو گئی تھی۔ ایک مرتبہ اے دیا پھر نکال لائے۔ ہاشمی صاحب کا آپ نے گلدان دبایا ہوا ہے کئی سالوں ہے۔ ہدایت اللہ کو تخواہ شیں دی پچھلے پچھلے

ہدایت: تیرہ مہینوں سے جی۔

بھاتی:

آخر آپ کا ضمیراس قدر مردہ کیوں ہوگیا ہے یہ آپ کے گھر کی حالت
دیکھئے۔ یہ آپ گھر پلو معاملات ملاحظہ فرمائے۔ بھیجا آپ کی جان کو رو رہا
ہے۔ مرحوم بھائی کی بیوی آپ کو کو سے دہتی ہے۔ نوکر آپ کی جان کے خلاف ہے۔ افری صاحب کا مال آپ خصب کئے بیٹھے ہیں۔ سارے کو شھے کی منڈیر تو ڑکے آپ نے چھت پر افیٹیں جمع کرر کھی ہیں پڑوسیوں پر بھینئے کو۔ منڈیر تو ڑکے آپ نے چھت پر افیٹیں جمع کرر کھی ہیں پڑوسیوں پر بھینئے کو۔ فونی آپ اپ کے مول کے رکھتے ہیں کہ دو سروں کے یماں پانی نہ جائے۔ جو وعدہ آپ کرتے ہیں'اس سے محرجاتے ہیں۔ جو چیز کی کے ہاں جائے۔ جو وعدہ آپ کرتے ہیں'اس سے محرجاتے ہیں۔ جو چیز کی کے ہاں سے متگواتے ہیں وہ واپس نمیں جاتی۔ میں پو چھتی ہوں آپ کے ضمیر کو کیا ہوا ہے۔ آپ کا احماس کماں مرگیا ہے۔ آپ کے اندر اتی تاریکی کماں سے آئی ہے۔

اوہ جی عرض ایسہ اے بھالی صاحب بٹی

شاه:

بھائی: کچھ نمیں میں آپ کی کوئی بات نمیں سننا چاہتی ۔ آپ کے پاس ہزاروں بمائی: بہانے لاکھوں عذر اور کرو ژوں چالاکیاں ہیں۔ بہی آپ نے سوچا ہے آپ کس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ بہی آپ نے یہ سوچا۔ آپ نے سوچا ہے آپ کے سوچا۔ آپ کے سوچا ہے آپ کو کس کے آگے جوابدہ ہونا ہے ؟

شاہ: پر اک میری عرض بی تاں سنو بھابی صاحب' آپ تاں بسیاں برساں بعد آکے غصہ ای کرن لگ پڑیاں۔

بھائی: (دکھی ہوکر) آپ کا ضمیر مرکبوں گیا بھائی صاحب۔ آپ کا احساس مردہ کیوں ہوگیا۔ آپ پھردل کیوں ہو گئے۔ آپ نے یہ کیے گوارا کرلیا کہ اپنے پیم سیج کا مال کھا جاتے۔ آپ نے یہ حوصلہ کیے ذکال لیا کہ اپنی ہوہ بھائی ک زمین خورد برد کر لیتے۔ آپ نے یہ کیا کیا بھائی صاحب۔ کیوں کیا بھائی صاحب۔ آپ کو کیا ہو گیا؟

شاہ: میں کما بھابی صاحب۔ بھابی صاحب۔ میری گل تاں سنوجی۔ میری عرض تاں سن دے جاؤ بی۔ اک بات کمن کامینوں کی موقع دئیو جی۔

بدایت: وه تو چلی تنیس جی ـ

شّاہ: او و تاں چلیاں گیاں پر میریاں اکھاں کھول گیاں ہدایت اللہ بیشہ دے لئی۔ میرے ضمیرنوں ٹھولا مار کے جگا گیاں ایس بھابی صاحب..... ہدایت اللہ۔

ہدایت: ہاں تی۔

شاه: بدایت الله۔

ہدایت: تی۔

شاہ: ایناں تے اوہ استری منگ کے لیائیں جو نسی آغاصاحب نے ولیت تے منگوائی

-41

ہدایت: کونی جی۔

شّاه: او بی جونسی پانی کی د حاربی حیثریا کردی اے کیڑیاں پر۔

بدایت: انجابی۔

شٰاہ: اور د کمچہ استری لیا کے واپس نہیں دی ہے۔

بدایت: سی تی؟

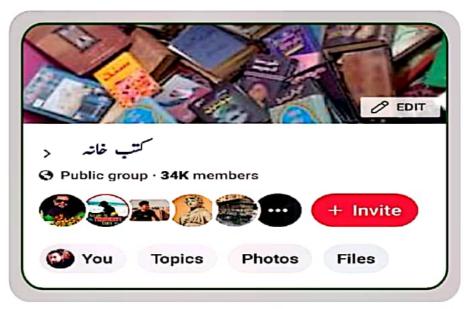
شاہ: واپس نہیں کرنی بھابی صاحب نوں۔ اپنے کم آئے گی۔ ہدایت: لیکن تی ابھی تو آپ کمہ رہے تھے..... شاہ: یکی بات تاں کمہ رہا تھا بئی میرا ضمیر جگا د تا اے۔

(فيدْ آؤث)

پیشِ خدمتہے"کتبخانہ"گروپ کیطرفسےایکاورکتاب

پیش نظر کتاب فیں بک گروپ "کت خانه" میں بھی ایلوڈ کردی گئی ہے۔ گروپ کالنگ الاحظہ کیجے: https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share





عقالي : 923055198538+

محمد اطهرا قبال: 923340004895+

محمد قاسم : 971543824582+

ميال شامد عمراك : 923478784098+

مير ظهيرعباس روستماني : 923072128068+





